جدید
گوجری غزل

تحقیق وتالیف:

ڈاکٹر رفیق انجم

پیشکش:

جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	جدید گوجری غزل
تحقیق وتالیف	:	ڈاکٹر رفیق انجم 9419054203
کمپوزنگ	:	راشد انجم 9419422770
کمپیوٹر ایڈیٹنگ	:	شبیر احمد 9419705664
اشاعت	:	۲۰۰۶ء
تعداد	:	۵۰۰
قیمت	:	
پریس	:	جے کے آفسیٹ نئی دہلی

ناشر

جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز سرینگر

پتہ:

۱۔کتاب گھر، کنال روڈ جموں

۲۔کتاب گھر مولانا آزاد روڈ سرینگر

۳۔ایڈیٹر گوجری

جموں وکشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز

لال منڈی سرینگر، کنال روڈ جموں

انتساب

گوجری غزل کو سوہج

سچاتے سُچا جذباں کا شاعر

مُخلصؔ وجدانی

کے ناں

گوجری ادب
کی
سنہری تاریخ

I	پہلو حصو:	مختصر تاریخ (خلاصو)	سنہ ۲۰۰۰ء
II	دوجو حصو	قدیم گوجری ادب	سنہ ۲۰۰۵ء
III	تیجو حصو	جدید گوجری ادب	سنہ ۲۰۰۵ء
IV	چوتھو حصو	جدید گوجری شاعری	سنہ ۲۰۰۶ء
V	پنجموں حصو	جدید گوجری غزل	سنہ ۲۰۰۶ء
VI	چھیموں حصو	گوجری نعت تے گیت	سنہ ۲۰۰۶ء
VII	ستموں حصو	گوجری افسانہ نگاری	سنہ ۲۰۰۶ء

☆☆☆

شروع اللہ جی کا پاک ناں نال

ترتیب

ادار یو: ڈاکٹر جاوید راہیؔ صفحہ ۸

پیش لفظ عرش صہبائیؔ ۱۰

جدید گوجری ادب ڈاکٹر رفیق انجم ۱۳

گوجری غزل کو سفر ڈاکٹر رفیق انجم ۴۲

گوجری غزل کا شاعر:

ناں	دور تے مقام	کتاب	صفحہ
۱۔محمد اسرائیل اثرؔ	1916 لمبیڑی راجوری	ڈھکتیں آس	۶۴
۲۔فتح علی سروری کسانہ	1927 1987 گوجر نگر جموں		۶۹
۳۔رانا فضل حسین	1931 پروڑی راجوری	بانپھل بانپھل پانی	۷۲
۴۔ڈاکٹر صابرؔ آفاقی	1933 گوہاڑی مظفر آباد	پھُل کھیلی	۷۹
۵۔ غلام نبی شاہبازؔ	1940 بہروٹ راجوری		۸۶
۶۔اِقبال عظیمؔ	1940 وانگت کشمیر	ریجھ کولّیں	۸۹
۷۔ڈاکٹر غلام حسین اظہرؔ	1941 بھمبر 2004 بالاکوٹ		۹۷
۸۔سرور حُسین طارقؔ	1942 توں 2000 راجوری		۹۹
۹۔نسیم پونچھی	1942 گُورسائی پونچھ	نین سُلکھنا	۱۰۳
۱۰۔پروفیسر محمد رفیق بھٹی	1943 ساج راجوری		۱۰۹

۱۱۔عبدالغنی عارفؔ	1944	وانگت کشمیر	چھمر چھاں	۱۱۲
۱۲۔مُخلص وجدانی	1944	گوہاڑی مظفرآباد	رِیرا،سانجھوکھلاڑو	۱۱۵
۱۳۔طرب احمد صدیقی	1946	کالاگُجراں،جہلم		۱۲۱
۱۴۔صابرؔ مرزا	1947	بہروٹ راجوری		۱۲۲
۱۵۔نذیر حسین فِداؔ	1947	ساج راجوری		۱۲۶
۱۶۔خوش دیو مینی	1947	پُونچھ		۱۲۸
۱۷۔ پروفیسر یوسف حسن	1950	جہلم پاکستان		۱۳۲
۱۸۔احمد شناس	1951	شاہدرہ شریف راجوری		۱۳۳
۱۹۔منیر حسین چوہدری	1952	پروڑی راجوری		۱۳۵
۲۰۔محمد امین بانہالی	1953	جموں		۱۳۷
۲۱۔غلام سرور چوہان	1955	کالابن مہنڈر پُونچھ	نین کٹورا	۱۳۹
۲۲۔انور حسین انورؔ	1955	فتح پور ڈنہ راجوری		۱۴۲
۲۳۔ابرار احمد ظفرؔ	1956	توں1998	گھُمن گھیر	۱۴۵
۲۴۔سرور صحرائی	1956	پروڑی راجوری	سجری سویل	۱۴۸
۲۵۔اِشتیاق احمد شوق	1956	وانگت کشمیر		۱۵۱
۲۶۔محمد منشاء خاکی	11/1959	کالاکوٹ	لخت لخت	۱۵۵
۲۷۔گلاب دین جزا	1960	تلیل گریز		۱۵۸
۲۸۔ارشاد احمد قمر	3/1960	وانگت کشمیر		۱۶۰

۲۹۔ڈاکٹر رفیق انجم	1962	کلائی، پونچھ	دل دریا، سوغات	۱۶۳
۳۰۔نور محمد مجروحؔ	1965	گول گلاب گڑھ	لہو کا اتھروں، ہجری یاد	۱۷۸
۳۱۔طارق فہیمؔ	1967	لمبیڑی راجوری		۱۸۲
۳۲۔خاقان سجاد	1967	بھلیس ڈوڈہ		۱۸۴
۳۳۔ریاض احمد صابر	1970	مڑہوٹ پونچھ		۱۸۶
۳۴۔ڈاکٹر جاوید راہی	1970	چنڈک پونچھ		۱۸۸
۳۵۔جان محمد حکیم	1972	بھلیسہ ڈوڈہ		۱۹۲
۳۶۔چوہدری یونس ربانی	1972	ساج راجوری		۱۹۵

متفرق شاعراں کی چنام گوجری غزل: ۱۹۷۔۲۰۸

حضرت میاں نظام الدین لاروؔی، احمد الدین عنبرؔ، ملکھی رام کشان
نذیر احمد نذیرؔ، منظور گلشنؔ، خلیل احمد بجاڑ، گلاب دین طاہرؔ، عبداللطیف فیاضؔ
عبدالرشید شبنمؔ، فضل حسین کوثرؔ، عبدالرشید فدائیؔ، شیخ ظہور احمد
نریندر سنگھ آوارہ، رفیق سوزؔ، پرویز ملک، ادریس شادؔ، ایاز احمد سیفؔ

پہلی گل

ڈاکٹر جاوید راہی

"جدید گوجری غزل"

گوجری ادب میں اضافہ

عرش صہبائی

اس سے پہلے میں ڈاکٹر رفیق انجم صاحب کو ایک اُردو کے شاعر کے طور پہ جانتا تھا۔ جب انکے شعری مجموعہ 'کاش!' کا مسودہ میری نظر سے گذرا تو اس پہ اظہارِ خیال کرتے وقت مجھے انکی ادبی صلاحیتوں کا اندازہ ہوا۔ اُنکے کلام میں فنی رکھ رکھاؤ نے مجھے اپنی طرف زیادہ متوجہ کیا۔ مُجھے قطعی یہ علم نہیں تھا کہ ڈاکٹر انجم نے گوجری ادب کی نشونما کے لئے اس قدر کام کِیا ہوا ہے کہ وہ بجا طور پر اس پر فخر کر سکتے ہیں۔ موصوف اب بھی اس میں مصروف ہیں، اس کا انکشاف اس وقت ہوا جب اُنکی ایک کتاب گوجری گرائمر کی رسمِ رونمائی کا اہتمام جموں میں ایک ادبی تقریب کے دوران کیا گیا۔ اسے میں اپنی خوش قسمتی تصور کرتا ہوں کہ کہ اس محفل میں مجھے بھی کُچھ کہنے کی دعوت دی گئی، حالانکہ میں اس کے اہل نہیں تھا۔ میں نے ڈاکٹر انجم صاحب کے بارے میں کہا تھا:

ہمارے ہاں بیشتر ادیبوں اور شاعروں کے کئی چہرے ہیں جن کی پہچان بہت مشکل ہے۔ لیکن ڈاکٹر انجم صاحب کا شمار ان مخصوص ادیبوں اور شاعروں میں کیا جا سکتا ہے جن کا چہرہ ایک ہے اور شخصیتیں کئی۔ میں نے ایسا انکے ادبی کام کے پیشِ نظر کہا تھا۔ یہ بات حقیقت پر بھی مبنی ہے۔ ڈاکٹر انجم صاحب نے گوجری ادب کے لئے جتنا کام کیا ہوا ہے اسکی فہرست طویل ہے۔ اسکی تفصیل کا بیان سورج کی کرنیں گننے والی بات ہوگی۔

اس وقت جدید گوجری غزل کا مسودہ میرے سامنے ہے۔ جسکی تحقیق و تالیف کی ذمہ داری ڈاکٹر انجم صاحب نے نبھائی ہے۔ اس میں گوجری کے ۲۵ شعراء کرام کا کلام شامل ہے۔ اس سے ایک بات نمایاں ہے کہ محقق نے بڑی ایمانداری سے اس کام کو سرانجام دیا

ہے۔انہوں نے تحقیق کے کام کی تقدیس کو برقرار رکھا ہے۔ورنہ ایسے کاموں میں محقق کی ذاتی پسند تخلیق کاروں کی تخلیقات کے انتخاب پر غالب آجاتی ہے اور وہ تحقیق کے ساتھ انصاف نہیں کر پاتا۔میری ذاتی رائے میں کوئی ادیب یا شاعر جس کی زندگی ادب کی خدمت کے لئے وقف ہو وہ ایسی سطحی باتوں سے دور رہتا ہے۔اور صحافی ایمانداری کا دامن نہیں چھوڑتا۔یہی وجہ ہے کہ تاریخ ایسے ادیبوں اور شاعروں کو فراموش نہیں کرسکتی۔وہ اپنے کام کی وجہ سے زندہ جاوید رہتے ہیں۔اور یہ انکی طویل ریاضت کا ثمر ہوتا ہے۔

قارئین اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیرِ نظر مجموعہ میں شامل شعراء کے بارے میں انکے ذاتی حالات اور کلام حاصل کرنے میں محقق کو کن مراحل سے گذرنا پڑا ہوگا۔ اس سلسلہ میں انکی محنت کسی تعریف سے مبرا ہے۔تحریر اور اسکے اندازِ بیاں سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر انجم صاحب کو گوجری زبان پر دسترس حاصل ہے۔اس سے انکی مشاقی کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔کسی حدتک یہ اُردو زبان کی دین بھی ہے۔تحقیق و تالیف کا کام بڑا محنت طلب اور صبر آزما ہوتا ہے اسکے باوجود یہ خوش اسلوبی سے نبھایا گیا ہے۔

میں نے مجموعہ میں شامل مختلف شعراء کرام کا کلام بڑی دلچسپی سے پڑھا ہے اور اس سے محظوظ ہوا ہوں۔چونکہ سارا کلام غزلوں پہ مشتمل ہے اس لئے موثر ہے۔غزل کا اپنا جادُو ہے، وہ کسی زبان میں بھی ہو۔غزل کہنا آسان نہیں لیکن گوجری شعراء نے نہایت خوبصورت ڈھنگ سے غزل کی عظمت کو برقرار رکھا ہے۔انتخاب کے سلسلے میں ڈاکٹر انجم صاحب کی بھی داد دینا پڑتی ہے۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اکثر گوجری شعراء اُردو زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انکی غزلوں میں موسیقی اور نغمگی کا عنصر ہے۔اس سے ایک خاص معیار قائم ہوتا ہے۔یہ امتیاز پیدا کرنا کہ مجموعہ میں شامل کون شاعر اچھا ہے اور کون بہتر، غلط ہوگا۔اس سلسلے میں یہی عرض کرونگا:

ع ہر گلے را رنگ و بوئے دِیگر است

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شامل شدہ غزلوں میں جدت بھی ہے اور ندرت بھی۔ ورنہ اردو شاعری میں جدت کے معنیٰ بے ہنگم اور بے ربط کلام ہے۔ میں ڈاکٹر انجم صاحب کے علاوہ ان شاعروں کی خدمت میں بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایسا خوبصورت مجموعہ منظر عام پر لانے میں تعاون دیا۔ دعا گو ہوں کہ ڈاکٹر انجم صاحب ادب کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں اور اپنی صلاحیتوں کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں، چاہے وہ گوجری ادب ہو چاہے اُردو ادب۔

عرش صہبائی
۱۰،فروری ۲۰۰۶ء
۵۳،ریشم گھر کالونی، جموں ۱۸۰۰۰۱

جدید گوجری ادب

ڈاکٹر رفیق انجم

جدید گوجری ادب کی ابتداء بیسویں صدی کے نالؔ ہی ہوے اس دور ماں سیاسی سماجی معاشی تے علمی پسماندگی کے نالؔ نالؔ سرکاری ڈاہی نہ ہونؔ کی وجہ تیں گوجری بولنؔ آلاؔ مہذّب دنیا کے سامنۓ آتاں یا گوجری بولتاں شر مانویں تھا۔ اس طرح قوم کی ترقی کے نالؔ ہی زبان ناوِی بڑو خسارو دیکھنوٗ پیو، لہٰذا اس دور ماں سب توں اہم تے ضروری عمل یوہ تھو، جے اس قوم ماں سیاسی تے تعلیمی بیداری پیدا کی جائے۔ یا ہی ضرورت محسوس کرتاں مخلص گجر رہنماواں کو ایک قافلو باندے آیو۔ جس نے سماجی تے تعلیمی بیداری پر زور دے کے بالواسطہ طور پر گوجری زبان تے ادب کی ترقی واسطے راہ پدھری کی۔ اس قافلہ ماں پونچھ کا مرحوم چودھری غلام حسین لسانوی، راجوری کا چودھری دیوان علی، ریاسی کا حاجی اسرائیل کھٹانہ،، جموں کا چودھری عبداللہ، بریگیڈئیر خدا بخش تے سروری کسانہ تے کشمیر تیں میاں نظام الدین لاروی کی قربانی کدے نہیں بھلائی جا سکتیں۔

اس طرح بیسویں صدی کا آغاز توں ہی گجر لکھاڑیاں نے اردو تے پنجابی کے نالؔ نالؔ اپنیٔ ماں بولی گوجری ماں وِی لکھنوٗ شروع کر لیو تھو، دیہاتی بسیبا تے علمی پسماندگی کی وجہ تیں بچ شاعران کو کلام یا تے لکھنؔ ہی نہیں ہو یو یا ضائع ہو تو گیو تے انھاں بچوں اکثر کی تاریخ پیدائش یا وفات تیں وی دنیا ناواقف ہے تے محض حالات و واقعات کی بنیاد پر انداز لایا جا سکیں۔

اک اہم گل یاد رکھنؔ کی یاہ ہے جے قدیم گوجری ادب کی طرح بیہوں صدی کا

گوجری ادب کو وی تقریباً سارا کو سارو مواد شاعری کی صورت ماں ہے تے نثر آنے پاسے بڑی گھٹ توجہ ہوئی ہے گوجری نثر غالباً جموں کشمیر کلچرل اکیڈیمی ماں گوجری شعبہ کا قیام توں بعد ہی لکھی جانٔ لگی ہے۔

اس طرح بیہویں صدی کا آغاز ماں جن گوجری شاعراں کو کلام لبھّے، اُن ماں نونؔ پونچھی، عبدل پونچھی، سائیں قادر بخش، میاں فتح محمد درہالوی، خدا بخش زارؔ تے علم دین بن باسی موہرے سئی لگیں اِن شاعران کو اکثر کلام سی حرفی تے باراں ماہنہ کی صورت ماں ہے۔ تے تصوّف تے عشق کا مضمون نمایاں ہیں جد کہ بن باسی تے مولانا مہرالدین قمر کی شاعری ماں نظم تے انقلابی شاعری وی شامل ہے اِن کے نالٔ نالٔ ہی دو جو قافلو جہڑو شامل ہویو اس ماں میاں نظام الدین لاروی، مولانا محمد اسماعیل ذبیح، ڈاکٹر صابر آفاقی، سوز ہزاروی، مولانا اسرائیل مہجور، سروری کسانہ، شمس الدین مہجور پونچھی، حاجی حسن دین حسن گورسی، اسرائیل اثر تے سید حاکم شاہ قمر، سائیں فقرالدین جہیا ناں آنویں۔ ان حضرات کی شاعری ماں وِی سی حرفی تے باراں ماہنہ نمایاں ہیں۔ پر اسے دور ماں انقلابی نظم تے نعت وی تصوّف تے عشق کی کیفیات نالٔ شامل ہوتی گئی ہیں۔

اس دور ماں نثر لکھن کی جہڑی کوشش ہوئی ہیں۔ اُن ماں غلام احمد رضاؔ کا ڈرامہ ''مھارو پیر'' توں علاوہ مولانا مہرالدین قمر، چودھری دیوان علی، سروری کسانہ تے وزیر محمد ہکلہ کی تحریری کوشش شامل ہیں۔ جہڑیں بھانویں زیادہ نہیں پر بنیادی حیثیت ضرور رکھیں۔ یہ کوشش اجاں جاری تھیں کہ تقسیم ملک کو حادثو پیش آیو تے یوہ سنجیدہ تے مخلص گجر رہنماواں کو قافلو کھنڈ پھٹ گیو، سیاسی تے سماجی طور پر قوم نا نقصان ضرور ہویو۔ پر گوجری لکھنٔ آلاں نے ہار نہ منی تے و یہ جت جت تھا اپنی صلاحیتاں تے توفیق کے مطابق گوجری ادب کی خدمت کرتا رہیا۔

اَجاں قوم نے ساہ وِی پوری طرح نہیں پھنڈ یو تھو کہ ۱۹۶۵ء کی ہند پاک جنگ نے دوجو سوٹو ماریو تے گوجری لکھنٔ آلاں کا دو پھاڑ کر چھوڑیا۔ اس عرصہ ماں کجھ نواں لکھنٔ آلا وِی باہنہ کنج کے ادب کا میدان ماں آ گیا تھا۔ جن ماں رانا فضل حسین راجوروی، اقبال عظیم تے نسیم پونچھی کا ناں نمایاں ہیں۔

اس طرح نواں تے پرانا لکھاڑیاں بچوں جھڑا لوک پاکستان ہجرت کر گیا۔ اُن ماں ذبیح صاحب، قمر راجوری، رضا صاحب موہرے تھا جد کہ جموں و کشمیر ماں رہ جانڑ آلاں ماں میاں نظام الدین لاوری، خدا بخش زار، اسرائیل اثر، شمس دین مہجور پونچھی، سروری کسانہ حسن دین حسن گورسی، اقبال عظیم تے نسیم پونچھی کا ناں قابل ذکر ہیں۔

پاکستان جانڑ آلاں نے اپنی علمی تے ادبی کوششاں کے نالڑ نالڑ سیاسی کوشش جاری رکھیں، تے ریڈیو مظفر آباد توں گوجری پروگرام شروع کران کے سنگ گوجری ادب کی ترقی واسطے کئی تنظیم تے بورڈ وی بنڑایا۔ جن ماں گوجری ادبی بورڈ تے ادارہ ادبیات کا ناں نمایاں ہیں۔ اس طرح اپنا علاقہ ماں گوجری بولنڑ آلاں کے نالڑ ہی گوجری لکھنڑ آلاں کی وی حوصلہ افزائی کو سلسلو شروع ہو یو تے اِن ادبی تنظیماں کے ذریعے بچ سارا شاعراں کو کلام وی کتابی صورت ماں چھپیو اس عرصہ ماں ڈاکٹر صابر آفاقی، احمد دین عنبر، قمرؔ، ذبیحؔ، مہجورؔ تے رانا فضلؔ کے سنگ جن دوجا لکھاڑیاں کو قافلو شامل ہو یو اُن ماں، پروفیسر یوسف حسن، رفیق بھٹی، مخلص وجدانی، سرور حسین طارقؔ تے سرور صحرائیؔ قابل ذکر ہیں۔ جن لوکاں نے روایت کے نالڑ نالڑ گوجری ادب ماں نواں تجرباوی کیا ہیں۔ اَج توڑی اس موتیاں کا ہار وچوں کئی منکا کریا تے کئی موتی پرونڑ ہو یا ہیں۔

پاکستان کا گوجری ادیباں وچوں اہم ترین ناں صابر آفاقی، قمرؔ، ذبیحؔ تے رانا فضلؔ حسین کا ہیں جنھاں نے گوجری ادب کی بہہ مضبوط کی ہیں۔ اس دور ماں سی حرفی کے نالڑ نالڑ گوجری غزل، نظم گیت، نعت، تے دوہاوی لکھنڑ ہو یا ہیں۔ ان ماں مہجورؔ کی نظم مخلصؔ کی غزل تے آفاقیؔ کی رباعی تے مسدس، قمرؔ کا منظوم خط تے رانا فضلؔ کا ڈراماں سمیت ہر صنف ماں کمال انھاں ہی کا بس کو کم ہے۔ اک وار پھر اس پاسے توجہ دوان کی ضرورت ہے جے اس دور ماں وی رضا مرحوم تے رانا فضل کا ڈرامہ تے چٹھیاں توں علاوہ گوجری ادب کو زیادہ حصّو شاعری کی صورت ماں ہی ہے۔ پاکستان کا گوجری ادب کی جھڑی کتاب اَج توڑی شائع ہوئی

ہیں۔ اُن ماں قمؔر راجوروی کی 'گوجری ادب' علاوہ ذبیحؔ کی 'انتظار'، رانا فضل کی 'پانہل بانہل پانی'، مہجورؔ کی 'نغمۂ کہسار'، مخلصؔ کی 'رپرا'، صابر آفاقی کی 'پھل کھیلی'، احمد دین عنبر کی 'گوجری گیان' تے سرور صحرائی کو شعری مجموعو 'سجری سویل' شامل ہیں۔

جموں وکشمیر ماں آزادی توں بعد گوجری ادب کی ترقی واسطے جہڑی منظّم کوشش ہوئیں اُن ماں پہلو رواں اخبارات تے رسالاں کو ہے۔ جن ماںؔ ''الانسان''، ''احسان''، ''نوائے قوم'' تے ''گوجر دیش'' کا ناں نمایاں ہیں۔ یہ اخبار تے رسالا اردو زبان ماں گجراں کا سیاسی تے سماجی مسائل کی پیروی کریں تھا، پر کجھ صفحا گوجری تحریراں واسطے مخصوص تھا۔ اس طرح اِن رسالاں کے ذریعے گوجری لکھاڑیاں کی خاطر خواہ ہمت افزائی ہوئی۔

سیاسی، سماجی تے ادبی تنظیماں ماں اس پاسا کی کوششاں ماں ''گجر اصلاحی کمیٹی تے انجمن ترقی گوجری ادب'' کا ناں نمایاں ہیں۔ ان تنظیماں نے رانا فضل حسین کی دیکھو دیکھی سیاسی کوشش شروع کیں تے اِن تمام کا مجموعی نتیجہ کا طور پر ریڈیو کشمیر سرینگر ۱۹۶۹ء تیں گوجری پروگرام شروع ہویا تے ۱۹۷۸ء ماں ریاستی کلچرا کیڈیمی ماں گوجری شعبو وِی کھول دتو گیو۔

اِن اداراں کے نالؔ ہی گجر قوم کا گجر لکھاڑیاں کی حوصلہ افزائی شروع ہوگئی۔ نواں نواں لکھاڑی باندے آیا۔ گوجری لوک ادب کی شیرازہ بندی کے نالؔ نالؔ اکیڈیمی کی طرفوں سہ ماہی شیرازہ کی اشاعت کے نالؔ ادب کا میدان ماں نواں نواں تجربا ہونؔ لگا۔ سرکاری تے نجی طور پر کتاباں کی اشاعت شروع ہوئی قابل ذکر گل یاہ ہے جے اس عرصہ ماں وِی گوجری ادب کو زیادہ حصو شاعری ماں تخلیق ہویو، تے گوجری نثر تقریباً سارے کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبہ کا قائم ہونؔ توں بعد کی پیداوار ہے۔ سرورؔی کسانہ، نسیم پونچھی تے اقبال عظیم کی سرپرستی ماں گوجری ڈکشنری ترتیب دتی گئی۔ ہر سال گوجری کلچرل کانفرنس ہونؔ لگیں، گوجری زبان و ادب تے تاریخ پر تحقیقی کم ہونؔ لگا تے ادب ماں نواں اضافا ہوا۔

نواں لکھنؔ آلاں ماں چودھری قیصر الدین عبدالغنی عارفؔ، امین قمؔر، فیض کسانہ، غلام

حسین ضیاؔ، محمد حسین سلیم، سکندر حیات طارقؔ، خوشدیو مینی، غلام رسول آزادؔ، کرم دین، چوپڑہ، مختار الدین تبسّم، آصف کرامت اللہ سہراب، شریف شاہینؔ، محمود رانا، غلام سرور چوہان، برکت علی باکڑی، ڈاکٹر نصیر الدین بارو، عبدالحمید کسانہ تے اشتیاق احمد شوق، ابرار احمد ظفرؔ تے ڈاکٹر رفیق انجم شامل ہوا۔ تمام گوجری لکھاڑیاں کا ناں گنوانوں میرو مقصد نہیں ہاں اس پاسے توجہ ضرور دواؤں گو کہ گوجری شاعری ماں جدّت کے ناںؔ ناںؔ گوجری نثر وِی لکھنؔ ہونؔ لگی۔ شاعری ماں سی حرفی تے بارہ ماہنہ کی روایت کے سنگ غزل، نظم گیت تے دوہاوِی لکھنؔ ہو یا تے سچی پچھیں تاں اَج سی حرفی کی جگہ غزل نے مل گئی ہے۔

اسے طرح گوجری نثر ماں مقالاں کے ناںؔ ناںؔ افساناں تے کہانیں، ڈراماں طنز و مزاح ''انشائیہ'' تے چھٹی لکھنؔ کا سلسلا شروع ہوا۔ جھڑا تعداد ماں گھٹ سئی پر میعار کا اعتبار ناںؔ حوصلہ افزا ہیں۔ کسے نا یقین نہ آوے تے اَمین قمرؔ تے نسیم پونچھی کی چٹھیں پڑھ کے اندازو لا لیو جھڑا میرے نزدیک گوجری ادب کا بہترین شہ پارا ہیں۔

اس عرصہ ماں جموں وکشمیر ماں جھڑی گوجری کتاب شائع ہوئیں۔ اُن ماں کلچرل اکیڈیمی کی گوجری ڈکشنری، گوجری لوک گیت، گوجری لوک کہانئیں تے مھارو ادب کا خصوصی شماراں توں علاوہ نجی طور پر چھاپی جانؔ آلی کجھ اک کتاب قابل ذکر ہیں۔ جنھاں نا اکیڈیمی کی طرفوں مالی امداد یا ایوارڈ وِی حاصل ہو یا ہیں۔

اِن ماں سب توں پہلی کتاب نسیم پونچھی کی ''نین سلکھنا'' ہے اِن توں بعد کی کتاباں ماں اسرائیل اثر کی ''دھکھتیں آس'' اقبال عظیم کی ''ریجھ کولیّں'' عبد الغنی عارف کی ''چھمر چھاں'' قاسم بجران کی ''تاہنگ رنگیلی'' حسن الدین حسن کی ''پیام حسن'' غلام رسول اصغر کو ناول ''آخری سہارو'' سہراب کا ریڈیائی ڈراماں کو مجموعو ''چونؔ'' شامل ہیں۔

بیہویں صدی کا گوجری ادب کو جائزو لینؔ واسطے مناسب سمجھوں کہ صنف کا اعتبار ناں ہر ایک صنف کو الگ الگ جائزو لیو جائے نوں تے اس کم واسطے کئی کئی کتاباں کو مواد بنؔ

سکے پر کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک صنف کا مختصر جائزہ ناں گوجری کا عام قاری واسطے بنیادی مواد فراہم کیو جائے۔ جس پر آن آلا پیا تفصیلی تے تحقیقی کم کرتا رہیں گا۔ آئندہ صفحاں ماں گوجری قصیدہ مرثیہ، سی حرفی، بارہ ماہنہ، نعت، غزل، گیت، نظم، طنز و مزاح تے نثری ادب کو ذکر موجود ہے۔

۱۔ قصیدا تے مرثیہ:

جدید گوجری ادب ماں مثنوی قدرے گھٹ لکھن ہوئی ہیں، جد کہ قدیم گوجری ادب مانھ یوہ رواج عام تھو جس کی اک مثال امین گجراتی کی یوسف زلیخا ہے۔ سے طرح نویں گوجری ماں قصیدا تے مرثیہ کافی تعداد ماں لکھن ہوا ہیں پر اس سلسلہ ماں کسے منظم کوشش کے تحت یہ چیز کتے اکٹھی ہو کے شائع نہیں کی جا سکیں۔ سی حرفی تے بارہ ماہ ماں قصیداں کو موضوع لاروی دربار ہی رہیو ہے جد کہ مرثیہ مانھ کئی شاعراں کی وفات لکھن آلاں کے مدنظر رہی ہے۔ جد کہ قدیم گوجری ادب مانھ کربلا تے شہادتِ حسینؓ بدستور نمایاں موضوع ہے۔ جدید گوجری شاعراں مانھ سب توں زیادہ مرثیہ وی رانا فضل ہوراں نے لکھیا ہیں۔ جن مانھ بابا نظام الدینؒ تے چوھدری فیض حسین انقلاب کی وفات پر لکھی وی رانا ہوراں کی تحریر پڑھن سنن جوگی ہیں۔

۱۔ ۳ شوال نا بابا نظام الدین لارویؒ کی وفات پر رانا ہور لکھیں:

لہو لہو عید

بول پیاریا عید کا چنا — اوہ دُکھیاریا عید کا چنا

تیں رِکت میرو میت چھپایو — موتاں ماریا عید کا چنا

لہو لہو عید خوشی تیں کر کے — درد ابھاریا عید کا چنا

۲۔ چوہدری فیض حسین انقلاب کی وفات پر رانا ہورنوں لکھیں:

تیری یاد رے فیض حسین آوے تیری خوخصلت یارا بھُلتی نہیں
تیرا دُکھ نے کھسیا سُکھ مہارا کہڑی اکھ جہڑی اج ڈُلتی نہیں
کھیتی میاں حبیب کی نسری تھی باڑی گُجراں کی اسی پھُلتی نہیں
لال گودڑی مانھ کدے چھپتا نہیں کھری بست نیلام تیں تُلتی نہیں
تیری قبر اُپر کدے فضلؔ آتو راہ بند یارا گلی کھُلتی نہیں

۳۔خدا بخش زار صاحب کی وفات پر اسرائیل آثر صاحب لکھیں۔

سدا راز نیاز کا کاج مکا سنیو چھوڑ دنیا فانی زار چلیا
قلم اُٹھ ہن ماتمی رنگ بھر لے گیا قافلاں کی یادگار چلیا
سخن گو تے سخن شناس گیا نظم بزم کا کہیں معمار چلیا
بلبل پونچھ کا باغ میں اڈ چلیا، شعر سخن کا سوہج وقار چلیا
قادر بخش تے باغ حسین برکت، عبدل، شاہ حبیب کا یار چلیا
فتح محمد تے قمر کا ہمعصر وصل میل آلا بو ہو مار چلیا

۲۔ سی حرفی

جدید گوجری ادب کی چڑھت کے نالؔ سب توں پہلاں باندے آنؔ آلی صنف سی حرفی ہے۔ جہڑی بلاشبہ پنجابی توں گوجری ماں داخل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یاہ وِی ہے کہ گوجری کا پہلی صف کا لکھاڑی پہلاں پنجابی شاعر کریں تھا۔ تے گوجری ماں بجر کھلنؔ نالؔ اُنھاں نے وہی جذبات اُسے صنف ماں گوجری ماں لکھناؔ شروع کیا۔ بیہویں صدی کا شروع توں لے کے تقریباً سٹھ سال توڑی گوجری شاعر پر سی حرفی کی حکمرانی سئی لگے۔ تے اُس توں بعد کی ہجری گوجری شاعری ماں اِس ناواہ مقبولیت نہیں رہی۔ جہڑی غزل نا حاصل

ہوگئی ہے۔

بئیت کا اعتبار ناں سی حرفی ''الف'' توں ''ے'' توڑی ہر اک حرف ناں شروع ہون آلا اک ہی بحر ماں لکھیا وا چار چار مصرعاں کا بیت وهیں جن ماں ہجر و فراق تے تصوف کا مضمون اکثر نسوانی کردار کی زبانی بیان کیا جائیں۔ بحر تے مضمون کا لحاظ ناں سی حرفی بارہ مانہہ کے نیڑے تیڑے ہے۔ نواں لکھاڑیاں وچوں اکثر نے سی حرفی لکھن کی کوشش کی ہیں۔ لیکن غزل، گیت تے نثری ادب کی چڑھت ناں سی حرفی لکھن آلا دھیاڑا توں دھیاڑا گھٹتا جائیں لگاوا۔ نائے نویں سی حرفیاں ماں وہ معیار، جذبات تے اظہار کی پختگی نہیں رہی وِی، جہڑی کدے سی حرفی کی شان تے جان تھی۔ سی حرفی کا نمائندہ شاعراں ماں نونؔ، قادر بخشؔ، فتح محمدؔ، ذبیحؔ، زارؔ، سوزؔ، مہجورؔ، راجوروی، مہجور پونچھی تے اسرائیل اثرؔ نمایاں ہیں۔

خ:

خلق دیکھوں سارو مُلک دیکھوں نظر نہیں آتو وہ چمکار مِناں
ہر روز دیکھوں تھارا راہ بیٹھو، اکھ دُکھ گئی ہیں گن گن بار مِناں
آیا زور اس پونچھ ماں ولی بن کے قسم رب کی نہیں اعتبار مِناں
عبدلؔ زور ڈٹھا شکل دار بندا بھلتو نہیں وہ لار کو یار مِناں

عبدلؔ پونچھی

ح:

حکم تیرو گھر بار تیرو میری جان قربان بساریئے نہ
منوں نہ بساریئے جان گھولی مرتا دم توڑی قولوں ہاریئے نہ
جس کو سنگ کریئے اس کے سنگ مریئے دغو دے پردیس ماں ماریئے نہ
نون سدے جے تنا غلام تیری رانجھا آ مھیسیں بھانویں چاریئے نہ

نونؔ پونچھی

ج:

جٹی ہے جھنگ سیالاں کی توں، کھیڑاں ناں کے ہے تیروساک ہیرے
جد کُن فیکون کا قول ہوا، تیرے ناں ہوا میرا باق ہیرے
کراماً کاتبین دوئے شاہد میرا ہو یو عقد جد روز میثاق ہیرے
فتح محمد ہزارہ تین جھنگ آیو، تائیں سدیو ہوں تیرو چاک ہیرے
فتح محمد درہالوی

ت:

تنگ تد کا سٹیاسنگ جد کا سٹیو کھوہ اندر سینے لامنّا
ہوئی جان حیران ویران میری لگی ہر اک آن بلا منّا
ڈنگا زخم ہو یا کانجا ماں کاری لگے نہ کائے دوامنّا
قادرِ دل کھیا میری جان دکھیا درد کا لجہ گو گیو کھا منّا
سائیں قادر بخش

ح:

حال ملال کو کہوں کس نا بہتا تک کے عیب بسارئیے نہ
اپنا نیناں کی قسم ہزار تنا سروں مارئیے تے دلوں مارئیے نہ
ہن کو ہجڑی تک کے کیوں تجّے پہلیں آپ لائیں ہن بارئیے نہ
بار بار زاری میر زارا پکارا نجھا آمھیسیں بھانویں چارئیے نہ
خدابخش زار

ج:

جسم میرو پاکستان بسے روح وطن کی ماہلیاں ماہلیاں ماں
پِھرے جان رنجان حیران میری شنگراں اُچیاں خالیاں خالیاں ماں
پُھل پُھل بوٹے بوٹے دل بسے پتر پتر تے ڈالیاں ڈالیاں ماں
ذبیح رہے خیال ہر حال میرو اپنا دیس کی نالیاں نالیاں ماں
ذبیح راجوروی

ش:

شام تیں لے کے صبح توڑی ہویو، تج نہ رونڑ ہے کم میرو
رہیو چھڑو قلبوت ہے ہڈیاں کو سکو جسم کو ماس تے چم میرو
دے کے واسطو رب کو کہوں تناں دیکھ آ کے دم ماں دم میرو
تناں نہیں مہجور پرواہ میری، دس ہوئے کو کہڑانا غم میرو
اسرائیل مہجور

الف:

اُجڑ کے ہوئی آباد بستیں، کیا دل ویران آباد کس نے!
جہڑا یار نے منوں بسار چھڑیا، رکھی انھاں کی دلاں ماں یاد کس نے
پچھے کونڑ نصیب کی ہاریاں نا، سنی انھاں کی کوک فریاد کس نے
دردمند کوئے اثر کا درد جانے، دکھیا دِل ات کیا فرشاد کس نے
اسرائیل اثر

ک:

کد توڑی کوئے ظلم جھلے، کد تک رہوں گوہوں کھڈیاں بنڑ کے
کچر تک جھلّوں ہوں ڈنڈولڑ تیرا، کد توڑی میں برھنوسیاں بنڑ کے
کچڑ دو ہلتا ہا ساتیں سر میرے، کچر رہنو میں تیرو بھیاں بنڑ کے
خوابوں جاگ پرواز ہنڑ لو ہوئی، سنگیا پھر نہ ایویں خیال بنڑ کے
لعل حسین پرواز

الف:

آتوں صلح سلوک کر لے، نہیں تے کوٹ ماں تیرو چلانڑ ہوئے گو
سیشن جج وِی تیرا تیں اوپرو ہے، تیرو دردی اُت کون انسان ہوئے گو
اُنگا پیشگی اِنگا وکیل کوئے نہیں، اڑیا دس فرکیڈ حیران ہوئے گو
آخر کے نذیر جواب دیٹو، اُت فیصلور ڑے میدان ہوئے گو
نذیر احمد نذیر

۳۔ گوجری باراں ماہ

باراں مانہہ بھانویں شاعری کی باقاعدہ صنف نہیں، پر اس کے باوجود پنجابی تے گوجری کا اکثر شاعراں نے باراں مانہہ لکھیا ہیں۔ ہئیت کا اعتبار ناں باراں مانہہ کی بحر بیت تے سی حرفی آلی وھے۔ جس ماں سارا سال ماں محبوب کا ہجر وفراق کی واردات نسوانی کردار کی زبانی بیان کی جائیں۔

قدیم گوجری ماں سب توں پہلاں باراں مانہہ کی مثال مولانا داؤد کا کلام ماں لبھے۔ جہڑی ۱۳۷۷ء کی تحریر ہے تے پھر مولانا افضل پانی پتی نے اپنی مشہور'' بکٹ کہانی'' ماں باراں مانہہ کو استعمال کیو ہے۔ جدید گوجری ادب ماں کیونکہ سب توں پہلاں گوجری لکھاڑیاں کو پہلو قافلو کافی عرصہ پنجابی ماں شاعری کرتو رہیو ہے۔ لہٰذا خدا ہوئی گل یاہ ہے۔ جے جدید گوجری ادب ماں باراں مانہہ کی روایت قدیم گوجری ادب کے بجائے پنجابی وچوں آئی وِی ہے۔

بیہویں صدی ماں پہلا دور کا اکثر شاعراں نے سی حرفی کے ناں ناں باراں مانہہ وِی لکھیا ہیں۔ جدکہ سجرا گوجری ادب ماں (۱۹۵۰ء تیں بعد) نویں نویں صنفاں کی چڑھت ناں باراں مانہہ کو رواج گھٹتاں گھٹتاں ہن تقریباً مک ہی گیو ہے۔ گوجری باراں مانہہ لکھن آلاں ماں، خدا بخش زار، ذبیح مہجور تے اسرائیل اثر کا ناں نمایاں ہیں۔

اسرائیل اثر تے سرور صحرائی ہوراں نے روایتی باراں مانہہ ماں ہئیت کا اعتبار ناں کجھ تبدیلی تے نواں تجربا کیا ہیں جدکہ موضوع کا اعتبار ناں باراں ماہ کی روایت ہجر وفراق کے چوفیری پھرتی سئی لگے۔

چڑھیو چیت تیرو بھیلو نہیں چیتو، تیری قسم بساکھ بسار یو نہ
جیٹھ، ہاڑ کی دھپاں ماں کھل دیکھوں، ساون بھادرے وی بوہو ماریو نہ

اسو اکھ پھر کے کتک کد آوے، کہڑی گھڑی میں کاگ اُڈا ریونہ
منگھر، پوہ تے مانہہ ماں رات جاگوں، پھکن زار آیو بو ہو ماریونہ
خدا بخش زآر

چڑھیو چیت تے بھیلو سب چیتو رہی سروں نہ کوئے حواس منّا
وطن یارا حباب تیں دور رہ کے آوے چیت بہار کد راس منّا
صبح شام پردیس کی زندگی ماں کرے ہور بہار اداس منّا
آیو چیت مہجوؔر تے سجنؔا کو ہویو دِل ماں سخت احساس منّا
اسرائیل مہجوؔر

جیٹھوں جیٹھ دیور دلوں تنگ دسیں جھلوں طعناں سخت جٹھانیاں کا
کریں روز ننانؔ گھمسانؔ ڈاہڈ و صبح و شام ہیں حال ویرانیاں کا
پچھوں کولؔ تے ڈھول ناکھول دسوں قصہ سب سر برتی کہانیاں کا
خدا بخش نماں نماں نم ڈوہلوں بیلؔا یاد کر کے مہربانیاں کا
خدا بخش زآر

چیت مڑن کا چیتا بھلیا، آیو بساکھ تے نہیں گل ملیا
کؤک رہی سو وار نہیں آیا، ڈیکوں پئی دلدار نہیں آیا
جیٹھ سیاپا ہوگیا دُوناء ہاڑ ماں ہاڑ اُس تیں چونا
سک رہی غم خوار نہیں آیا، ڈیکوں پئی دلدار نہیں آیا
اسرائیل آثر

۴۔ حمد تے نعت

گجر طبعی طور پر سادہ، امن پسند تے خدا پرست لوک ہوئیں، شاید یا ہی وجہ ہے کہ گوجری ادب کا نموناں جتنا مرضی پرانا وھیں۔ اُن ماں خدا پرستی تے تصوف کو رنگ نمایاں

ہے۔ بلکہ قدیم گوجری ادب ماں تے عشق حقیقی تقریباً سارا لکھاڑیاں کو پسندیدہ موضوع رہیو، تے یاہ روایت جدید گوجری ادب ماں وی بیہویں صدی کا ادھ توڑی واضح دِسے۔ بے شک شاعری کی صنف بدلتی رہی وھیں کاروبار کا اعتبار ناں وی گجر زیادہ تر جنگلاں پہاڑاں تے قدرتی نظاراں کے قریب رہن کی وجہ تیں شہراں تے مغربی تہذیب کی ذہنی آلودگی تیں دور رہیا ہیں۔ شاید اس وجہ تیں مادّیت اجاں توڑی گجراں پر یا گوجری ادب پر غالب نہیں آسکی۔ اک ہور وجہ یاہ وِی ہوسکے جے گجر ادیباں کو تقریباً سارا کو سارو قافلو مسلماناں کو رہیو ہے۔ بھانویں واہ دسویں صدی کی گل وھے یا بیہویں صدی کی اکثر شاعر صوفی شاعر ہویا ہیں۔ قدیم گوجری ادب ماں مثنوی کی صورت ماں تصوف کا مسائل بیان ہویا ہیں ات تک کہ گوجری لوک ادب ماں وی خوشی غمی کا مختلف موقعاں پر گایا جان آلا گیت موضوع تے خلوص کا اعتبار ناں نعتیہ شمار کیا جاسکیں۔ بیہویں صدی کا شروع کے ناں جدید گوجری ادب ماں جہڑی تازہ روح پھوکن ہوئی ہے اُس ماں بلاشبہ حضرت بابا جی صاحب لاروی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو اثر سب توں زیادہ ہے۔ اس مواحد تے پابند شریعت صوفی شاعر کی شخصیت تے تعلیمات تے مستفید ہون آلا اکثر گوجری ادیباں کی شاعری کو موضوع عشق حقیقی تے تصوف ہی رہیو ہے بھانویں کجھ شاعراں نے اپنا جذبات کو اظہار مجاز ا پردہ ناں کیوؤ ہے۔

بیہویں صدی کا پہلا نصف ماں ان جذبات کا اظہار واسطے سی حرفی تقریباً سارا شاعراں کی پسندیدہ صنف رہی ہے۔ جد کہ نظم کی صورت ماں حمد تے نعت لکھن کو رواج سجرا گوجری ادب ماں یعنی ۱۹۵۰ء تیں بعد ہی کی گل ہے۔ گجر بھانویں اَج توڑی اکثر کم پڑھیا لکھیا ہیں۔ پر خدا تے رسول ﷺ کا ناں پر ہر وقت اپنو سب کجھ قربان کرن نا تیار رہیں۔ ادب کیونکہ زندگی تے سماج کو ترجمان وھے۔ لہٰذا قدرتی طور پر ان جذبات کو چھاملو گوجری ادب ماں قدرتی طور پر نظر آوے۔ عشق کی شدت کسے وی پیمانہ ناں نہیں منی جاسکتی تے خاص کر عشق خدا تے عشق رسول ﷺ کا سلسلہ ماں اللہ آپ ہی جانی جان ہے۔ ہوسکے کِسے نے دِکھاوا

واسطے زیادہ نعت لکھی وھیں تے کسے کی زندگی بھر کی خلوص نال لکھی وی اک ہی نعت اللہ کے نزدیک بچ ہی پیاری وھے۔ بہر حال جدید گوجری کا تقریباً سارا شاعراں نے نعت لکھن کی کوشش کی ہیں۔

جت تک ہوں سمجھ سکیو ہاں کجھ اک نعتاں نا چھوڑ کے باقی ساراں کو زور اک ہی گل پر رہیو ہے ''ربّا لے چل مکہ مدینہ ماں'' تے جتنا وی ذاتی تے صفاتی پہلو ہیں، حضور پاک ﷺ کی زندگی مبارک کا اُنھاں پر ضرورت توں گھٹ لکھن ہو یو ہے۔ تعداد کا لحاظ نال غالباً حسن دین حسنؔ تے رانا افضل ہوراں نے سب توں زیادہ نعتیہ شعر لکھیا ہیں تے نعتاں کو پہلو مجموعو وی ''گوجری نعت'' کا ناں نال انھاں نے ہی چھاپیو تھو۔ فر اس تیں بعد شائع ہون آلی تمام کتاباں ماں حمد تے نعت شامل ہی رہی ہیں۔ پیش ہیں کجھ اک گوجری نعتاں کا چنیا واشعر جنھاں توں گوجری ادب ماں نعت کا رجحان تے معیار کو اندازو کوئے وی سخن ور لا سکے۔

حمد — انور حسین

سارا عالم کو بادشاہ توں ہے — حمد لائق بس اے خدا توں ہے
ہم تیری صفت کے بیان کراں — ساری صفتاں کی انتہا توں ہے
ہر مصیبت مانھ توں ہی یاد آوے — ہر کسے درد کی دوا توں ہے
کول اتنو کہ دل مانھ ہے موجود — دور اتنو کہ لاپتا توں ہے
زندگانی ہے اک سفر یارب — توں ہی منزل ہے راہنما توں ہے

نعت:

اُس ذات پر ہوویں سلام لکھ لکھ، رب نے کیا اُچا اختیار جس کا
شافع امتاں کو، حامی عاصیاں کو، احسان ہیں بے شمار جس کا
جس کا باغ رضوان تے حوض کوثر، جنت باغ تحت الانھار جس کا
جس نا قاب قوسین کو شرف حاصل، درجہ عرش عظیم تیں پار جس کا

قمر راجوروی

نعت:

جمیو نہیں نہ جمے گو کدے جگ ماں نبی پاک جیہو دہور انسان کوئے
ہوئی نہیں نہ ہوے گی ایڈ ہستی اتنی محترم ایڈ ذی شان کوئے
اتنا بڑا اخلاق کو ہور دوجو جمیون کونؔ ہے بیچ جہان کوئے
اتنا ظرف کو کون جے دشمناں پر کرے ایڈ عظیم احسان کوئے

حسن دین حسنؔ

نعت: سروری کسانہ

نبیاں کا سردار نبی میں دُکھیو لاچار نبی
میں گردابیں ڈُبن لگو لاوٗ بیڑو پار نبی

چڑھتل چنان چانن چانن لایا سارے
لاٹ سچی لو روشن روشن عرش منارے
کفر کی بند مٹھی ماں گیئیں کلمو پڑھتی بولیں
لاج غریباں کی رکھ چھوڑی رب نے صدقے تھارے

رانا فضل حسین

ہوں نظر کرم کی بھیکھ لیول ذری پردہ نا سرکا چھوڑو
میر آس امید کا حیلہ ہیں کتے ہنے بنے لا چھوڑو
ہر قول تھارا کو قائل ہوں میرو صدق یقین قرآن آقا
یوہ درس ہدایت تھارو ہے میرو سچو دین ایمان آقا

منشا خاکی

لے جاتا کدے مناں حالات مدینہ ماں
ہوں وی تے گذار آتو ایک رات مدینہ ماں
روضہ کی جالی نا اکھاں سنگ لا آتو
اپنی وِی بدل جاتی اوقات مدینہ ماں

فاروق انوؔار

جِت رونق سب بزا راں کی — جے بھیڑ لگیں دلداراں کی
فریاد ہووے مسکیناں کی — واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اشرف پردیسی

سرکارِ مدینہ میرے پر اک نظر عنایت کر چھوڑو!
دیدار کراؤ روضہ کا نالے ملہم دِل پر دھر چھوڑو
بدکار ہاں بھانویں ہوں آقا پر تھارا در کو سوالی ہاں
تم اپنٹی رحمت کے صدقے جاوید کی جھوٹی بھر چھوڑو

جاوید راہیؔ

۵۔گوجری نظم

گجراں ماں سیاسی بیداری آنٹ کے نالٹ ہی سماجی ظلم تے زیادتیاں کے خلاف آواز بلند ہونٹی شروع ہو گئی تھی کیونکہ اس ویلاؔ کا اکثر لکھاڑی پہلاں پنجابی ماں لکھیں تھا اس واسطے اِن انقلابی جذبات کو اظہار وی پنجابی ماں شروع ہو یو جس کی پہلی مثال مولانا مہرالدین قمؔر راجوروی کا وہ منظوم خط ہیں جن ماں انھاں نے اپنی قوم کی حالت حضرت میاں نظام الدین لاروی کے باندے رکھی تے اُنھاں نا قوم کی مہار پکڑن کی دعوت دِتی۔

اُن توں بعد آنݨ آلاں نے اپنا جذبات کو اظہار سدھو گوجری ماں کیو ہے ظلم تے شاید انسان کو ازلی تے ابدی سنگی ہے۔ اس گلوں ہر دور کا شاعراں نے اپݨی نظماں ماں انقلابی جذبات ظاہر کیا ہیں۔ گوجری کی اکثر نظم انقلابی ہیں، جدکہ دوجا موموضوعات پر وِی خاطر خواہ نظم لکھی گئی ہیں۔ لیکن چند اک جذباتی نظماں نا چھوڑ کے باقی نظم نا گوجری ماں اتنی زیادہ مقبولیت نہیں مل سکی جتنی سی حرفی توں کیت تے غزل نا حاصل ہوئی ہے۔ گوجری نظم لکھݨ آلاں ماں علم دین بن باسی، مہجور راجوروی، مہجور پونچھی، رانا فضل حسین، خدا بخش زآر، اقبال عظیم، نسیم پونچھی، فضل مشتاق، نور محمد نوؔر تے خادم حسین قمؔر قابل ذکر ہیں۔

بزدلی نا چھوڑ غیور یاں ماں اے قوم میر ناگوار اٹھو
نکلو وچہ میدان جوان جنگی لے کے نواں نواں ہتھیار اٹھو
ویوسٹ لباس جہالتاں کا برجس پہن کے مچھ پلیار اٹھو
چھوڑ دیکھ قرض اُن سودیاں کو تم آپ ہو کے شاہوکار اٹھو

مہجوؔر پونچھی

نظم ا: قمر راجوروی

ہم گُوجر گُجراتوں آیا، گذر کراں شاہانی
شاہی چتر چوہان کھشتری، مہاری بڑی نشانی
متھر و تے اجمیر، بدایوں میرٹھ تے ریواڑی
ان تھاہیاں کا بڑا بڈیرا، تھا سارا دریانی
تاج تخت کا مالک تھا کل، جھڑا راج دُلارا
اج نحوست ان کو حصو، رسوائی عریانی

مشرق جاگیو، مغرب جاگیو، جاگیو کُل جہان
جاگیو ہر اک قوم قبیلو، جاگیو ہر انسان
توں وِی قوم کیا فرزندا اپنُو آپ سیانڑ
مہجور راجوروی

میری اکھ ہمیشاں دیکھیں تیری یاہ بربادی
دِھی کی قیمت پوت کی کھٹی سب کھڑ پینچ نے کھاہدی
تیری اس دنیا ماں توں دس کے شادی نا شادی
قرضو اپنٗی جاماں رہیو، سود نے عمر کھاہدی
اقبال عظیم

چہرو چن تے چانٗنی ہا سادند چمکتا تارا
تن مکھنڑ من دوھلو دوھلو چال لشکتا آرا
دِل دلیر شیر تی ہاروں پھرے یاہ ماہلی ماھلی
بول رسیا کوئل ہاروں متک چکوراں آلی
''گجرانی'' سکندر حیات طارق

زندگی تھاری روتاں لنگھی — پیریں پولڑ تے گل ماں انگی
کدے نہ نکلی تھاری تنگی — سستی ایڈ نہیں ہوتی چنگی
ہمت کر کے مارو ہلو — تاں ہووے گو کم سہلو
''ہمت کر کے مارو ہلو'' — فضل مشتاق

پتو نہیں اِن پہاڑاں اندر کیونکر قسمت مھاری ہے
مچ کماواں بھکھا بھاتا کھانؔ کی قسمت تھاری ہے
اِک ہی دھرتی اُپر بیٹھا جدا جدا مقسوم ہیں مھارا
انگا پھٹا کپڑا، لانواں انگا باغ بہاری ہے

خادم حسین قمر

۶۔ گوجری گیت

گوجری لوک ادب کو اکثر حصو لوک گیتاں کو ہے۔ تعداد تے مٹھاس کا لحاظ نالؔ پنجابی توں بعد گوجری لوک گیتاں کو ہی نمبر آوے۔ جھاں نے موجودہ تحریری ادب توں پہلاں سینہ با سینہ صدیاں توڑی دلاں پر حکمرانی کی ہے۔ شاید یا ہی وجہ ہے کہ موجودہ صدی ماں تحریری ادب کو شروعات ماں سی حرفی توں بعد گیت ہی شامل ہویا ہیں۔ تے شروع ماں لکھیا جانؔ آلا اکثر گوجری گیت، گوجری لوک گیتاں کی طرز پر ہیں۔ مثلاً ماہیا، قینچی، درشی وغیرہ، پھر آہستہ آہستہ گیت کاراں نے نویں نویں طرزاں پر وی لکھنو شروع کیو تے اَج گوجری گیتاں کو کافی خزانو موجود ہے۔ جہڑو صدا بند تے تحریری صورت ماں ریڈیو اسٹیشناں تے کلچرل اکیڈیمی کی کتاباں ماں موجود ہے۔ اس توں علاوہ اَج توڑی نجی طور پر وِی جتنی کتاب گوجری ماں چھاپی گئی ہیں اُن ماں تقریباً سب ماں گیت وی شامل ہیں۔

بیہویں صدی کا لکھاڑیاں ماں جھاں نے گوجری گیت لکھیا ہیں۔ یا گیت لکھنؔ کو حق ادا کیو ہے اُن ماں اسرائیل اثرؔ، نسیم پونچھی، رانا افضل حسین، اقبال عظیمؔ، مہجورؔ پونچھی سروری کسانہ، فیض کسانہ تے کشن سمیل پوری شامل ہیں۔ مثال کا طور پر کجھ اِک گوجری گیتاں کا مکھڑا شامل ہیں جن توں گوجری گیتاں کی خوبصورتی تے مٹھاس کو اندازو ہو سکے۔

اتر پہاڑوں آیئے تو یئے
منوں درد سنایئے تو یئے		سروری کسانہ

اَج کرمناں دُکھیار میرو ماہی چلیو
اُٹھ چلیو میرو یار میرو ماہی چلیو		"مہجور پونچھی"
اَج نہیں ہے قرار مناں		دکھ گیا ہیں مار مناں
کیو گیو ہے بسار مناں		پردیسیا مل جایئے
مہجورراجوروی

چناں تیری چانٹی ماں پیانا بلاؤں گی
سدھراں سلونیاں کا گھنگھرو بجاؤں گی
آثر

خوشیاں نا چھوڑ کے تے سکھ نا بسار کے
پیار تیرو جتیو میں زندگی نا ہار کے
آثر

ٹرچلیو تھوغم لاکے،
فرحال وی نہیں پچھیو پر دیسیا تیں آکے
کوٹھا پر داناں تھا،
چنگی بھلی جندڑی نا یہ روگ نہیں لاناں تھا
اقبال عظیم

کنگھی پھیروں تے دُکھیں میرا بال نی مائے
اماں ہوویں تے پھیریں درداں نال نی مائے		فیض کسانہ

۷۔گوجری غزل

گوجری غزل کی تاریخ نظم تیں خاصی مختصر ہے تے اکثر گوجری غزل ۱۹۶۵ءتوں بعد کی پیداوار ہیں۔گوجری ماں غزل کو رواج کڈھن آلاں ماں اسرائیل اثر صابر آفاقی ،اقبال عظیم تے رانا فضل حسین موہرے سئی لگیں۔سجرا گوجری ادب ماں غزل سب توں زیادہ لکھی جانۂ آلی تے ترقی یافتہ صنف ہے۔ تے نالۂ ہی اردو ہاروں غزل گوجری شاعری کی وی جان ہے۔گوجری غزل ماں تغزل توں ہٹ کے وِی نواں نواں موضوع شامل ہو یا ہیں تے معیار تے تخیلۂ کا اعتبا نالۂ گوجری غزل اردو کے نالۂ مونڈھو جوڑن کی صلاحیت رکھے۔تے اِک چنگو شگون یوہ ہے جے گوجری غزل نے شروعات اُس حقیقت پسندی کا مقام تیں کی ہے جت اردو غزل صدیاں توڑی میخانہ ماں دربدر ہون تیں بعد پہنچی ہے۔

پہلا پُور کا غزل لکھن آلاں ماں مولانا ذبیح راجوروی،میاں نظام الدین لاروی،مہجورؔ، تے آثر شامل ہیں پر حقیقت یاہ ہے جے انھاں وچوں صرف اسرائیل آثر ہوراں نے با قاعدہ غزل لکھی ہیں جدکہ باقی ساراں نے محض طبع آزمائی واسطے اکادکا غزل لکھی ہیں۔

گوجری غزل لکھن آلاں کا دوجا پور کی اگوائی اقبال عظیم،ڈاکٹر صابر آفاقی تے رانا فضل حسین کرتا سئی لگیں جن کی پیروی کریں نسیمؔ پونچھی،مخلصؔ وجدانی، اشتیاق شوقؔ،سرور صحرائی،منیر چودھری،غنی عارف،خوشدیو مینی،ابرارظفر،صابر مرزا،منشا خاکی،انور حسین انور تے امین بانہالی۔

گوجری کا نواں لکھاڑیاں وچوں،ڈاکٹر رفیق انجم کی غزل کو اسلوب کئی نواں لکھن آلاں پر غالب سئی لگے جن ماں نور محمد مجروحؔ،خاقان سجاد،جان محمد حکیم،جاوید راہی، یونس ربانی تے ریاض صابرؔ،غزل کا پیارا شاعر ہیں۔گوجری غزل کا معیار تے مزاج نا سمجھن واسطے اقبال عظیم،مخلص وجدانی،کے ڈی مینی،منشا خاکی تے ڈاکٹر رفیق انجم کا کلام کو مطالعو ضروری

تے مناسب لگے۔ ساراں کا ناں گنوانا ممکن وی نہیں تے ضروری وی۔ کجھ ایک شعر نمونا کا طور پر درج ہیں۔ جتھاں تیں گوجری غزل کا موضوعات کی وسعت تغزل تے تخیل کی بلندی کو اندازو بخوبی ہو سکے۔

ے ویہ پتھروی دھوئیے تے بیلا وی چمیئے
تنا تھائیں سجنا کی جِت جِت نشانی (آثر)

فن کی جڑماں ٹپو ٹپو خون چوانو پوئے گو
آپے جھڑو ڈبیو اس نے بیڑو دتو تار غزل گو — صابر آفاقی

تیرا خیال نے جے بسایو تے ہس پیئو
ہوں اپنی بے بسی ناغماں نابسار کے — اقبال عظیم

اپنا نے تیرے ناں جو کیو بروکیو
کچا گھڑانا فرتیریں ہتھیں تھما گیا — نسیم پونچھی

سام سمیٹ بھیلیٹ رکھی تھی ایویں اک بے گانی شے
میرو ہی دل تھو ہور کسے گو چیز پرائی ہار گیو — رانا فضل حسین

غم وِی آنویں رات گذاران
دینہہ نا ہوجائیں اکو اک — مخلص وجدانی

جس نے چھپا کے رکھیا تھا اج تک گھراں کا راز
رشتاں کی واہ قمیض وی ہن لیر لیر تھی — احمد شناس

تاہنگ ملن کی ہر دم سجریں شوق تخلص میرو
قول اپنا تیں جدوی ہٹیو رکھیئے ناں بٹا کے — اشتیاق شوق

تیرو ظلمی دوس نہ کوئے دنیا تنا سچو جانے
تیرا عیب قصور وی آخر میرے کھاتے پینا ہیں — ابرار ظفر

میرو کم ہے دعا کرنی دلوں لے کے زباں توڑی
نکل کے میرا ہوٹھاں تیں دعا جانے خدا جانے ڈاکٹر رفیق انجم

آخر گل تیں لاہنی پے گئی
ہوں اُس پاٹی لیر نار نو منشاء خاکی

ے چیر سمندر دھرتی بندو چن مریخ اُلاہنگ گیو
آثر دماغاں کی یاہ قیمت دل نا کر کنگال گئی

۸۔ گوجری طنز و مزاح

گوجری شاعری ماں طنز و مزاح کی شروعات غالباً اسرائیل مہجورؔ نال وھے۔ جنھاں نے سماجی ناانصافیاں کے خلاف قلمی جہاد مزاحیہ نظماں کی صورت ماں کیو ہے۔ انھاں تیں بعد اس میدان ماں نور محمد نورؔ، نذیر احمد نذیرؔ، فضل مشتاق، اشتیاق احمد شوقؔ، تاج الدین تاجؔ، خادم حسین قمرؔ تے منشی خان کسانہ نے کامیاب تخلیق گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ ان ساراں کا کلام کا حوالا دین تیں پہلاں یوہ اعتراف وی کرتو چلوں کہ مزاحیہ شاعری ماں سب توں زیادہ کلام نور محمد نورؔ کو ہے تے اُن تیں بعد تاج الدین تاجؔ، فضل مشتاق تے نذیر احمد نذیرؔ کو نمبر آوے۔ بابو نور محمد نور نے اپنی صلاحیت کو اظہار اپنا تحریر کردہ ڈراماں ماں وی بخوبی کیو تے اکثر ڈراماں مزاحیہ عنصر کی وجہ تیں کامیاب رہیا ہیں۔ گوجری ماں مزاحیہ شاعری کا کجھ اک نمونا حاضر خدمت ہیں۔ جنھاں تے گوجری ماں مزاح کی روایت تے معیار کو اندازو ہو سکے۔

نظم: سید ہووے یا سید کو بال ہووے مہجورؔ راجوروی

دوھتاں پوتاں کی لگے نہ تھوڑ منا کسے چیز کو کدے نہ کال ہووے
لگے کنڈ نہ عمر مانھ کدے میری، تیری مدد امداد جے نال ہووے

میری مہیس تے گاں تے گھر گُلو، دھی پُوت وی تیرو ہی مال ہووے
تیری داڑھی تیں جاؤں قُربان پِیرا، اُٹھتاں بیستاں تیرو خیال ہووے
ہتھیں بدھیں رہوں کھلو ہوں پِیرا اگے، برہیا ہووے تے بھاویں سیال ہووے
شیرنی پیراں گی دیوں ہوں گھر لے کے، تنگی ہووے یا وقت خوشحال ہووے
رکھوں جمعہ کو دُدھ ہمیش سُچو، انھاں گلاں کو ڈاہڈو خیال ہووے
دیوں یارہویں، چن تیں چن مانھ ہوں سید ہووے یا سید کو بال ہووے

نظم: ''پِیرا تیریں گل پتھر پر لیک'' مجبُور راجوروی

ہنڈُو پالیو تیرے ہی واسطے میں، دِن رات ہے تیری اُڈیک پِیرا
تیرا گنڈاں تعویزاں تے باتیاں تیں، میرا کم تے کاج ہیں ٹھیک پِیرا
شِرنی واسطے کر نہ فِکر کائے، مال دیوں گو کھِد تے شیک پِیرا
لگیں تیریں دُعا، بددُعا ڈاڈھیں تیریں گل ہیں پتھر پر لیک پِیرا

نظم: 'اَج کو دور' بابُو نور محمد نورؔ

کہیں اَج کل بڑی ترقی ہے، ہر پاسے دھکو دھکی ہے
خاوند بھانویں لکھ پتی ہے بیوی کی نظر ماں شکی ہے

اس دور نے آخر نہیں رہنٚو
کجھ اس تیں اگے نہیں کہنٚو

کجھ حاکم کجھ سردار ہویا کجھ خاصا ٹبردار ہویا
کجھ پڑھ لکھ خبردار ہویا کجھ قوم کا ٹھیکیدار ہویا

اس دور نے آخر نہیں رہنٚو
کجھ اس تیں اگے نہیں کہنٚو

بچیا عمر ساری کسے نے کدر ہنو، میری چار نصیحت بھلائیے نہ
دیکھیئے ماسٹر تنا کدے ٹھگ نہ لیں اک تے نیڑے سکول کے جایئے نہ
دوجے مقدم نا نہ ناراض کریئے، تیجے پنٹ پتلون پھسایئے نہ
چوتھی چیز کو ناں نہیں یاد مرنو، اپیر گل ماں واہ لٹکایئے نہ

نذیر احمد نذیرؔ

۹۔ گوجری کو نثری ادب

قدیم گوجری ادب ماں نثر کا نمونا نہ کے برابر ہیں۔ پر جھڑا نمونا لبھیں اُن تیں ثابت وھے جے قدیم ادبی زبان تے اَج کی گوجری زبان کے بشکار اتنی بتھ نہیں جتنی صدیاں کے بشکار رہے۔ بیہویں صدی کو گوجری ادب وی تقریباً سارا کو سارو منظوم ہے۔ تے نثر ناںؔ گوجری لکھاڑیاں نے ہمیشاں توں متریرو سلوک رکھیو ہے۔ پہلاں تے اس میدان ماں کسے نے کوشش ہی نہیں کی تے جد نواں لکھاڑیاں نے نثری ادب شروع کیو تاں وی اس پاسے اتنو کسے وِی شخص یا ادارہ نے نہیں دِتو جتنو دینو لوڑیئے تھو۔

گوجری ادب کا برقا پرتیاں ماں نثری ادب کو سب توں پہلی تحریر کو جھڑو ثبوت لبھے وہ غلام احمد رضا مرحوم کو ڈرامو ''مھارو پیر'' تھو جھڑو ۱۹۶۲ء کے نیڑے تیڑے لکھیو تے سٹیج کیو گیو۔

مہر الدین قمر سروری کسانہ، وزیر محمد ہکلہ نے گوجری کی ترقی کے بارے تحریری کوشش ضرور کیں۔ پر وہ اکثر اردو زبان ماں تھیں۔ تے گوجری نثر ماں اگر کائے چیز لکھی وی گئی ہوئی تاں وہ اَج تبصرہ واسطے نایاب ہے۔ گوجری کا اُس پہلا ڈرامہ توں بعد نثری ادب ماں خاموشی نظر آوے تے ۱۹۶۵ء تیں بعد ہی گوجری نثر کا ثبوت لبھیں اِت اک ہور گل قابل ذکر یاہ ہے جے گوجری کا ناں پر جھڑی وی صحافت ہوئی ہے۔ اُن ماں ''ویر گجر'' (میرٹھ) ''گوجر گزٹ'' (لاہور) ''نوائے قوم'' (جموں) 'الانسان' (جموں) ''گوجر دیش' (جموں)

''گوجر گونج'' (لاہور) تے ''آوازِ گوجر'' (جموں) سمیت ساراں رسالاں نے گوجرا سماج کی بھلائی واسطے یا گجر قوم کا تاریخی پہلو پر تے ضرور لکھیو۔ پر وہ سب کجھ گوجری زبان ماں نہیں تھو تے نہ ہے اور اگر کسے نے گوجری زبان واسطے صفو یا ادھو صفو وقف وی کیو تاں وہ جگہ منظوم چیزاں نے مل دلئی۔ تے گوجری نثرات کی اُتے کسے مہربان کی اڈیک ماں بوہے کھلی رہ گئی۔

سجرا گوجری ادب ماں نثر کی شروعات رانا فضل حسین، نسیم پونچھی تے سروری کسانہ کی چٹھیاں کی صورت ماں وہے۔ یوہ گوجری کا نثری ادب کو وہ اہم سرمایو ہے جس نالوڑنم اچھیرن تے سمھالن کی سخت ضرورت ہے۔ چٹھیاں کی صورت نثر ادب تخلیق کرن آلاں ماں فِر دیکھتاں اقبال عظیم، غنی عارف تے امین قمر جیسا معتبر وِی شامل ہوتا گیا تے اس طرح نثری ادب کی شروعات ہوئی۔ اس کے نال نال ہی رانا فضل نے ڈراما لکھن کی شروعات کر کے نثر ادب ماں مزید اضافو کیو تے یوہ سلسلو اجاں وی جاری ہے۔

جموں کشمیر ماں گوجری نثری کی شروعات ریڈیو کشمیر کو گوجری شعبو کھلن کے نال ہی ۱۹۶۹ء ماں وہے تے گوجری کہانی، انشائیا، مضمون، ڈراماں تے کہاݨیں لکھن ہون لگا، اس طرح ریڈیو کا پہلا قافلہ ماں اقبال عظیم، نسیم پونچھی، چودھری قیصر الدین، امین قمر، محمد حسین سلیم، غلام حسن ضیا، فیض کسانہ تے اے، کے سہراب جیسا لوکاں نے اپنی تحریر نال نثری ادب کو بھکھو پیٹ بھرن کی کوشش شروع کیں۔ پر ریڈیو کو المیو یوہ تھو کہ یہ چیز نشر تے ہو جائیں تھیں پر محفوظ نہیں تھیں رہیں۔ لہٰذا نثری ادب کی اشاعت کو بھانڈو اجاں وِی سکھنو مکھنو تھو۔

صحیح معناں ماں نثری ادب کی تحریری خدمت جموں کشمیر کلچرل اکیڈیمی ماں گوجری کا قیام ۱۹۷۸ء نال شروع ہوئی جس ماں گوجری لوک کہانیاں کا مجموعہ شائع کرن کے نال نال ہی گجر قوم کی زبان پر تحقیقی مقالا، کہاݨیں تے افساناں، ڈراماں تے انشائیا لکھن ہون لگا۔ اس دور کا لکھاڑیاں ماں چودھری قیصر الدین، غلام رسول آزاد، امین قمر، اے، کے۔ سہراب، غلام حیدر عادل، مختار الدین تبسم، غلام حسین ضیا، محمد حسین سلیم، عبدالغنی عارف، شریف شاہین توں

علاوہ بجاطور پر اقبال عظیمؔ نے نسیم پونچھی خود وی شامل تھا۔

ڈراماں لکھن آلاں ماں رانا فضل حسین، اے، کے سہراب (مجموعہ ''چون'') اقبال عظیمؔ، غلام حسین ضیاؔ، گلاب الدین طاہرؔ، سرور صحرائی تے بابو نور محمد کا ناں نمایاں ہیں جد کہ کہانیاں ماں چودھری قیصر الدین قیصرؔ، غلام رسول آزادؔ، امین قمرؔ، مختار الدین تبسمؔ، محمود رانا، ڈاکٹر نصیر الدین بارو کے علاوہ اقبال عظیمؔ تے نسیم پونچھی نے معیاری کہانیں لکھی ہیں۔

انشائیا لکھن ماں نسیم پونچھی، امین قمرؔ، سلیم، منشا خاکی تے رفیق سوز کا ناں لبھیں۔ تحقیقی مقالاں ماں سکندر حیات طارق، خوشدیو مینی، کرم الدین چوپڑہ تے اقبال عظیم توں علاوہ سروری کسانہ (مرحوم) کی مخلصانہ کوششاں توں انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

کتابی شکل ماں جت تک گوجری نثری ادب کو تعلق ہے تاں ۱۹۹۲ تک صرف دو کتاب سامنے آئی ہیں۔ گوجری ریڈیائی ڈراماں پر مشتمل اے۔ کے۔ سہراب کی کتاب ''چون'' ۱۹۸۷ء تے غلام رسول اصغر کو پہلو گوجری ناول ''آخری سہارو'' ۱۹۹۱ء۔ تعداد کا لحاظ ناں گوجری کہانیں، تحقیقی مقالا، تے انشائیا غالباً دوجی چیزاں توں زیادہ لکھن ہو یا وا ہیں گا۔ پر کتابی صورت ماں اِس طرح کی صنف دیکھن نا جاں تک گوجری اکھ تسائی سئی لگیں۔

ہاں اگر گل معیار کی جائے تاں مایوس ہون آلی کائے گل نہیں۔ رانا فضل کا ڈرامہ ''روشنی'' سمیت جموں کشمیر ماں لکھن ہون آلا تے سٹیج کیا جان آلا ڈراماں دیکھن تے سنن آلاں نے بچ پسند کیا ہیں تے اکثر نا ڈرامہ فیسٹیوں ماں انعام وی ملیا ہیں۔

گوجری افساناں ماں چودھری قیصر الدین، غلام رسول آزاد، اقبال عظیمؔ، محمود رانا، امین قمرؔ تے مرزا خان وقار کی کہانیں کسے وی زبان کا اچھا افسانہ نگار کی کہانیاں ناں اکھ بھڑا سکیں۔ بلکہ وے اِس قابل ہیں جے انھاں نا دوجی زباناں ماں ترجمو کر کے باقی دنیا توڑی پہچان کی لوڑ ہے۔ پر بے حسی مجبوری یا لاپرواہی کو یوہ عالم ہے کہ یہ سب حضرات چنگی مالی حالت ہون کے باوجود اپنی تحریراں نا کتابی شکل دین تیں جھکیں خورے کیوں؟

۱۰۔ گوجری زبان کی غیر سرکاری اشاعت

جدید گوجری ادب کو تعلق ریاست جموں و کشمیر ناںؔ ہے۔ جت بیہویں صدی کی ابتدائی ماں کجھ مشہور شاعراں نے فارسی، اردو تے پنجابی تیں ہٹ کے اپنٔی ماں بولی گوجری زبان ماں لکھنٔو شروع کیو۔ پر اُس دور ماں جو وی مواد تخلیق ہو یو۔ اُس کو اکثر حصو اشاعت کی کمی کی وجہ تیں ضائع ہو گیو تے جو کجھ اَج مھارے باندے ہے وہ وی یا تے زبانی سینہ با سینہ بتیاں کی صورت ماں پہچیو ہے تے یا کجھ اک قلمی نسخا دستیاب ہوا ہیں۔ جنھاں نا سام سمھالؔ کے رکھنؔ یا شائع کرن کی کسے نے ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس کی اک بڑی وجہ یا وہ وی ہے کہ پہلا دور کا تقریباً سارا شاعر یا عام طور پر کوئے وی شاعر مالی طور پر اتنو سوکھو نہیں ہوتو جے وہ خود اپنیاں تخلیقات نا دنیا تک پہچا سکے تے اس لحاظ ناںؔ ہمیشاں دنیا کو خاص کر سخن شناساں کو محتاج رہے۔ تے دنیا نے وی حسبِ دستور کدے اِن کولاں کی قدر کم از کم جیتاں جیتاں نہیں کی تے نتیجو یوہ جے اکثر شاعری نایاب یا کمیاب ہوتی گئی۔

ملک کی آزادی توں بعد اس مسئلہ پر غور کر کے کجھ لکھاڑیاں نے آپ اپنٔی مدد کرنؔ کی ٹھان لئی۔ تے اکٹھا ہو کے کجھ تنظیم بنا ئیں۔ جنھاں ناںؔ شاعراں نا اپنٔو کلام شائع کرانؔ ماں کجھ آسانی ہو سکے۔ اس قسم کی پہلی کوشش پاکستان وِچوں شروع ہوئیں جت ''ادارہ ادبیات'' ادبی بورڈ کا ناملؔ ناںؔ قائم ہونؔ آلاں اداراں نے گوجری ادب کی خدمت شروع کی جھڑی اَج تک وی جاری ہے۔ یوہ بہادرانہ قدم چانؔ آلاں ماں مولانا مہر الدین قمرؔ، مولانا ذبیحؔ مرحوم راجوروی، احمد دین عنبر سوز ہزاروی، مہجورؔ راجوروی، صابر آفاقیؔ تے رانا فضل حسین ہور موہریا تھا۔ اِن سب حضرات نے اپنٔی کتاب وی چھاپیں تے دوجاں کی خاطر خواہ مدد کی۔

پر اَج تری (۳۰) چالی (۴۰) سال گذرنؔ توں بعد وی گواہنڈی کو رتولاں منہ دیکھ کے جموں کشمیر ماں کسے نا اتنی غیرت نہ آئی جے چنڈ مار کے ہی منہ لال کر لیتا۔ اِس پاسے اَج

توڑی وِی کائے اس طرح کی تنظیم نہ بنٔی جہڑی گوجری شاعت کی ضرورت محسوس کرتی یا اس سلسلہ ماں کوئے قدم چاتی۔ گوجری سنگت تے انجمن ترقی گوجری ادب'' کا ناں نالؔ قائم ہونؔ آلی تنظیماں نے اس سلسلہ ماں کوئے اہم کم نہیں کیو۔

۱۹۷۸ء ماں کلچرل اکیڈیمی سرینگر ماں گوجری شعبو قائم ہونؔ توں بعد ہی ات کی گوجری نا اشاعت نصیب ہوئی اور جموں کشمیر ماں تخلیق ہونؔ آلا ادب کی کئی سالاں کی تِس بجھانؔ کو موقعو مل گیو تے اَج توڑی گوجری کی ساری اشاعت بالاواسطہ یا بالواسطہ کلچرل اکیڈیمی نالؔ تعلق رہیو، نجی طور پر شائع ہونؔ الی کتاباں ماں وی اکیڈیمی کی طرفوں امداد یا انعام کی صورت ماں مالی مدد ملتی رہی ہے۔ پر جموں وکشمیر ماں شائع ہونؔ آلی اکثر کتاب شاعراں نے نجی طور پر چھاپیں ہیں تے جموں وکشمیر کی گوجری واسطے یو ہی اَج توڑی اشاعت کو عام دستور ہے۔

گوجری غزل کو سفر

ڈاکٹر رفیق انجم

غزل یا شاعری جیسا نازک موضوع پر گل کرن یا سننݨ واسطے توجہ بہت ضروری ہے۔ تے اس نا پوری طرح سمجھݨ واسطے تم نا میر ناں پچھیڑے چلنو پوئے گو کیونکہ گوجری غزل توں پہلاں اردو تے فارسی غزل کو مطالعو وی میرے نزدیک ادھوری کوشش ہے۔ اس توں پہلاں ہم نا غزل تے اس توں وی پہلاں شاعری کو منڈھ لوڑنو پوئے گو۔

کائنات جس حالت ماں مھارے سامنے موجود ہے۔ یاہ سدا توں ایسی نہیں تھی۔ بلکہ ایک طویل ارتقاٗ توں بعد اس شکل ماں آئی۔ لیکن خالق کائنات کا تصوّر ماں اس کو نقشو وجود توں بہت عرصو پہلاں توں موجود تھو۔ اس طرح ہر تخلیق کا وجود ماں آݨ توں اس کا تصوّر کی ایک الگ بلکہ زیادہ ضروری تاریخ کو مطالعو ضروری ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بالکل سچ فرمایو ہے کہ:

ع اُٹھتا ہے قدم پیچھے بنتا ہے نشاں پہلے

دنیا کی باقی تخلیقات کی طرح غزل، شاعری یا ادب کو نشان وِی کاغذی اور قلمی شکل ماں آݨ توں پہلاں تصوراتی طور پر موجود رہیو ہے۔

جد ہم زبان تے ادب کو ذکر کراں تاں یاہ گل صاف ظاہر ہو جائے، جے اپݨا دِلی مدعا نا دوجاں پر ظاہر کرنو انسان کی اہم ترین ضرورت رہی ہے۔ تے اسے اظہار واسطے زبان وجود ماں آئی۔ لیکن انسان کی زبان توں ادا ہوݨ آلی ہر گل ادب نہیں تے فر گل نا چج ناں بیان کرنو تے لطیف جذبات کو اظہار ادب ہے اور شاعری۔

اپݨا جذبات نا، اپݨا مفہوم نا خوبصورتی ناں ادا کرنوے تے دوجاں تک پہچانو

شاعری ہے۔اس طرح شاعری کو آغاز تے انسانی تاریخ کو آغاز اک ہی نقطہ پر پہنچ جائے اس سلسلہ ماں اختر الایمان کو بیان میرے نزدیک بڑو وزن دار ہے کہ:

''دھرتی پر جس دِن پہلا پھول کھلا تھا، پہلی بارش ہوئی تھی، پہلا ظلم ہوا تھا، شاعری اسی لحہ شروع ہوگئی تھی اور جب تک حسن موجود ہے شاعری ہوتی رہے گی''۔

میرے نزدیک شاعری کو آغاز اُس توں وی تھوڑو پہلاں ہو یو۔جد پہلا انسان کی تخلیق ہوئی اور اُس نا جنّت جیسی جگہ ملی جت آسائش کی ہر واہ چیز وی موجود تھی۔جس کا انسان تصوّر وی نہیں کر سکتو تے آدم علیہ السلام نے سب کجھ ہونّ کے باوجود اپنڑے اندر ایک خلا محسوس کیو اور ایک ایسا وجود کی دعا کہ جس نالّ اس کی دلجوئی ہو سکے۔اُن کا ذہنّ ماں یوہ کمی کو احساس تے دل لبھانّ آلا اک وجود کو تصوّر ہی میرے نزدیک شاعری کو آغاز ہے۔تے اَج شاعری جتنی صنفاں ماں تقسیم ہوگئی ہے۔اُنھاں نا سامنے رکھ کے اگر اُس احساس کو اُن جذبات کو تصوّر کیو جائے، جہڑا ان کا ذہن ماں پیدا ہو یا تھا تاں وے یہ غزل کی موجودہ تعریف پر پورا اتریں کہ ''غزل کے لغوی معنی ہیں عورتوں سے باتیں کرنا'' اس لحاظ نالّ وی اگر حوّا کی بیٹی کے متعلق کائے گل کرنی یا سوچنی غزل ہے تاں حوّا کے متعلق آدم کو پہلو تصوّر یا اُن کے بارے دعا بلا شبہ پہلی غزل تھی۔

اِک نازک نقطو جہڑو سمجھنّ کی ضرورت ہے کہ اگر جذبات یا مفہوم خوبصورتی نالّ ادا کرنو شاعری ہے تاں یہ سب خصوصیات تے غزل ماں وی موجود ہیں۔فر شاعری وچوں غزل کی الگ اہمیت یا خاصیت کے رہ جائے اس واسطے ہم نا جدید اردو غزل کا ایک بڑا شاعر ڈاکٹر بشیر بدر کو لوّں رائے لینی پوئے گی۔وے یہ کہیں کہ عورت کے سامنڑے گل بات ماں انسان کو لہجو قدرتی طور پر سنور جائے اگر اپنا مفہوم نا سلیقہ نالّ بیان کرنو شاعری ہے تاں شاعری کو مزید سنور یو وو لہجو غزل ہے گویا غزل ادب یا شاعری کی سب توں اعلیٰ اور سلجھی وی قسم ہے۔

میرے نزدیک ''خدائی تخلیقات ماں عورت کو جڑ اعلیٰ مقام ہے۔انسانی ادب ماں

اس کے شایان شان لکھیو یا سلیقو غزل ہے'' یا مختصر کہنو ہوئے تاں ''نازک کا بارہ ماں نازک خیالی غزل ہے'' کیونکہ ہر تخلیق کا وجود ماں آن توں پہلاں اس کو تصوّر موجود تھو۔ یا تصوراتی طور پر شاعری اور خصوصاً غزل کی تاریخ پہلا اِنسان تک پہنچے اور ان کی زبان توں ادا ہون آلو پہلو کلام تخیلّ کا طور پر شاعری تھی۔ اور ادب تے شاعری کی تعریف اور تقسیم کے مطابق اک عورت کا وجود کو تصوّر ہی غزل تھو تے اس طرح پہلا انسان تے ہی شاعری کو آغاز کیو اور سب توں پہلاں وجود ماں آن آلی صنف غزل تھی اس توں انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ وقت کے ناں ناں ہر تخلیق کی طرح ادب کا میدان ماں وی ترقی ہوئی۔ نواں نواں تجربا ہو یا نویں نویں صنف وجود ماں آئیں تے الگ الگ صنفاں کی پہچان واسطے تعریف اصول تے ضابطا مرتب ہو یا۔ مگر بنیادی اصول ویہی رہیا۔ سب توں پہلی غزل ''عورت کو تصوّر'' سب توں پہلو قصیدو ''سبحان اللہ'' تے سب تو پہلو مرثیو ''آ تھروں'' کی صورت ماں وجود ماں آیو۔

غزل کا اصطلاحی پہلو پر گل کرن توں پہلاں اک ہور نازک خیالی کو ذکر ضروری سمجھوں، ہر اک نازک مزاج جانور ہے۔ ہرن کا بچہ نا ''غزالہ'' کہیو جائے۔ وہ جس ویلے شکاریاں کا گھیرا ماں آ کے مجبور ہو جائے تے اُس کا منہ توں جھڑی چیخ نکلے اُس نا غزل کہیں۔ اس کی تصدیق اک روسی شاعر کا بیان توں ہوئے کہ شاعری اک کمزور انسان کا اندرونی کرب کو اظہار ہے۔

غزل کی تعریف ادب کا ماہرین نے کئی طرح ناں کی ہے۔ پر میرا ذاتی مطالعہ کے مطابق مِنا جھڑی تعریف سب توں زیادہ موزوں لگے وہ ہے اللہ پاک کا اپنا کلام ماں۔ قُران پاک چودھواں سپارہ ماں سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۲ ماں جانوراں کا فائدا بیان کرتاں، انکا، بال، ریشہ یا تندُو کا معنیٰ ماں اشعار کو لفظ استعمال ہو یو ہے(ومن اصوافھا و اوبارھا و اشعارھا) جدکہ اسے سُورۃ کی آیت ۹۲ ماں کتیا وا سُوت کی اٹی واسطے غزل کو لفظ استعمال ہو یو ہے(ولاتکونوا کالتی نقضت غزلھا)۔ اتفاق کی گل ہے جے یہ دوئے مثال گوجرا ماحول کی ہیں

تے اس زندگی کو تجر بور کھن آلا کسے وی لِکھاڑی واسطے اُس پو ہریا کو اندازولانو مُشکل نہیں ہوسیں جس نال تندوتندونا تُم کت تے اٹیر کے اٹی بنیں۔غزل کی تخلیق ماں وی اسے تجرباتوں گذرنو پوئے تے لہٰذا غزل کی ساخت ناسمجھن واسطے اس توں بہتر کائے مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔

اس تاریخ توں بہت بعد ماں جد انسانی تہذیب تے ترقی کی تحریرکو سلسلو شروع ہویو تے تخلیق کی تقسیم اور حد بندی طے ہوئیں۔ غزل کا بنیادی لوازم تے عربی شاعری ماں لبھیں پر غزل کی موجودہ شکل لورواج فارسی ماں ہویو۔جس نا اردو نے مزید نکھار بخشیو۔اَج فارسی تے اردو توں علاوہ پنجابی، گوجری اور بے شمار دوجی زباناں ماں وی غزل لکھی جارہی ہیں۔مگر زباناں کا فرق ناں غزل کی تعریف یا شکل ماں کوئے فرق نہیں سامنےٗ آیو۔غزل کی مزید توضیح۔

شاعری اِک ایسو لاڈلو جیو روگ ہے جس کی پالن پر ہیز ہر اک تے نہیں ہوسکتی تے غزل جیسی نازک صنف واسطے مزید احتیاط کی ضرورت ہوئے سچ تے یوہ ہے کہ غزل وہی لکھ سکے جس نا محبوب کی ناز برداری کو ﭼﭻ آیو ہوئے۔

غزل کی شناخت واسطے اُس کی ساخت، مزاج تے اسلوب کو خیال رکھنٗو ہوئے۔

غزل کی ساخت تے اصول یہ ہیں کہ غزل ماں پنج یا اس توں زیادہ شعر ہویں۔ ہر شعر دو مصرعاں پر مشتمل ہوئے۔ پہلا دو مصرعا ہم ردیف اور ہم قافیہ ہویں۔اس نا مطلعو کہیو جائے۔کئی دفعہ دوسرو شعر بھی اِسے طرز کو ہوئے۔تاں اُس نا ’’حسنِ مطلعوٗ‘‘ کہیو جائے۔تمام شعراں کو ہم ردیف تے ہم قافیہ ہونٗو ضروری ہے۔معنی کا لحاظ ناں شعر اپنٗی جگہ مکمل ہوئے۔ اور ہر شعر کو مضمون الگ ہوئے کئی دفعہ دو یا اس توں زیادہ شعر اک ہی موضوع پر ہویں۔اس نا اس نا قطعو کہیو جائے۔ہاں جدید غزل ماں یاہ گنجائش وی موجود ہے۔کہ پوری غزل ایک ہی موضوع پر ہوئے جس نا ’’غزل مسلسل‘‘ کہیں۔

ادائیگی کا لحاظ ناں غزل لطیفہ کے نزدیک جالگے یعنی سنٗن آلا کی توجہ شامل ہونٗو ایک مصرعہ توں بعد تشنگی کو احساس یا پہلی جیسی کیفیت جس کو جواب عموماً دوسرا مصرعہ ماں موجود

ہوئے، یا اس طرح سمجھ لیو کہ سنن آلو غزل کہن آلا کی تجرباتی کیفیت محسوس کر تو رہ جائے، تے یوہی وہ مقام ہے جت سنن آلا کا منہ توں ''واہ'' کا لفظ نکلے۔

موضوع کا اعتبار ناں غزل کو دائرو وسیع ہو گیو ہے۔ اور شاید ہی کوئے ایسو موضوع ہوئے، شاعری کو جہڑو غزل ماں نہ آیو ہوئے لیکن غزل کی پہچان یا شناخت واسطے خیالی نازک بیانی بے شمار موضوع آجاں کے باوجود وی غزل کو سارو تانو بانو محبوب کا تصوّر کی جھیری بنیو جائے، بے شک غزل ماں اَج ہجر وفراق ملن وچھوڑا درد، خوبصورتی، غم جاناں، غم دوراں کے ناں ناں تصوّف جیا موضوع وی داخل ہو گیا ہیں۔ پر اس کی پہچان اَج وی تغزل اور نغمگی توں ہے، جہڑی اُس کی بنیادی خصوصیت تھیں۔

غزل کا بارہ ماں ہن تک جو کجھ کہیو گیو ہے۔ یوہ فارسی اور اردو غزل کی طرح پنجابی اور گوجری پر وِی ثابت ہوئے۔ اس کی ایک وجہ یا وِی ہے کہ شاعری اور خصوصاً غزل کو تعلق دِل ناں ہے اور دل کی کائے اِک زبان نہیں ہوتی۔ دل کو سرمایو جذبات ہوئیں۔ انھاں کا اظہار واسطے کائے وِی زبان استعمال کی جا سکے۔

گوجری ادب کی تاریخ چونکہ مرتب نہیں اس واسطے اس کا آغاز کو صحیح اندازو مشکل ہے۔ بہر حال موجود شہادتاں کے مطابق گوجری شاعری کو آغاز یارھویں صدی ماں ہو یو۔ لیکن یاہ زبان اَج کی گوجری زبان توں ذرا مختلف تھی۔ پھر وقت کے ناں ناں اس ماں نکھار آتو گیو۔ آج بھی ہندوستان ماں گوجری ناں ملتی جلتی ساری بولیں بولی جائیں۔ لیکن کوئے اِس نا گوجری کو ناں نہیں دیتو۔ پر ۱۱ ےاء صدی کا شاعراں نے اپنی اس ویلا کی زبان واسطے باضابطہ گوجری کو ناں استعمال کیو ہے۔

گوجری زبان نا اپنی اصلی حالت ماں محفوظ رکھن ناں سب توں زیادہ ہتھ اُن خانہ بدوش قبیلاں کو ہے۔ جنھاں نے تحریری سہولیات نہ ہون توں پہلاں وِی صدیاں تک اس زبان کو لبھو سینہ با سینہ اپنی اصلی حالت ماں موجود رکھیو۔

گوجری زبان نا موجودہ حالت ماں اور تحریری طور پر نکھار کے دنیا کے سامنڑ پیش کرن کو سہرو بلاشبہ جموں وکشمیر کلچرل اکیڈیمی کے سر ہے۔ جس نے ۱۹۷۸ء ماں گوجری شعبو قائم کر کے اس زبان کی پذیرائی کی۔ گوجری ادب کی تاریخ وی تے زیادہ طویل نہیں۔ پر خصوصاً گوجری غزل تے اس کل کی بچی ہے۔ جہڑی کم عمر ضرور ہے۔ پر لفظاں کی خوبصورتی، سوجھ، بناوٹ، شوخی تے خیالات کی امیری ماں دوجی بہناں توں ذرا وی گھٹ نہیں۔ بھانویں گوجری ماں غزل تے باقاعدہ طور پر ۱۹۶۵ء توں بعد ہی لکھی گئی ہیں۔ اس عرصہ ماں اچھی غزل وجود ماں آئی ہیں۔

کسے وِی زبان کا ادب پر زبان بولن آلاں کا سماجی تہذیبی پس منظر کو اثر وی لازمی طور ور ہوئے اور اس دھرتی کی تاثیر وی شامل ہوئے جس پر کائے تہذیب تے زبان جمی پلی تے جوان ہوئی ہوئے۔ گجر قوم کی تاریخ کی طرح گوجری زبان نے وِی کافی عرصہ تک تتی ہوا برداشت کی ہیں اور اتنی گھاٹی بادھی، لتھّی، چڑھی شاید ہی کسے ہور زبان نے دیکھی ہویں۔

اس ماں شک نہیں کہ غزل کی ابتدا فارسی شاعری ماں شروع ہوئی اور اس توں بعد اردو اور پنجابی شاعری نے اس صنف نا پوری طرح قبول کیو۔ اور اس حد تک کہ غزل اردو شاعری کی پہچان اور جدید شاعری کی سب توں مقبول ترین صنف اور شاعری کی ملکہ بن کے سامنڑ آئی۔ غزل اَج وِی کئی زباناں ماں لکھی جا رہی ہے۔ پر یا ہ گل صاف واضح ہے کہ اردو توں بغیر کسے وِی دوجی زبان کو گوجری پر براہِ راست کوئے احسان نہیں۔ فارسی کو اگر کوئی اثر ہو یو، وہ اردو کا رشتہ ناں ہوئے گو تے باقی زباناں ماں گوجری کے قریب ترین پنجابی ہے۔ پنجابی کو گوجری زبان ناں اور خصوصاً شاعری کا میدان ماں گہرو رشتو موجود ہے۔ جس کی وجہ اک جیسو سماجی تہذیبی تے ثقافتی پس منظر ہے اور اس گل کو اعتراف وِی کرنو پوئے گو کہ گوجری کی مشہور صنف سی حرفی پنجابی کی دین ہے اور گوجری ماں وی کامیاب سی حرفی انھاں ہی شاعراں نے لکھی ہیں۔ جہڑا پہلاں پنجابی ماں لکھتا رہیا تھا۔

لیکن اِت یوہ ذکر وی ہوں ضروری سمجھوں کہ پنجابی غزل کی تاریخ وی اتنی طویل نہیں کہ گوجری غزل پر کائے چھاپ چھوڑتی۔ گوجری ادب کی اپنی عمر وی بڑی گھٹ ہے اس کا کجھ نقصان وی ہیں۔ جہڑا گجر قوم صدیاں توں برداشت کرتی آ رہی ہے۔ پر اک خوش قسمتی وِی ہے۔ اس کے نالّ ہی جے کم عمر آلا کے اگے جوانی کا مرحلا ہویں تے چڑھتی جوانی کو لطف گوجری شاعری تے گوجری غزل ایک ایسا دور ماں اٹھا رہی ہے جس نا پوری طرح ترقی یافتہ دور کہیو جا سکے۔ کہن کو مقصد یوہ ہے کہ جت بچ ساری زبان ڈھلتی عمر کو فکر لے کے بیٹھی وِی ہیں بلکہ کجھ اک تے ڈبتاں ڈبتاں باندے ارہن واسطے کوشش کریں۔ ات گوجری نا اس طرح کو کوئے غم نہیں بلکہ گوجری شاعری اور گوجری غزل کی جوانی پوری قدردانی اور پذیرائی ہو رہی ہے۔

دو جو پہلو جہڑو کم عمر کی وجہ توں گوجری غزل واسطے خوش قسمتی کو باعث ہے کہ جد غزل فارسی ماں شروع ہوئی تاں اُس کو رنگ ڈھنگ کجھ ہور تھو، پر گذرتا وقت کے نالّ نالّ تہذیب بدلیں۔ رسم و رواج بدلیا۔ جدید سائنسی ایجادات ہوئیں۔ کائینات کا بارہ ماں نواں نواں رزا کھلیا۔ نواں تجربا ہویا۔ ہر میدان ماں اِن بدلتی قدراں تے نواں تجرباں کو اثر غزل پر وی ہویو۔ غزل جہڑی شروع ماں شراب، شباب، میخانہ، شمع، تپنگا تے گل و بلبل کے چوفیری پھرے تھی، وقت کے نالّ نالّ حقیقت پسندی تے غم دوراں کی تلخی بھی غزل ماں اس حد تک داخل ہوگئی کہ اَج اردو کو ایک شاعر کہہ:

پہلے غزلیں شراب پیتی تھیں
نیم کا رس پلا رہے ہیں ہم

حقیقت پسندی ماں شاید سائنسی ایجادات تے تجربات کو بڑو ہتھ ہے۔ اَج کی اردو غزل ماں دیئو لے کے وی لوڑیاں ماں نہ کدے سرو قد محبوت لبھّے نہ مؤ، کمر گل و بلبل تے پر پرواز کا قضیہ وی کوئے نہیں گنو تے شراب کو نشو وی ختم ہو کے ہن تلخی کو احساس ہون لگ پیو

ہے جد کہ یہ سب کیفیات پرانی غزل کی پہچان تھیں۔مختصر یاہ کہ جت اردوغزل صدیاں کی مدہوشی توں بعد پہنچی ہے گوجری غزل نے اکھ ہی اُسے پڑا پر کھولی ہیں۔اور پہلاں ہی حقیقت ناں نظر ملائی ہیں۔ جتنا تجر باتوں بعداردوغزل ماں نکھارآیو ہے۔اورجس غزل نا بڑا فخر ناں جدیدغزل کوناں دِتو جائے گوجری غزل نے اپنو سفر ہی اُتوں شروع کیو ہے۔گوجری ماں جدید تے قدیم کوسوال ہی نہیں گوجری ماں یاہ جدت نمایاں ہےاور اِس نا اُن تجرباں توں نہیں گذرنو پیتو نہ ہی گوجری غزل ماں وہ پرانا اشارہ ہیں جنھاں نا اَج کی شاعری ماں عیب کے برابر سمجھیو جائے یاہ اک ہور خوش قسمتی ہے کہ گوجری غزل کی غزل کی گل کرتاں فارسی تک کو حوالو اس واسطے ضروری ہو جائے کہ غزل بنیادی محرک عشق ہےاور عشق زباناں کی حد بندی قبول نہیں کرتو۔ اِس ماں شک نہیں کہ غزل کوموجودہ مجسمو فارسی تے تراش کے باندے آنیو۔لیکن اِس حقیقت توں وِی انکار کی گنجائش نہیں کہ غزل کی روح ہمیشاں توں موجودتھی اور موجودرہ گی۔ اِس طرح اگرعشق تے تغزل ازلی جذباہیں تاں غزل کی عمر وی واہ نہیں جہڑی فارسی توں اُراں گنی جائے لہٰذا گوجری غزل کوذکر کرتاں عین ممکن ہے کہ نا بچوں بچوں پچھاں جانو پے جائے۔

اِک ہورگل کواعتراف کرنو وی ہوں ضرووی سمجھوں کہ جت لطیف جذباں کا اظہار واسطے فارسی تے اردوغزل کوسہارولیو۔گوجری شاعری ماں یوہی کم شروع شروع ماں اک ہور صنف سی حرفی توں لیو جاتو رہیو ہے۔ بلکہ پنجابی کووی یوہی حال تے تےسی حرفی پنجابی توں ہی ڈھل کے گوجری ماں آئی ہے۔یعنی موضوع کا اعتبارناں سی حرفی غزل کے بڑی قریب ہےاور دوآن ماں اک جیاس مضمون شامل ہیں۔

ہاں ظاہری شکل تے علم وعروض کی تقسیم انھاں نا الگ الگ صنف بناویں۔ پھروِی ہوں سی حرفی نا غزل کی سوکن نہیں سمجھتو۔ بلکہ غزل جدتوں گوجری شاعری ماں داخل ہوئی۔اک بھر پوراور آزادصنف کا طور پراپنی سوہنی صورت تے پوری اہمیت کے ناں موجود ہے،اوراس ماں تخیلّ کی رنگارنگی تے معنوی وسعت کی کائے کمی محسوس نہیں ہوتی اور گوجری غزل ماں وہ

سب کجھ موجود ہے۔ جہڑو اردو غزل نے صدیاں کا تجرباں توں بعد حاصل کیو ہے۔

گوجری غزل کی تاریخ زیادہ پرانی تے نہیں۔ پھر وی اَج تک گوجری ماں جتنی وِی غزل لکھی گئی ہیں اور جن جن شاعراں نے اس ماں طبع آزمائی کی یا منہ ماریو اِن ساراں نا پڑھن توں بعد جہڑی گل سامنۓ آنویں۔ اُنھاں بچوں کجھ اک گل اپنی جا کی ہیں، شریکاں کے باندے کرن جوگی نہیں۔ غزل نہ عوام کا پڑھن سنن کی چیز ہے تے نہ ہی غزل لکھنو عام آدمی کا بس کو کم ہے۔ پر اِس کے باوجود تقریباً ہر ایک شاعر نے غزل لکھن کی کوشش کی ہے تے اِس کوشش ماں کجھ لوک ظاہری شکل کو خیال وی نہیں رکھ سکیا۔ تے اُنھاں نے جو کجھ لکھ کے اس پر غزل کو لیبل لایو ہے، گویا سوہنا جیا محبوب نا ہالیاں، مانجھیاں آلی لیر لوائی ہیں۔ بہر حال ہوں اپنی جا اس طرح کی تحریراں نا غزل نہیں تسلیم کوتو، بھانویں یہ شاعر ہر سال اک دیوان کڈھ چھوڑیں۔

غزل میرے نزدیک اک پیاری تے محبوب شے ہے اور جس طرح میں پہلاں وِی ذکر کیو کہ غزل کو مزاج وہی خوش قسمت سمجھ سکیں، جھاں نا محبوب کی ناز برداری کو چج اَتو ہوئے اس ماں شک نہیں کہ منزل کے اندر موضوع تے مضموناں کی وسعت ہوگئی ہے اور ہر قسم کا مضمون شامل ہوگیا ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کجھ مضمون ایسا ہیں، کجھ لفظ تے اشارا ایسا ہیں، جہڑا غزل نے کدے برداشت نہیں کیا اور وے یہ غزل کے اپر بھار محسوس ہویں۔ ذرا دیکھو۔

آ ؤ مھیس اپنی کھڑاں کشمیر رے	تم کیوں اِت دھپ سڑیں دلگیرے
آٹو دانو، خرچ تے گھاہ کی بھری	گھوڑا اُپر بسترا تے لیر رے

غزل ماں اس طرح کو ذکر غزل ناں ظلم نہیں تے ہور کے ہے گوجری غزل ماں ویسے تے گوجری کا ہر اک شاعر نے کوشش کی ہے، پر اس کو مزاج کجھ اک ہی سمجھ سکیا ہیں۔ منا ذاتی طور پر شعر ناں پیار ہے۔ بڑا یا چھوٹا شاعر کو تصوّر میرا ذہن ماں نہیں، ہوں اچھا شعر کی تعریف کروں گو، بھانویں شاعر نے وہ اک ہی شعر لکھیو ہوئے اور اکثر ایسو ہوئے کہ کوئے

اک شعر ہی کسے شاعر کی پہچان بن جائے اور شاعر نا شہرت بخشے ہوں دراصل یاہ گل کہنا چاہوں کہ گوجری غزل ماں کجھ ایسا شاعروی ہیں جنھاں نے اچھی غزل لکھی ہیں اور غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں بھانویں اُن کو کلام ہور کجھ سال کتابی صورت ماں نہ آوے پر شیرازہ ماں اِن غزلاں کی شمولیت اِن نواں شاعراں کی حوصلہ افزائی واسطے اہم ہے۔

ہن تک جن شاعراں نے کتاب چھاپی ہیں۔ ساراں نے غزل شامل کی ہیں۔ جناب نسیم پونچھی کی نین سُلکھنا، اسرائیل اثر کی ''دھکھتیں آس'' اقبال عظیم کی ''ریجھ کولیّں'' اسماعیل ذبیح کی انتظار اسرائیل مہجور کی نغمہ کوہسار، مخلص وجدانی کی ''ریرا'' عبدالغنی عارف کی ''چھمر چھاں'' صابر آفاقی کی ''پھل کھیلی'' قاسم بجران کی ''تاہنگ رنگیلی'' احمد دین عنبر کی غزلاں کا دو مجموعا ''رموز و اسرار گوجری شاہکار'' تے ''گوجری گیان'' عنبر کو دیوان'' سرور چوہان کی نین کٹورا، سرور صحرائی کی سجری سویل، ڈاکٹر انجم کی دِل دریا تے سوغات، نور محمد مجروح کی لہو کا اتھروں تے سجری یاد، منشاء خاکی کی لخت لخت تے نور محمد نُور کی بدلتو دور قابل ذکر ہیں۔ اگر ان ساراں کو تنقیدی جائزو لیو جائے تاں کجھ تلخ حقیقت سامنے آویں۔ جہڑا غزل کا مزاج نا سمجھ سکیا ہیں و یہ لکھن ماں آلسی ہیں تے جہڑا کھلاّ ڈُلاّ لکھیں وے سمجھن تیں قاصر ہیں۔

یاہ گل صرف صاحب کتاب شاعراں ماں نہیں بلکہ باقی شاعراں وچوں وی جہڑا جہڑا اچھی غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں۔ و یہ خدا جانے کیو لکھن تیں آلس کریں۔ تے نتیجو یوہ ہوئے کہ اُن لوکاں نا لکھن کی کھل لبھ جائے۔ جہڑا غزل نال انصاف نہیں کر سکتا۔ گوجری ادب واسطے اسرائیل اثر کی خدمات کو اعتراف نہ کرتو کفر ہے تے شائد گوجری ماں پہلی غزل کا خالق وی وےہی ہیں تے سب توں زیادہ غزل لکھن آلا وی جنہاں نے کُجھ چج ہی سوہنا مضمون غزل ماں سمیٹیا ہیں لیکن جس حد تک و یہ گوجری گیت کی رگ پکڑ سکیا ہیں، غزل کا میدان ماں امیداں پر پورا نہیں اُترتا۔ اِن کی کجھ غزل اس حد تک اردو اور ہندی زدہ ہیں کہ پڑھن آلاّ نا یوہ احساس ہوئے کہ گوجری زبان شاید غزل واسطے موزون نہیں۔ ذرا یہ شعر دیکھو۔

ناز بے پرواہ تے حسن منظر تک لے گیا　　فِرمنّا ارمان میرا اس کا در تک لے گیا

درد دِل کی کوٹھڑی تے بحر و بر تک لے گیا　　میں زمانہ تے چھپا رکھیو تھو وہ اپنو خلوص

دِتا میں ننگ و ناموس و جوانی تے امنگ

اس نشیلا کی محبت فِرمنّا اَزمائے تھی

ہور کجھ مصرعا دیکھو　ع　نہ کم آئے رِندی نہ اِت ہوشمندی

یا　ع　کجھ کہو بہاراں کی کلیو رنگ دے کے گئی صبا کنگا

کسے وی زبان ماں دوجی زبان کا لفظاں تو پرہیز پوری طرح نہیں ہوسکتی لیکن لفظ اتنا ہی استعمال ہونا چاہیئے جہڑا زبان کے بیچ جذب ہوجائیں۔ اس کے باوجود ہوں یاہ گل وِی تسلیم کروں کہہ اگر وِیہ توجہ دیتا تاں بہت اچھی غزل لکھ سکیں تھا۔ انھاں کی غزلاں کا کجھ اک شعر جہڑا امنّا بہت پسند آیا ہیں۔ تم وی سنو:

ے　خوشیاں نالے کے نہیں غم اپنّا دیتو
یان تن کی کہانی وہ دِل کو فسانو

ے　سرگی کی ساس لے جا آساں کی شام دے جا
اڈتا وا اورے پنچھی شاید توں مڑ نہیں آسیں

ے　نہ پھلتی آرزو میری تے ارماناں کو کے ہوتو
جے ہا سا معتبر ہوتا پریشا ناں کو کے ہوتو

ے　عقل مندی کدے اِن ساراں درداں کی دوا ہوتی
خدا جانے جے فِر انجام دیواناں کو کے ہوتو

حالانکہ رانا افضل تے مخلص وجدانی کی شاعری پڑھ کے یوہ وہم آپ دل توں نکل جائے ہ گوجری زبان غزل واسطے نا کافی ہے۔ اثر نے غزلاں کا لوازمات کو قابل تعریف حد تک خیال رکھیو ہے۔ لیکن غیر زبان کا لفظ ضرورت تیں زیادہ استعمال کیا ہیں۔ ان کا خیال کی نزاکت، غزل شناسی تے زبان کی روانی ماں عام آدمی اِس بھل جائے کہ نکا شکا عیب دستا ہی نہیں۔ پر گوجری اکھاں ماں یہ غیر لفظ کنڈا اں ہاروں اُڑکیں۔

نسیم پونچھی جن کو مزاج ساحر لدھیانوی کی طرح غزل تے گیت واسطے عین موزوں تھو اور جہڑی غزل لکھیں بڑی اچھی غزل لکھیں۔ جن ماں درد کی مٹھی مھٹی چوبھ وی ہے۔ تغزّل وِی تے اپنی طبیعت کی اُداسی وی صاف ظاہر دِسے پچھلاں کئیں سالاں توں خورے کیوں غزل نالوں رُس کے بیس رہیا ہیں۔ خدا کرے کہ گوجری کو یوہ ساحر فرمہار موڑے تے غزل کا عاشقاں نا پڑھنڑ واسطے اچھی غزل مہیا کرے۔

ے ہستی محفلِ نگر نگر کیں میرا شعر بسار گئیں
اتنی بار یاہ اجڑی بستی جتنی بار بہار گئیں

ے ڈلّاہ ہیں فرن فرن جیا اکھاں تیں اتھروں
آیا ہیں بس خیال جد تیرا کدے کدے

ے عینڑ اُداس بناتے ویلے وہ بھی رنّو ہوے گو
ساساں کی جھولی تیں جا کے کت بسا یو گیو ہاں

ے میرا زخم ڈنگاتے کھچل ہوا کی
کئی وار دکھیا یہ انگ آتاں آتاں

''چھمر چھاں'' ماں عبدالغنی عارف نے غزل وِی شامل رکھی ہیں پر غزل کی دنیا ماں اپنا پیر نہیں جما سکیا۔ عارف کی غزلاں کا کجھ اک شعر۔

ـ ہوں ڈھونڈوں لگو مدتاں تیں وہ یار پیار و نہیں دستو
ڈبیو ڈنگی ڈاباں ماں، ہنڑ کتے کنارو نہیں دستو

ـ زندگی کٹ گئی ہے کسے کی اڈیک ماں
کتنا اِک رہ گیا ہیں روز ہنڑ عذاب کا

ـ سیموں سیموں بدلڑ بر کے دھند کلّا وہ مارے
کاگ بولے تے اُٹھ اُٹھ دیکھو جوگی آلّا پھیرا ہیں

ـ جے ہوں یا جانْو تیں ادھ راہ ہی چھوڑ نو
قسمیں ہوں یاداں نا ہرگز نہ پالْنو

اختر الایمان کہیں ''اچھی شاعری وہ ہے جسے بار بار پڑھنے کو جی چاہے اور بہت اچھی شاعری وہ ہے جسے چھوڑنے کو جی نہ چاہئے''۔ اس لحاظ ناں وی دیکھیو جائے تاں گوجری شاعری کی اکثر کتاب اچھی شاعری ماں شامل نہیں ہو سکتیں۔ غزل لکھتاں ماں نازک خیالی تے لفظاں کا برتیا کو خیال رکھنو وِی سو کھو کم نہیں۔ اکثر ایسو ہوئے کہ خوبصورت لفظ استعمال کروتے مفہوم ادا نہیں ہوتو اور اگر خیال ادا کرن کی کوشش کروتاں لفظ قربان کرنا پوئیں۔ گوجری کا کچ سارا شاعر یوہ نازک نقطو نہیں سمجھ سکیا۔ تے انھاں نے اکثر ٹھیٹھ گوجری لفظ لکھ کے پڑھن آلّاں نامتاثر کرن کی کوشش کی ہے تے غزلاں ماں واہ نویں کیفیت پانواں تجربا نہیں لبھتا، جہڑا غزل کا شعر کی پہچان ہویں۔

احمد دین عنؔبر ہوراں کی ہنڑ توڑی دو کتاب چھپ چکی ہیں اور ان ماں زیادہ حصو غزلاں کو ہے، نچھ تنقید نہ سہی اگر حقیقت پسندی کی عینک لا کے وی دیکھیو جائے تاں سخت دِل تنگ ہوئے۔ اِن کتاباں ماں جتنو زیادہ ویہ گوجری ناں انصاف تے ٹھیٹھ زبان کا استعمال کو وعظ کریں اتنو ہی ظلم کیو ہے انھاں نے غزلاں ناں بعض جگہ غزل اردو غزل کو ترجمو سئی لگیں تے کدے کدے پنجابی کو ان کو گوجری شعر دیکھو۔

ے محبت کرن آلاں کم نہیں ہونا ☆ مگر محفل ماں تیری ہم نہیں ہونا گوجری

ے محبت کرنے والے کم نہ ہونگے ☆ تیری محفل ماں لیکن ہم نہ ہونگے اردو

اِن غزلاں ماں بے وزنی کی وی عام شکایت ہے۔غزل ماں ایسا اشاراتے موضوع ہیں جہڑا غزل ناں سراسر زیادتی سئی لگیں۔لوازمات کو خیال نہیں رکھیو اور غزلاں ماں ''ردیف'' ''قافیہ'' کی پابندی وی نہیں ہوسکی، ثبوت واسطے اور لکھن پڑھن آلاں کی علمی وسعت واسطے پیش ہیں، ان کی غزلاں کا کجھ شعر۔

ے زلف ریشم تیں ہیں کوئی ہوں مروں باس پھلاں تیں پیاری ہوں مروں
متھواس تیرے کوئے چارو کھا گیو متو چن تیں لاٹ مارے ہوں مروں

ے سنگ تیرے کوئے چارو کرنو پیئو
بھانویں کھا زہر بے شک جے مرنو پیئو

ے محبت کو آجا نتیجو ہوں دسوں
کروں کہڑو چارو روؤں یا ہسوں

ے سنگ اُس کے تھی آشنائی پرانی
تھو وہ بے وفا قدر میری نہ جانی

ے ڈھاکے چاروں تھو جد مال تیرو
اُس ویلے وی تھویو ہی حال میرو

ے وعدو کر کے بھلا چھوڑے تھوتوں
حق لو کاں کھا چھوڑے تھوتوں

لکھاڑی واسطے ضروری ہے کہ وہ شاعری کرے یا افسانا لکھے اپنی تحریراں ماں اپنا ماحول کی عکاسی کرے اور وہی چیز لکھے جہڑی حقیقت ناں میل کھاتی ہویں، عنبر صاحب اِت وی ایسی غلطی کریں کہ غزل کو شعر دیکھو

گیو چوٹی ورتھو امرناتھ کی　　　دسے پیراں ہیٹھ تھو جموں توی

پہلاں تے یوہ غزل کو شعر ہو ہی نہیں سکتو اور اگر من ہی لئیاں تے کت امرناتھ تے کت توی شاعر نا حقیقت توں فرار کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک ہور غزل ماں لکھیں۔

تھا منہ زور ڈاہڈا اصیل ہو گیا ہم　　　محبت ماں تیری ذلیل ہو گیا ہم

ردیف قافیہ کا لحاظ ناں تم اس نا غزل کہہ لیو، لیکن محبت اک عظیم جذبو ہے، جہڑو کسے نا ذلیل نہیں کرتو، عظمت بخشے اس طرح کا خیال کو اظہار غزل ماں بیجا سئی لگے گوجری کا لکھاڑیاں نا ہوں یاہ رائے دیوں کہ مزید وضاحت واسطے دیہ عنبر صاحب کی یہ دو کتاب ضرور پڑھیں۔ ا۔ رموز واسرار گوجری شاہکار، ۲۔ گوجری گیان ''عنبر کو دیوان''

زبانی دعوی میں بڑا سئیا پر، مطالعہ توں بعد اس حقیقت کو پوری طرح قائل ہو گیو ہاں کہ جس قدر ٹھیٹھ زبان پاکستان مقبوضہ کشمیر کی شاعری ماں استعمال ہوئی ہے اُس کی جواب لکیر کے ارارلے پاسوں کوئے وی شاعر یا ادیب نہیں دے سکیو۔

رانا فضل حسین ہوراں نے پوری شاعری کی طرح غزل ماں وِی قابل قدر مقام پیدا کیو ہے انھاں نے اپنی غزلاں ماں لفظاں تے اشاراں کو استعمال تے مضمون کی نازک خیالی کے ناں ناں غزل کا فنی لوازمات کو پورو خیال رکھو ہے، ذرا دیکھو اِن غزلاں کا کجھ اک شعر۔

ے　جنڈڑی کو نذرا نودے کے لاج وفا کی رکھتور ہوں
کل جگ بھانویں چھوڑ دیوں پر اپنو سوہنو یار نہ چھوڑوں

ے　پتھر پھینک سماں کا جاتک زخمی کر چھوڑیں گا
ڈالیاں اپر ڈوڈا رکھے جس بہڑے کائے بیری

ے　سام سمیٹ بھیلٹ رکھی تھی ایویں اک بے گانی شے
میرو ہی دِل تھو ہور کسے گو چیز پرائی ہار گیو

ے پھٹی کوڑی مل نہ میرو، کچ نا کونڑ بھیا جے گو
ڈا ہڈا ای مہنگا سودا پر ہوں جندڑی لائی ہار گیو

ے رُکھ رُکھ ڈالی ڈالی دُکھ دُکھ مچ مچ سوگ بہاراں کا
اس کو بوٹا چھانگ کے چھوڑی چھاں کائے ٹھنڈی ٹھارنہ ایسوں

شاید تم نے وی سنیو ہے کہ چنگو شعروہ ہے جس پر ''واہ'' نکلے تے مُچ چنگو شعروہ جس پر دِل تیں آہ نکلے۔۔ گوجری شاعری کی خوش قسمتی ہے کہ اس ماں رانا فضل حسین تے اقبال عظیم کی صورت ماں ایسا شاعر ہیں جن کا شعراں پر منہ تیں آپ مہاراں آہ نکل جائے۔

مخلص وجدانی خالص غزل کو شاعر سئی لگے شاید اس واسطے کہ ان کی ذاتی زندگی ایسی رہی ہے کہ غزل کو پورو سامان مہیار ہیو۔ ان کی شاعری ماں ہجر فراق بھی ہے تغزّل بھی پر کوئے بھی شعر ایسو نہیں لبھسیں جس ماں درد کی کیفیت نہ ہوئے اُن کا کجھ شعر دیکھو۔

ے شہراں ماں کوئے جا کے ڈھونڈے تنا کھڑی جا
اپڑو کوئے پتو نیموں اپڑی کائے نشانی دے

ے مناں مندھر و ہیرے کے مخلص
اُچو ہور اسمان ہوؤ

ے یوسف کھوہ ماں سٹیو پر بھگیاڑاں نہیں دِتو کھانڑ
اتنی جے ہمدردی ہوتی مخلص اَج بھراواں کی

ے بکاؤ نانڑ اگر ہو تو تے کد مخلص کے ہتھ آتو
خدا یا شکر تر و عشق بکتو نہیں ہزاراں ماں

ے اُٹھ کے ملوں تھواتے کہیں تھا اپڑا کم نا کرے سلام
اُٹھنڑ کی نہیں سا ہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ

اُن کی کجھ اک غزل پڑھتاں میرؔ کی ہسیر لہہ جائیں۔ خود جی نا خود پسندی کی حد تک لے گیا ہیں۔ پر وہ یہ غزل کا مزاج شناس ہیں تے گوجری غزل کی تختی پر اپنو ناں موٹو کر کے لکھایو ھے۔ امید کراں کہ غزل کو یوہ عاشق اس منزل کا نواں مسافراں کی رہنمائی جاری رکھے گو۔

اقبال عظیم نا اُس کی شاعری نا خصوصاً غزل نا میں بڑا غور ناں، بڑی، باریکی نال جانن کی کوشش کی پہلاں اس گل کو اعتراف کروں کہ جہڑا شاعر غزل نا صحیح معنٰا ماں سمجھ سکیا ہیں۔ ان ماں اقبال عظیم پہلا نمبر پر ھیں اور غالباً اس شخص کو ناں گوجری غزل کی شروعات کرن آلاں ماں ہے جھان نے گوجری غزل نا اردو کا کنھاڑا تیں لاہ کے انگلی پکڑ کے بلیں بلیں اپنی ٹنگیں ٹرنو سکھایو ھے تے فر اس کم عمر بچی کے نال نال ٹرتا رہیا۔ ہن تو ڑی کہ جس ویلے اس نا جوانٹری کہیو جا سکے۔ گوجری غزل جس ماں جوانی آلا ہن سب ناز نخرہ آتا جائیں لگا وا۔ اک سچی گل یاہ ہے کہ ہوں ان کی شاعری نا پوری طرح سمجھ نہیں سکیو۔ پر اس توں وی بڑی سچائی یاہ ہے کہ جس حد تک ہوں سمجھ سکیو ہاں۔ اُن کا کجھ شعر سدھا ہی دِل ماں اتر جاں آلا ہیں۔ اور ایسا شعر سن کے دل اُن کی عظمت کو قائل ہو جائے۔ انھاں نے بھر پور غزل لکھی ہیں جن ماں ہجر فراق تے درد توں علاوہ شکوہ کو پہلو وی خوبصورتی ناں برتیو ہے۔ بلکہ کدے کدے تے خالق کائینات ناں وی اِس لہجہ ناں گل کر جائیں کہ علامہ اقبال وی دنداں ہیٹھ انگلی رکھنی پے جائے۔

؎ میرا دل کی دنیا نا اوجھوتی لاوَن آلیا ربّا
تیری دنیا ہوئے گی اکدن ڈھا کا ڈھیری میرے باندے

مگر یوہ سب کجھ ہوں کے باوجود ان کی غزل محبوبیت توں خالی نہیں بلکہ ان کی نظماں ماں وی تغزل دیکھیو جا سکے۔ عظیم صاحب کا کجھ عظیم شعر۔

اَتھروں پیتو، مر مر جیتو اوکھت رنگ برنگیں
پر میریں اکھ بھاریہ بھارا لکھاں وار سہار گئیں

ہوں گھر آیا شرد کو لیّو چھوڑ نہ سکیو ورنہ
مار کے جھاتی میرے بوہے کتنی وار بہار گئیں

تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پئیو
ہوں اپنٹی نے بسی ناغماں نا بسار کے

دل کی لگی بجھا کے نہیں جینٹو سواد کو
اُتھروں میں جیتا کدے ہاساں نا ہار کے

سینہ کو داغ درد کی لذت کسے کی یاد
ہوں کے رکھوں تے کے دیوں غم کا بھیالؔ نا

ے اداس رستاں کا کنڈا پلو پکڑ کے اکثر سوال پچھیں
توں اکلّو کیوں ہے ساتھی کت ہے بے حال دیکھیں تے حال پچھیں

ے یہ دنیا آلّا سوداگری تیں کدے نہ رجیا کدے نہیں رجسیں
رکھیں زلیخا کا دل کا مالک نا کھوٹیں سکیں چکا چکا کے

ے قربان کے دیتو سب تیریاں خوشیاں تیں
امید گھمادتیں ارمان گھما چھڑیا

ڈاکٹر صابر آفاقی عالمی ادب پر خوب نظر رکھیں تے قلم پر وی اُن کی مضبوط گرفت ہے ان کی ہر تحریر بڑی پر اعتماد ہوئے۔ ان کی کتاب ''پھل کھیلی'' ماں زیادہ غزل ہی ہیں اور میعاری غزل ہیں۔ پر اُن کا گوجری غزل کا میر ہونڑ کو دعوٰی کس حد تک صحیح ہے۔ اس کو بہتر فیصلو وقت ہی کر سکے۔

ے ہم جس نا بھولو سمجھاں ☆ اُوہ آخر ہم نا چار گیو

ے بنڈیں گا لوک مٹھائیں کے بدلے
میری متھی زبان پر ہوں نہیں ہوسوں

اگلیں ویلّیں میر ہوے تھو جس نے گھلی جان غزل ماں
اَج کل آفاقی کا سر پر چلے کاروبار کو

گوجری نوجوان لکھاڑی قاسم بجران نے اک کتاب ''تاہنگ رنگیلی'' چھاپن تیں بعد طویل خاموشی اختیار کر لی ہے خبرے کیوں، انھاں نے وی کافی غزل لکھّی ہیں زیادہ تر روایتی غزل ہیں۔ لکھتا رہتا تے چنگی غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں تھا۔

دنیا کو جیٹو تے مرنووی کے ہے
ہزاروں کی بستی ہزاراں تیں اوہلے

سرور صحرائی رانا فضل ہوراں کا صاحب زادہ ہیں تے کدے کوئے یاہ گل نہ وی جانتو ہوئے تاں اُن کی شاعری ہی پہچان لئے اُن کی شاعری ماں وی رانا فضل ہوراں کی شاعری کو چھاملّو دسے، ان کا مجموعہ ''سحری سویل'' ماں وِی غزلاں کو حصو اچھو خاصو ہے تے ویہ وی سوہنی غزل۔

جے ہن اَکھ پرت نہ دیکھیں فر کانہہ نا دِل جان بنّیں تھا

ان توں علاوہ اشتیاق احمد شوق کو ناں غزل کا حوالہ ناں لیتو ہوں ضروری سمجھوں اس خوبصورت شخص نے بڑی خوبصورتی ناں غزل لکھّی ہیں پر اجکل پتو نہیں کیوں غزل ناں وں رس کے بیس گیو ہے۔

ٹٹ پوئے اَسمان ہی بھانویں ایسو وِی ہوں سوچوں تھو
اَج اِس پیار کا ٹٹا بت پر جن کی لووی بھاری ہے

نذیر احمد نذیرؔ تے نذیر احمد فداؔ اگر غزل کا میدان ماں رہتا تاں گوجری غزل کو رنگ روپ چوکھو کر سکیں تھا۔ پر اُن کی طبیعت سی حرفی آنے پاسے زیادہ چلتی رہی۔ غزلاں کا کجھ شعر تم وِی دیکھو۔

ے بولیں تے کئی طعنا جھلیا، جھلیا سیک جدائیاں گا
دُکھاں ماں کئی رات گذاریں، گنیا تارا کدے کدے — نذیر

ے تناں باوفا نہیں کہہ سیں، منّا کسے نے کہنو کے
دیکھ نذیر ہوں پالوں بیٹھی تیرا قول قراراں نا
ویہ دردخزاں کا کے جانیں، ہیں مالک مست بہاراں کا
پھلاں کی جھولی پلّیا ہیں، کدچو بھا لگا خاراں کا — نذیر

ے کیوں اگ گھسیریں دبی وی تم دل میرا ماں صدیاں توں
مدے ہتھ سڑھ بلّ جائیں لوئے جے لگا تت انگاراں کا — فدا

اُنھاں تیں علاوہ طرب احمد صدیقی، کے۔ ڈی۔ مینی، ابرار احمد ظفر، منشا خاکی، ماسٹر عبدالغنی، غلام سرور چوہان، سرور حسین طارق، انور حسین انور، ڈاکٹر رفیق انجم، رفیق سوز تے عبدالرشید فدائی غزل کا دوجا قافلہ ماں شامل ہیں۔ یہ حضرات سوہنی غزل لکھن کی صلاحیت رکھیں پر خبرے کیوں اپنی اس صلاحیت ناکھل کے باندے نہیں آنن دینا، ذرا دیکھو ان کی شاعری کا کجھ اک نموناں۔

ے سدھر سفنا آس پیاس کے نالّ طرب
ہن نے دِل کو شہر بسایو میں میں — طرب احمد صدیقی

ے باہج تیرے تیں کِسرا کِسرا بیتی ہے
بستی بستی میر و حال سناوے گی — خوشدیومینی

ے میری یاہ نیک نیتی ہے جسے تیری آس پر جیئوں
وگر نہ ہوں وِی دنیا ماں ہزاراں آسرا رکھوں — عبدالغنی غنی

ـ تیرو ظلمی دوس نہ کوئے دنیا تنّا سچو جانئے
تیرا عیب قصووری سارا میرے کھاتے پینا ہیں — ابرار احمد ظفر

ـ اوڑک مرنو قسمت ماں ہے
موت کے بہانے یارنا ڈیکوں — منشاء خاکی

ـ بڑی شونق ماں ہے بڑی ادیک ماں ہے
میرو ساہ کِسے کا اشاراں نا تر سے — رشید فدائی

ـ خیالاں کی بستی ماں آ بلیّں بلیّں
میر جان منّا ستا بلیّں بلیّں — غلام سرور صحرائی

ـ طارق تیری خاطر ہم نے تن من ساڑھ مکایو
ساری دنیا بھیت یوہ جانئے کس تیں راز چھپاؤں — سرور حسین طارق

ـ پہلاں اپڑو متی بناویں پھر دین داغ جدائی کا
خورے کس تقصیر کو بدلو مھارے نالؔ مکاویں لوک — انور حسین انور

ـ میرو کم ہے دعا کرنی دِلوں لیکے زبان توڑی
نکل کے میرا ہوٹھاں تیں دعا جانے خدا جانے — ڈاکٹر رفیق انجم

اس قافلہ وِچوں جن شاعراں نے ہُن تک اپنی کتاب چھاپی ہیں ان ماں شامل ہیں ڈاکٹر رفیق انجم، غلام سرور چوہان، ابرار احمد ظفر، منشاء خاکی تے نور محمد مجروح۔ ان کتاباں پر تبصرو مضمون نانُج چھیکولاوے گو۔ مختصر طور پر ان لکھاڑیاں کی غزل عام پڑھن لکھن آلاں نے بُج پسند کی ہیں تے غزل پر انکی پکڑ مضبوط سئی لگے۔ پڑھن آلاں نا اس کتاب کا پڑھن توں بعد اپنی رائے قائم کرن تے شاعراں کی نویں سر درجہ بندی کو وی پورو حق ہے۔

گوجری غزل لکھن آلاں کا تیجا قافلہ ماں نوجوان لکھاڑی شامل ہیں۔ خوش بختی کی

گل یاہ ہے جسے ویہ اس دور ماں گوجری لکھن لگا ہیں۔ جد گوجری زبان کی ترقی راہ پہلاں ہی پدھری کی وئی تھی۔لہٰذا اُنھاں نا اپنا جوہر دسن کو بہتر موقعا حاصل ہیں۔اِن لکھاڑیاں کا شعراں ماں گوجری کا روشن مستقبل کو جھلکار وصاف دسے۔ اِن شاعراں ماں شامل ہیں۔ جاوید راہی، خاقان سجاد، جان محمد حکیم، ریاض صابر، ارشاد قمر،لطیف فیاض، یونس ربانی، عارف عرفان، طارق فہیم،ایاز احمد سیفؔ، ذاکر نواز تے ہور وی چ سارا۔ ذرا کجھ اک نمونا دیکھو۔

ـ ہو تو میرو عشق وی اچو   جے سولی پر چڑھیو ہوتو   جاوید راہیؔ

ـ نہ کوئے پنوں نہ کائے ڈاچی   سسی بیس سوار نا پرکھے   ارشاد قمر

ـ میرے اگے ہر کوئے چڑھیو   کوئے جہ چڑھیوا کھاں اگے   فیاض

ـ اس دل دکھیا ماں ہر ویلے   نت سکھیا تھارا پیار بسیں   یونس ربانیؔ

ـ کسک دِل کی ڈنگی کنارو نہیں لبھتو
محبت کا درداں ناکنگا لے جاؤں

اِن شعراں ماں تنقید کرن آلاں ناپتو نہیں کے کے دِستو ہوئے گو، منّا تے اس گوجری کلام ماں گوجری غزل کو روشن مستقبل دِسے۔ امید کراں جے یہ شاعر غزل کا مزاج کو خیال رکھیں گا تے غزل نالوں رس کے نہیں بیس جاسیں۔

محمد اسرائیل آثرؔ

پیدائش:1916ء لمبیڑی راجوری

اسرائیل آثرؔ اس دور مانھ گوجری ادب کی سب توں گھونبھری شخصیت ہیں۔ وے لمبیڑی راجوری کا رہن آلا ہیں تے ہر سال بر ہیاڈھوکیں بہکیں آن کو معمول بچپن توں لیکے اج توڑی جاری ہے۔ شروع مانھ دسمی تک تعلیم حاصل کی تے عرصہ توڑی محکمہ تعلیم ماں اُستاد کی ذمہ داری نبھان تیں بعد اجکل ذاتی تے ادبی مصروفیات ماں لگا واہیں۔

شاعری کی شروعات بابا جی صاحب کا دربار ماں لگن آلی مجلساں تیں ہو یو، جت اُنھاں ناسائیں قادر بخش تے خدا بخش زارؔ جیہا شاعراں کی صحبت نصیب ہوئی۔ پہلاں اُردو تے پنجابی ماں وی لِکھتا رہیا پر جد قلم کی مُہار گوجری آلے پاسے موڑی تاں ادب کا میدان مانھ پچھاں مُڑ کے نہیں دیکھیو۔ گوجری تخلیق کاراں ماں وے یہ خاص کر لکیر کے ارار لے پاسے کا سب توں بزرگ تے معتبر لکھاڑی ہیں بلکہ یُوں کہنو چاہئے جے اسرائیل اثر کا ناں توں بغیر گوجری شاعری یا کِسے وی مشاعرہ کو تصور نہیں کیو جاسکتو، جِس طرح اسرائیل اثر تے گوجری شاعری اک ہی کیفیت کا دوناں ہوئیں۔

اسرائیل آثرؔ نے گوجری شاعری کی ہر صِنف ماں لِکھن کی کامیاب کوشش کی ہیں تے غالباً جدید گوجری غزل، گیت تے دوہا کی شروعات انھاں نے ہی کی ہے۔ انکا پورا کلام کو تجزیو کیو جائے یا اُن کی کائے وی تحریر کِسے وی زبان کا بڑا توں بڑا شاعر کے مقابلے رکھی جائے تاں اُڑتی نہ ہوئی تے برابر ضرور ہوئے گی۔ غزل تے سی حرفی تیں علاوہ اُنکا معیاری، رسیلا تے درد یلا گیتاں کی مثال کسے دُوجا گوجری شاعر تیں نہیں سرتی۔

اسرائیل آثر کی شاعری کی پہلی کتاب ''دھکھتیں آس'' انھاں نے ۱۹۸۰ کے قریب شائع کی تھی جس پر انھاں نا ریاستی کلچرل اکیڈمی نے بہترین کتاب کو ایوارڈ دِتو تھو۔ تے دو سال پہلاں کلچرل اکیڈمی نے انھاں کی ساری شاعری'' کلامِ آثر'' کا ناں نال شائع کی ہے۔ گوجری مانھ مثالی خدمات واسطے انھاں نا مرکزی ساہتیہ اکیڈمی نے Life time Achievement اعزاز دِتو ہے تے وبہ بجا طور پر اس کا مستحق ہیں۔ کلام:

غزل ا :

بیتی عمر توں دل میرا ماں درد کا دیا بالؔ گئی
جت تک غم کی لو لگے تھی، تاہنگ اک میرے نال گئی

پت جھڑ کی بے رحمی اُپر اُڈتا پنچھی روئیں تھا
پتر پھُل نہ چھوڑیو کوئے جت یاہ ظالم بال گئی

دل کا جانی ٹرگیا ہانی، جا ملاپ کی خالی ہیں
خبرے ٹھنڈیاں مرگاں تیں کیوں اجھاں نہیں میری بھال گئی

دل کی دھڑکن پر اج شاید نظر کسے کا پہرا ہیں
حسن کی شوخی طلب میری نا ہستاں ہستاں ٹال گئی

چیر سمندر دھرتی بندو چن مریخ اُلاہنگ گیو
آثر دماغاں کی یاہ قیمت دل نا کر کنگال گئی

غزل ۲:

کجھ راز چھپا کے رکھیا تھا وبہ اکھاں نے سمجھا چھڑیا
کجھ درد تھا دل کیاں گنٹھاں ماں وبہ گیت بنا کے گا چھڑیا

ویہ لگیاں تیں نامحرم تھا تے مناں جھلیو کہیں وہیں تھا
میں سیک محبت اپنی کا ان لوکاں مانھ برتا چھڑیا

دُکھ اپنا بھور پپیہا نا تیں ہولیں ہولیں دسنا تھا
اوہ پنچھی یوہ کے ظلم کیو راہ جاتاوی تڑفا چھڑیا

تاثیر دعا کی ہوگئی کسے چنگے بیلے منگی تھی
میں اس کا آون تیں پہلاں ارمان اپنا بدلا چھڑیا

وہ بچیو ہر شکاری تیں ہر وار پراں کا زوراں پر
اُت اثرؔ نے ہستاں ہستاں اج بھرپُور نشانا لا چھڑیا

غزل۳:

تڑف کے کریا نیناں بچوں موتی تھا جے تارا دو
عشق کو سیک انوکھو یارو اکو سوز اشارا دو

زندگی اک بجھارت اس نا برتیں سارا بُجھے کون
اتوں لیکھے اس جا توڑی پیہنگ ہے اک اُلارا دو
دردمیرا نا سُن کے ات کی پڑی بھی رُٹھی میرے نال
میری اک فریاد تھی لوکو، بجتا رہیا نقارا دو

ٹبر تیر سمہال ات ساروُ ات کی جھٹ بھی بھر بھر بدھ
لکھیا لیکھ نا پچھے کہڑو، ایکن سر پر آرا دو

پیار کو گاہک تے تناں شاید ڈھونڈن نال بھی تھا سیں نہیں
اثرؔ نا پچھیئے لے گیو کہڑو، دل تے جگر ادھارا دو

غزل۴:

گراچھاں کی رت ہے سہانی سہانی — ہوں ڈھونڈوں وہ یہ سنگت پرانی پرانی
توں پچھیئے نویں بن کیاں ڈالیاں نا، — تھیں اس جا کسے کی نشانی نشانی
پئی ہوتی رہیں جھڑی ہونی ہیں باندے — واہ اک رمز من کی چھپانی چھپانی
میری زندگی ماں بڑا پھیر آیا — یہ کس موڑ کی ہیں گھرانی گھرانی
آٹر عرش اعظم کا کنگراں مانھ دیکھی — پیاراں کی بکھری کہانی کہانی

غزل۵:

تیرا غم ماں آکے میں دنیا بساری — میرا ماہی کد تک کروں انتظاری
میرا نقد اتھروں تھا لعلاں کا مُل کا — تیری اک ملاقات اج تک ادھاری
ہوں دیکھوں تھو دل کیاں ویرانیاں نا — تیرا پیار کا غم نے فر کُوک ماری
ادلتی بدلتی وی دنیا کا مالک — میرا دکھ کا بدلن کی دس کد ہے باری
چلو راہیو اگلی منزل نا دیکھاں — نبھی جس قدر نبھ سکی تے گذاری۔

ق

آیا بھور پھُلاں نا چمن گھگی اڈ اڈ شاد گئیں
پُچھ پپیہا میت میرا نا، میریں کت فریاد گئیں
پتر جھڑ کے فر نہیں جُڑتا پت جھڑ کو دستور سہی
سجن چل گیا توں دس کا گا، کیوں نہیں اُن کی یاد گئیں

ق

مار تے خبرے کون گیو تھو دھپ سٹایو اپنا نے
غیراں نے تے پھٹ گھلیا تھا،لُون لوایو اپنا نے
نہ یعقوب تیں قیمت پُچھی نہ زلیخا کملی تیں
کھوٹیں سِکیں بیچ کے یوسف مُل گھٹایو اپنا نے

؎ کس نے دِل کی دولت سامی کس نے سامی دُنیا کی
کون مسافر جِتیو راہیا بول خسارا کس کا تھا

؎ اُن گلیاں ماں آثر دیوانو یاہ گل کہتو جائے تھو
سانوریا رے تیرا سِر پر تیرا عہد پیمان کی پے

؎ پیرو تے مان کھسیو تیرا وی پر سڑیں گا
جاتی وی تاہنگ کہہ تھی رُت کا لباس نا

؎ ساون کی دھُند اسُو کو چن کے کے موسم بیت گیا
آثر کا دل کیں دل مانھ رہیں قسمت نال نہیں چلیو زور

؎ غم کی بولیں مِٹھیں مِٹھیں اِس کا شعر سلونا
بے درداں کیں گل وی لکھیں سخن کلام الونا

؎ ویہ پتھر وی دھوییٔ تے بیلا وی چُمییٔے
تنا تھائیں سجناں کی جِت جِت نشانیں

؎ خوشیاں نا لیکے نہیں غم اپنو دیتو
یاہ تن کی کہانی وہ من کو فسانو

سروری کسانہ

پیدائش: موالی سانبہ جموں 25 مارچ 1927ء

وفات: جموں 12 مارچ 1987ء

سروریؔ صاحب کو ناں لیتاں ہی اک بیباک صحافی، اک مخلص سیاسی تے سماجی کارکُن، تے اک معتبر شاعر تے ادیب کو حُلیو اکھاں اگے آ جائے۔ انھاں کو پُورو ناں چودھری فتح علی تھو تے اُن کی پیدائش سانبہ جموں کا گراں موالی ماں چوہدری شکر دین ہوراں کے گھر ۱۹۲۷ ماں ہوئی۔ اُس دور کی سیاسی تے سماجی اوکھتاں کی وجہ تیں صرف ہائی سکول تک کی تعلیم حاصل کر سکیا۔ کُجھ عرصو اوقاف مانھ ملازمت وی کی۔ پر قوم کا درد نے وے یہ زیادہ عرصو سیاسی تے سماجی خدمت مانھ مصروف رکھیا۔

سروری کسانہ ہور گُجر اں کی تاریخ تے گوجری کی تاریخ پر گہری نظر رکھیں تھا۔ گُجراں کی بہبود واسطے پُورا خلوص نال کوشش کرن آلاں ماں چوہدری غلام حسین لسانوی، قمر راجوروی تے سروری کسانہ کو ناں ہمیشہ امر رہ گو۔ سروری صاحب نے پوری زندگی قوم تے زبان کی بے لوث خدمت کی۔ سماجی خدمات کا سلسلہ مانھ وے یہ گوجر جاٹ کانفرنس کا رُکن رہیا تے ۱۹۵۱ ءمانھ گوجر اصلاحی کمیٹی جموں کی بُنیاد رکھی۔ جموں کشمیر کا گُوجراں ماں صحافت کی بنیاد رکھن آلا وی سروری کسانہ تھا جنھاں نے قوم تے زبان کا مسائل اپنی تحریراں ماں باندے آنیا۔ اک مُدت توڑی ماہیا مہور گڑھیا کا قلمی ناں نال مضمون لکھتا رہیا۔ فر دسمبر ۱۹۵۵ء ماں اپنی اخبار 'نوائے قوم' شروع کی تے پہلو گوجری رسالو ''گوجر دیس'' ۱۹۶۴ء ماں شروع کیو۔ وے یہ اپنی تحریراں کے ذریعے ہمیشاں گوجر نوجوان کے ہتھیں سوٹی کی جگہ قلم تھمان کی کوشش کرتا رہیا

ہیں۔ جموں کا گُجراں واسطے سروری کسانہ کی خدمات بے مثال ہیں۔ گُوجرنگر کوناں تے جموں ماں گُوجراں کی موجودگی سروری صاحب کی کوششاں کو نتیجو ہے۔ انھاں نے قوم نا متو کُجھ دِتو پر قوم انھاں نا کُجھ وی خاطر خواہ نہ دے سکی۔

سروری صاحب نے گوجری زبان کی ترقی واسطے انتھک کوشش کیں۔ انھاں کا زبان تے تاریخ پر کئی مضمون اج وی گوجری ادیباں کی رہنمائی کریں۔ گوجری زبان نا سب تیں پہلاں نوائے قوم تے گوجر دیس کے ذریعے اشاعت کو سہرو سروری صاحب نے اپنے ہتھیں لوایو تھو۔ اگست ۱۹۷۸ء مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھُلن نال سروری صاحب وی گوجری ایڈیٹر کی حیثیت نال اس شعبہ مانھ شامل ہویا تے کئی سال یاہ ذمے داری وی نبھائی پر زندگی کا آخری سالاں مانھ صحت خراب رہن داروں و یہ اکیڈمی تیں الگ ہو گیا تھا۔

سروری صاحب کا ادیب تے شاعر ہون کو ثبوت رانا فضل حسین ہوراں نال اُنھاں کی دس پندراں سال کی سنگت ہے جہڑی ۱۹۶۵ء ماں بچھڑ جان تیں بعد وی چِٹھیاں پتراں کی صورت قائم رہی۔ سروریؔ صاحب نے گھٹ شاعری کی ہے پر معیاری شاعری کی تے ان کا کلام مانھ جموں کی گوجری کو خاص لہجو گوجری کا خزانہ مانھ مُچ مُچ بادھو کرے۔ اُنکا گیت، غزل، نعت تے منظوم چِٹھیں گوجری ادب کو قیمتی سرمایو ہیں۔ صحافت ماں ماہیا مہور گڑھیا کا قلمی ناں کی طرح شاعری مانھ کافی عرصو کڑکؔ گُوجرنگریو تخلص رکھ کے لکھتا رہیا ہیں۔

بے مثال خلوص رکھن آلا اس اُس گُوجر صحافی، ادیب تے شاعر کو انتقال گوجرنگر جموں مانھ مارچ ۱۹۸۷ء مانھ ہویو تے ویہ اج وی توی کے کنڈے دفن ہیں۔ واہی توی جہڑی سروری کسانہ کی پچھان ہے، جس طرح پیر پنجال رانا فضل کی پچھان ہے۔ قوم بھاویں سروریؔ صاحب مرحوم نا بھُلا چھوڑے پر توی انھاں نا صدئیں یاد رکھے گی۔

کلام کا نمونا:

غزل ا

رات کلکھنی بال رکھوں میں　　من کو دِیئو جال رکھوں میں
رُت نا رنگن دین کی خاطر　　رت کو چھل اُچھال رکھوں میں
کُوڑ اگے میں جھک نہیں سکتو　　سچ کو پلے مال رکھوں میں
سُکھ اپرادھ کو نہ منجھ بھاوے　　دُکھ نا واقف حال رکھوں میں
رت کے اکھریں لکھن کو پیشو　　کانو قلم کو نال رکھوں میں
چن کو دیس جاگیر بنا کے　　فضلؔ کو دیس پنجال رکھوں میں
فتح علی کد مِلے پریمی　　اُس کی یاد سمہال رکھوں میں

غزل ۲:

لمڑا راہ ادھ مانے قدمیں　　ڑنو پے نمانے قدمیں
انھیاں اوپریاں گلیاں بچ　　جھلیو پھرے اُباہنے قدمیں
سب سنسار تلاشن ٹریئے　　زخمی چال اباہنے قدمیں
میری گور سرہانے آیئے　　بان کی ٹور پچھانے قدمیں
کڑکؔ وفا کے اوکھے پینڈے　　لوڑ نشان پرانے قدمیں

غزل ۳:

دل کی جھگی انجھ آیو　　میں سوچوں جے کنجھ آیو
دُکھ پرایا جے سہنا تھا　　میں دنیا پر تنج آیو
مریاں نوں تیں مار مکایو　　رحم نہ اڑیا تجھ آیو
میں مریو تے قبر سرہانے　　سجھن کڈھتو سنجھ آیو
ڈھنگی ڈاھڈی یاد کی تندی　　کڑکؔ کلیجو پنج آیو۔

رانا فضل حسین راجوروی

پیدائش:3 اگست 1931ء پروڑی گُجراں راجوری

رانا فضل حسین راجوروی کی پیدائش راجوری کا گراں پروڑی گُجراں مانھ مقدم فیض محمد پنچ ہوراں کے گھر ۳ا اگست ۱۹۳۱ء ماں ہوئی۔ میٹرک تک کی تعلیم راجوری ہائی سکول تیں مکمل کر کے اپنا ہی علاقہ مانھ تجارت کو پیشو شروع کیو پر قدرت نا شاید کجھ ہور ہی منظور تھو۔ ۱۹۴۷ کی ملکی تقسیم کے نال ہی خاندان وی تقسیم ہوا تے رانا ہور وی کئی رشتے داراں سمیت پاکستان چلے گیا پر جلدی ہی وطن کی محبت واپس چھک لیائی۔ گُوجر قوم کی سیاسی تے سماجی بدحالی کو احساس کرتاں نویں سرا اپنی تجارت تے سماجی سیاسی سرگرمی شروع کی تھیں جے ۱۹۶۵ء کو حادثو ہوؤ تے رانا ہور وطنوں بے وطن ہو گیا۔ خاندان کا کئی آدمی شہید ہو گیا۔ ان گو سارو گُجھ بے دردی نال کھسے گیو۔ پر گوجری زبان کو دامن ان کے ہتھوں نہ چھٹیو۔ سگوں اپناں کا وچھوڑا تے بے وطنی کا غم نے اُن کی تحریراں ماں سوز تے درد بھر چھوڑیو۔ جہڑو باقی لکھاڑیاں نالوں انھاں ناممتاز کرے۔

پاکستان جاتاں ہی انھاں نا ذبیح، قمر، مجور، تے صابر آفاقی جیہا گوجری لکھاڑیاں کی سنگت نصیب ہوئی تے وے یہ گوجری ادب واسطے کی جان آلی شعوری کوششاں مانھ شامل ہو گیا۔ دِن بدِن انکا جوہر کھُلتا ہی گیا۔ پاکستان مانھ گوجری ادب کی نشر واشاعت مانھ رانا فضل ہوراں کو اہم رول ہے۔ وے یہ ۱۹۶۷ تیں ۱۹۹۱ء تک بدستور ریڈیو تراڑ کھل کے ذریعے گوجری کی خدمت ماں مصروف رہیا تے ہن یوہ سلسلو نجی طور پر جاری ہے۔

رانا فضل حسین بلا شبہ بیہویں صدی کا سب توں زیادہ کامیاب گوجری تخلیق کار

ہیں۔جھاں نے گوجری ادب کی ہر صنف مانھ خوبصورت اضافا کیا ہیں۔

گوجری مانھ ڈراما، آزاد نظم، غنائیا تے غزل کی جاگ اپنے ہتھیں لائی ہے۔رانا ہوراں نے گوجری ادب مانھ نواں نواں سِلکا کڈھیا ہیں۔جھاں نال نواں مسافراں نا خاص طور پر سوکھل ہوئے گی۔رانا ہوراں کو کمال یوہ ہے جے انھاں نے اپنی دھرتی پر پیر رکھ کے تاراں نا ہتھ لان کی کوشش کی ہے۔تے قلم پر انھاں کی بڑی مضبوط گرفت ہے۔

گوجری ادب کی کائے وی صنف ہوئے گیت غزل، نظم یا نثر، رانا فضل نے ذاتی تے سماجی، دل کا تے دنیا کا درداں مانھ انجھویا تے ٹھیٹھ گوجری لفظ خوبصورتی نال پرویا ہیں۔اُن کی منظوم تحریر تے دُنیا کے باندے ہیں پر نثر خاص کر اُن کی چٹھیں پڑھتاں نوں لگے جس طرح انسان چُوری کھاتو ہوئے۔ہجر وچھوڑا تے دیس کی گلیاں کا غم نے ہی رانا کی شاعری ماں سوز بھریو ہے۔تے مُڑ مُڑ کے پیر پنجال کا ہاڑاں نے رانا فضل نا وی گوجری ادب مانھ واہی بلندی تے عظمت بخشی ہے جھڑی کشمیر مانھ پیر پنجال نا حاصل ہے۔

رانا فضل ہوراں نے بے شمار گوجری ڈراما لکھیا ہیں تے اُنکا مشہور ڈرامہ-روشنی-نا قومی ایوارڈ وی ملیو ہے۔اُن کی شاعری کی کتاب باپھل باپھل پانی اک بار ادارہ ادبیات تے دوجی بار جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی نے شائع کی ہے۔یاہ گوجری زبان کی بہترین کتاباں ماں شمار ہوئے۔اُن کی منظوم چٹھیاں آلی کتاب ''سانجھا دُکھڑا'' کا ناں نال پچھلے ہی سال ریاستی کلچرل اکیڈمی نے شائع کی ہے۔تے اُنکا گیتاں کی کتاب ''ماہل'' شنگراں کا گیت کے تحت شائع ہوئی ہے۔کُجھ جانکاراں کی کھوج تیں بعد اُنکی تخلیقات کی ترتیب کُجھ اس طرح سامنے آئی ہے:

۱۔نعت ۱۹۶۸ ۲۔رت کا نشان ۱۹۶۹ (نثر کی پہلی کتاب)

۳۔باپھل باپھل پانی (شاعری) ۴۔لہو پھوار (شاعری)

۵۔سانجھا دُکھڑا (منظوم خط) ۶۔ماہل (گیت) ۷۔ہتھ گگن پاتال کی (کہانیں)

۸۔ پریم پتر (نثری خط)　　۹۔ گوجری لوک ادب　۱۰۔ بچھڑی کونج اڈار (شاعری)
۱۱۔ مثنوی پیر پنچال　　۱۲۔ گوجری ڈرامے۔

افسوس کی گل ہے جے وقتی حالات کی مجبوریاں تیں انھاں کی تازہ تخلیقات ہم نا میسر نہیں ہوسکیں۔ اللہ جی نے اِن حشر بروبر پاڑاں نا کدے مِلن کی ٹا کی لائی تاں انھاں بارے ہوروی متو گُجھ لکھیو جاسکے گو۔　اُنکا کلام کا گُجھ نمونا:

غزل:

پیر پنچال راجوری کا پھُل چُن چُن پویو ہار غزل کو
خابیں آوے گو نِت سوہنو گاٹے گھلوں ہار غزل کو

نال ادا رسیلی گاؤں، چھیڑوں گو سُرتال رسیلی
مِٹھڑا مِٹھڑا بال سُناؤں، جے لبھے کوئے یار غزل کو

آتھرواں نے چُغلی کھاہدی، عشق تے مُشک چھپان نہ ہویا
ہومڑ ہومڑ کے سدھرایو، چارے کونٹ ہُبکار غزل کو

مہر محبت پیار کے اکھریں اک سوغات بنائی میں
ہوں جانو تھو ہاڑا ہتہ دکا یار کرے بڈیار غزل کو

عرش کا باسی کہتا سُنیا شعر فضلؔ کا سُن سُن کے
سُندر سوہنا رُوپ کو سائیں، ہو گیو تابعدار غزل کو

غزل ۲:

اوہ خبرے کس حال بسے رے اس بن ہوں رنجور اتیراں
یاد کیچے برچھی مارے دل میرے ناسور اتیراں

توڑ دتو رے بے پرواہ نے پاج نہ لگے جوڑ نہ پوئے
جس شیشا مانھ دیکھ سکوں تھو،ہو گیو چکنا چور اتیراں

درد نے ترکھی کھنبر چوبھی دردی اکھ پرت نہ دیکھے
دل کا زخم دکھاوے چھلے لُون برور برور اتیراں

آپ ہنڈاوے جرگا جرگا منا رکھے پرے پریڑے
ہے کس کاری سانجھ سنجھیالی ہوں ترسوں اکلور اتیراں

بے پرواہ نا بھلی بسری میری بیتی درد کہانی
دل تیرا تیں ہو گیو اڑیا فضل نمانو دور اتیراں

غزل۳:

پھلاں کی رت فر مڑ آئی مڑیو اپنوں یار نہ ایسوں
خوشبو چٹی چوسی دکھ نے پھلاں مانھ ہبکار نہ ایسوں

رکھ رکھ ڈالی ڈالی دکھ دکھ مچ مچ سوگ بہاراں نا
آس کا بوٹا چھانگ کے چھوڑی چھاں کائے ٹھنڈی ٹھار نہ ایسوں

بے پروائیاں کی دنیا مانھ کون کسے کو کرے خیال
پے گیو کال وفا کو سارے ان کے نگر پیار نہ ایسوں

ہجراں کا سنگھیٹ نہ لانا سوہنیا میری ہے درخاس
مہارے پاسے آپے آیئے زندگی کو اعتبار نہ ایسوں

عشق ہوراں کے مہابے جیئے فضل ہمیش اڈیکاں مانھ
یاد کا بھانبڑ سڑتا بلتا لگیں تنڑا تار نہ ایسوں

غزل۴:

پیر پنجال کی ٹھنڈی مٹھڑی چانن رات بسار نہ چھوڑوں
روح نت حاضر ناظر اُتے ہوں سوہنو سنسار نہ چھوڑوں

سندر سوہنا روپ رتاں گا حسن کا پھُل گواچ گیا
پت جھڑ سموں کلکھنو فر وی آس اڈیک بہار نہ چھوڑوں

جندڑی کو نذرانو دے کے لاج وفا کی رکھتو رہوں
کل جگ بھاویں چھوڑ دیوں پر اپنو سوہنو یار نہ چھوڑوں

یاد اچیچی آوے مترا مرتاں مرتاں جین سکھاوے
توں وی رکھیئے میرو چیتو ہوں زندگانی ہار نہ چھوڑوں

گل مانھ باہ غماں کو پھندو ریت پریت نبھانی پئی
نگری نگری پھروں تپوشوں لوڑوں فضل پیار نہ چھوڑوں

غزل۵:

نوروز کی سیمی جھڑیاں جئی دو نیناں کی بدلار وی ہے
فر گیت سنایا بلبل نے پھل اتھروں کری بہار وی ہے

جے درد کا منتر پھُو کے گو دلگیر نا جھانبا دے دے کے
تاں تیری پیڑ پچھانوں گو توں بن میرے لاچار وی ہے

کیوں چِتیا میرا آتا نہیں کے ہو گئی شوخی سجنا رے
کیوں پیار کا لارا لارا ماں توں آپے یار بسار وی ہے

تھی کھری کھری بڈیار کی گل یا ہاں کہتو یا نہ کہتو
دل توڑ کدے دلدار بنے اقرار وی ہے انکار وی ہے

نا مید نہ ہوئیے عشقا رے ہن فضل کی باری آوے گی
بے مہر سجن بٹ مہرا کے دل بسیو میرو پیار وی ہے۔

غزل

غزل سلونی چھیڑ رکھی میں پیڑ پرائی سہیڑ رکھی میں
سانجھو درد خمیر کے پیڑے مٹی آپ اکھیڑ رکھی میں
صبر کا تندو توڑ تروپا دل کی سیڑ ادھیڑ رکھی میں
پھُرنے مٹھڑا لاڈ پھُلیں گا دور ہوتاں پچ نیڑ رکھی میں
آس فضل پگرے گی اوڑک اوکھت آپ چمیڑ رکھی میں

گوجرا شعر:

ق بے پرواہی کا دھواں ماں
ساڑے نیلا لکھاں ہاروں
ہوں ترسوں کدے ہال نہ پچھے
دل مانھ رہ کے بکھاں ہاروں

ے لاج رکھی میں عشق ہوراں کی پال رواج وفا کا
ہوں یہ رسم نہیں ٹُٹن دیسوں بھاویں میت نہ جانیں

ے گوریا چٹیا چاندی چنا، ڈاہڈیا باٹیا پتھرا
رُٹھیاں چانیاں کے بٹے پیں منا کے تھایو

ے کُٹھو ہجر کو خبرے کانہ نا موت سرہانے زِندو ہاں
اوہ سجنا اس موت کے ہتھوں مُچ ڈاہڈو شرمندو ہاں

ڈاکٹر صابرآفاقی

پیدائش: 1933ء گوہاڑی مظفرآباد

جدید گوجری ادب کا عظیم ہمدرد، محقق، نقاد، ادیب تے شاعر چودھری احمد دین پھامڑہ نا ادبی دُنیا ڈاکٹر صابرآفاقی کا ناں نال جانے۔ پہلاں صابرؔ تخلص کیو تے فِر سوچ کے نال نال ناں ماںھ وی آفاقی شامل ہو گیو۔ وہ یہ ۱۹۳۳ء ماںھ مظفرآباد کا گوہاڑی گراں ماںھ پیدا ہویا۔ اُنکا والد مولانا علی محمد پھامڑہ بڑا علمی آدمی تھا تے انھاں نے یاہ وراثت اپنی اولاد کے حوالے کرن کو پُورو حق ادا کیو۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد انھاں نے صابرؔ آفاقی ہوراُچی تعلیم واسطے پنجاب ٹور چھوڑیا تھا پر اس خواب نا پورا ہوتاں دیکھن تیں پہلاں ہی اکھ میچ لیں۔۔ گوجرا ماحول کا ساراں دُکھاں درداں کی پنڈ وکلی لیکے وہ یہ ہمیشاں دنیا کے نال قدم ملا کے چلتا رہیا ہیں۔ بُنیادی عربی فارسی تعلیم توں بعد انھاں نے ۱۹۵۲ ماںھ محکمہ تعلیم ماں عربی کا اُستاد کے طور ملازمت شروع کی۔ صابر آفاقی ہوراں نے علم کی وصیت کی پوری لاج رکھی تے تمام مشکلات کے باوجود تعلیم کو سلسلو ٹُٹن نہیں دِتو۔ انھاں نے ۱۹۵۶ ماںھ ایف اے، ۱۹۶۰ ماںھ بی اے، ۱۹۶۲ ماںھ ماںھ تے فر ۱۹۶۵ توڑی اُردو تے فارسی ماںھ ایم اے کرلئی تھی۔ ۱۹۶۷ ماںھ وہ یہ مظفرآباد ماںھ کالج کا لیکچرار مقرر ہویا تے اگلے ہی سال فارسی ماںھ پی ایچ ڈی واسطے ایران چلا گیا۔ جہڑی انھاں نے راج ترنگنی کا فارسی ترجمہ کا موضوع پر ۱۹۷۲ ماںھ مکمل کی۔ واپسی پر مدت توڑی کالج پر وفیسر کے طور ذمہ داری نبھائی تے اس عرصہ ماںھ انھاں نا ملازمت کا وہ یہ سارا عذاب بھوگنا پیا جہڑا اک سنجیدہ، مخلص تے خوددار انسان کو مقدر ہوئیں تے نوں انھاں نے

آخرنوکری اپنا گل تیں پاٹی لیر ہاروں لاہ سٹی تے آپ تن من نال گوجری ادب کا ہو کے رہ گیا۔

خالص گوجرا ماحول کی وجہ تیں گوجری زبان نال شروع تیں ہی پیارتھو۔ گوجری شاعری کی شروعات ۱۹۵۴ مانھ کی تے یوہ سلسلو بلیں بلیں جاری رہیو۔ ۱۹۶۵ مانھ گوجری کا دیگر لکھاڑیاں کی ہجرت نال اُنکے اندر کو گوجری فنکار ہور تکڑو ہو گیو۔ انھاں ذبیح، مہجور، قمر تے رانا فضل ہوراں جیہا سنگیاں نال رل کے گوجری کی نشرواشاعت واسطے پرخلوص کوشش کیں، ریڈیو توں گوجری پروگرام شروع کروایا تے اشاعت واسطے ادارہ ادبیات تے گوجری ادبی بورڈ قایم کیا۔ اس دور مانھ گوجری لکھن کی شعوری کوشش کرن آلاں مانھ صابر آفاقی پہلی صف مانھ تھا تے ان کو یوہ جذبو تے خلوص ایران مانھ جا کے وی ٹھنڈو نہیں ہو یو تے وے اُت وی گوجری شاعری کرتا رہیا۔

صابر آفاقی ہوراں کی گوجری شاعری مانھ، سی حرفی، غزل، رباعی تے نظم توں علاوہ مسدس حالی کو گوجری ترجمہ وی شامل ہے۔ صابر آفاقی پوری دُنیا خاص کر اسلامی دنیا نا اک وجود تصور کریں تے اُن کی زبان تے انکا دُکھاں درداں نا سانجھا سمجھیں۔ اُن کی یا ہی آفاقی سوچ ان کی تحریراں مانھ وی جھلک دسے۔ وے شاعری مانھ مقصدیت کا قائل سئی لگیں تے اکثر علمی سماجی تے اصلاحی مضمون ان کی شاعری مانھ نمایاں ہیں۔

گوجری مانھ ان کو ۱۹۷۶ تک کو سارو کلام ''پھُل کھیلی'' کی صورت مانھ گوجری ادبی بورڈ مضفر اباد نے چھاپ کے دُنیا کے باندے رکھیو تھو۔ یاہ کتاب گوجری کا ادبی حلقاں مانھ کافی مشہور ہے تے ۲۰۰۲ مانھ اُن کی اک ہور کتاب '' کیسر کیاری'' کا ناں نال شائع ہوئی ہے۔ انھاں نے' گوجری گرائمر' تے گوجری لکھاڑیاں بارے وی اک کتاب' گوجری ادب' پنجابی زبان مانھ لکھی تھی جہڑی لکیر کے اراڑے پاسے دستیاب نہیں ہو سکی۔

ڈاکٹر صابر آفاقی گنتی کا اُن گوجری لکھاڑیاں مانھ سرفہرست ہیں جھاں نے اللہ تعالیٰ نے تقابلی لسانیات کا علم تیں علاوہ تخلیق، تحقیق، تنقید تے ترجمہ کی صلاحیت تے مہارت وی بخشی۔

گوجری زبان تے ادب تیں علاوہ فارسی تے اُردو کے نال نال عالمی تاریخ پر وی صابر آفاقی گہری نظر رکھیں تاریخ کشمیر تے راج ترنگنی کا ترجمہ سمیت دوسری زباناں مانھ وی اُن کی کئی تخلیقات موجود ہیں جن کی وجہ تیں صابر آفاقی دوجی ہمعصر زباناں کا ادبی حلقاں وی اک معتبر ناں ہے۔

ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں کی تصنیفات:

۱۔ نجم دُری اُردو (بہائی فرقہ بارے) ۱۹۶۳ ۲۔ اتھروں تے ہاڑ ۱۹۶۶

۳۔ شہر تمنا ۱۹۸۰ ۴۔ گلہائے کشمیر ۱۹۷۴ ۵۔ راج ترنگنی (ترجمہ) ۱۹۷۴

۶۔ حسین بن منصور حلاج (فرانسیسی کتاب کو گوجری ترجمہ) ۱۹۷۵

۷۔ پھُل کھِلی (گوجری) ۱۹۷۶ ۸۔ سانجھو کھلاڑو ۱۹۸۵

۹۔ پیغام انقلاب (گوجری) ۱۹۹۷ ۱۰۔ کیسر کیاری (گوجری) ۲۰۰۲

۱۱۔ گوجری ادیب تے شاعر (پنجابی) ۱۲۔ گوجری قواعد ۱۳۔ شہرِ تمنا (اُردو)

۱۴۔ بھُلیں بسریں یاد ۱۵۔ مسدس حالی (گوجری ترجمہ)

۱۶۔ تاریخ کشمیر (اُردو) ۱۷۔ اقبال اور کشمیر (اُردو)

غزل۱:

اُٹھیں گا ہن جواں پر ہوں نہیں ہوسوں
مڑے گو کارواں پر ہوں نہیں ہوسوں
ترس کھائے گو اوڑک اک دھیاڑے
یوہ ظالم آسماں پر ہوں نہیں ہوسوں
بدل جائے گو ہے امید پکی
گوہاڑی کو گراں پر ہوں نہیں ہوسوں
بنڈیں گا لوک مٹھیائیں کے بدلے
میری مٹھی زباں پر ہوں نہیں ہوسوں
کوئے ہووے تھو صابرؔ لوک کہیں گا
میرو جیئے گو ناں پر ہوں نہیں ہوسوں

غزل۲:

سینو زخمی روز ازل تیں مُنڈوں ہی دِل یار غزل کو
پیار کو پھل دے سکتو نہیں تاں تیر ہی کوئے مار غزل کو

لفظ کی سُچی ڈور مانھ پویا معنا کا ان ڈِٹھو لعل
جے توں پھیرو گھلے اِیاں، گھلوں تِنا ہار غزل کو

فن کی جڑ مانھ ٹیپو ٹیپو خون چوانو پوئے گو
آپے جھڑو ڈُبیو اُس نے بیڑو دِتو تار غزل کو

موسم مٹی وچوں کڈے، رتا نیلا پیلا پھُل
گرمی کی رُت آئی تے فِر گرم ہُؤو بازار غزل کو

اگلیں ویلیں میؔر ہوئے تھو، جس نے گھلی جان غزل ماں
اجکل چلے آفاقیؔ کا سِر پر کاروبار غزل کو

غزل۳:

ہوں غماں کی پنڈ لے کے آیو توڑوں کے کروں
اے دلا دس عشق نا چھوڑوں نہ چھوڑوں کے کروں

لہو کی لذت ہے میرا شعراں ماں نہیں شِیر کی
مغز کی دن رات ہوں اوڑھی نچوڑوں کے کروں

عشق کے مہابے میرو دل شیر ہے بے خوف ہے
سینہہ کی ہوں اے سنگیو نلہڑی مروڑوں کے کروں

ہوں کھلو ں تاں قافلو نکھڑے چلوں تاں تم ہٹو
تم ہی دسو سنگیو بیسوں کہ دوڑوں کے کروں

گم گیو قوماں کا بن ماں لال صابؔر قوم کو
بوٹا بوٹا کے تلے پھر پھر کے لوڑوں کے کروں ۔

غزل۴:

اک جذبو لے کے جلیاں مانھ　　فر جوگی آیو گلیاں مانھ
ہتھ مل مل گھسیا نوں میرا　　اک لیک نہ رہی تلیاں مانھ
تک تک کے دیدا ساڑ نہ توں　　نہیں بارش ہوتی ملیاں مانھ
کے ڈھو سیانف آلی نے　　جا شامل ہوئی جھلیاں مانھ
کے جینو موا ماضی نے　　کے ہمت ہڈیاں گلیاں مانھ

غزل۵:

لنگھیاویہ دن مہارا یارا　　ہن کت ویہ لشکارا یارا
بن بھی بسیو شہر بھی ڈھو　　دوئے جگ کوکارا یارا
چا نہیں سٹو سٹ نہیں سکتو　　بھار پیا سر بھارا یارا
تیرے باجھ کرے گو کہڑو　　میرا غم کا چارا یارا
کنیں دیسیں بسیو جاکے　　آفاقی سردارا یارا

ق

تیریں چھیڑیں کس نے میلیں نونہی ٹھگاوے مِنا
تیرا آتاں آتاں مٹی ہو جاؤں گو سڑ کے
رو رو ہسوں، ہس ہس روؤں پاگل ہوؤ ایسو
جس رہیا بدل چیت کی رُت مانھ برہتورہ اڑاڑ کے

ق:

جد صورت دس کے یار گیو　　بھُل ہوں سارو سنسار گیو
ہم جس نا بھولو سمجھاں تھا　　اوہ آخر ہم نا چار گیو

گوجرا شعر

یوہ بھیت ہے میری خوشیاں کو   مُج کھاتو نہیں غم کرتو نہیں

میرا نواں خیال نہیں قید ہوسیں   اُچی کروتم ہور دیوار کانہہ نا

نکل آوے گو کوئے انگار صابرؔ   ذری سُسر نا ہور پھلور سنگی

لگیں سُولی تے کالجو کھان ہوئے   گھولی چھیڑ نہ ہورتوں یار کی گل

کیسا کیسا ان اکھاں نے منا دتا دھوکھا   دوروں کھوڑی نظر آوے تھی پرنکلی ترکنی

دِین نا دے کے دُنیا لینی چنگو نہیں یوہ سودو
سِدگاں آلی مہیس کے بدلے لوک نہیں لیتا کھنڈی

شاہبآز راجوروی

پیدائش:24 فروری 1940ء بہروٹ راجوری

غلام نبی شاہبآز راجوروی اُردو، کشمیری تے گوجری کا منیا پڑ منیا اُستاد شاعر تے ادیب ہیں۔ وِیہ ۱۹۴۰ مانھ راجوری کا علاقہ بہروٹ ماں اک کشمیری نائک خاندان ماں پیدا ہویا۔ بچپن توں ذہین تے حساس تھا۔ وقتی حالات تے افراتفری کے باوجُو دٗ اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے اُستاد کے طور ساری زِندگی نسلاں کی خِدمت کر کے سبکدوش ہویا۔

شاہباز راجوروی ہوراں کا اپنا شاگرداں کی تعداد کئی سو تک ہے جِن مانھ بڑا بڑا افسر وی شامل ہیں۔ سچا پکا تے محنتی اُستاد کے طور اُن کی سماج مانھ اک الگ پچھان، قدر تے اُچو مقام ہے پر ریاستی سطح پر لوک اُنھاں نا اک شاعر، ادیب تے عالم کے طور پر جانیں۔ وِیہ مطالعہ کا بے حد شوقی ہیں خاص کر اسلامیات تے ادبیات کا ماہر ہیں۔ کشمیری مادری زبان تھی اس گلوں وی اس مانھ اظہار فِطری تھو پر ماحول کا اثر نال اُردو، گوجری تے پہاڑی مانھ وی کافی ادب تخلیق کِیو ہے۔

۱۹۷۵ توں بعد شروع ہون آلی جدید گوجری کی تحریک نال انھاں نے پُورو تعاون کیو۔ گوجری تیں متعلق کُجھ سارا تحقیقی مقالا لکھیا تے گوجری مجلساں، مشاعراں تے کانفرنساں مانھ شامل ہوتا رہیا۔ ان کو کلام ریڈیو کشمیر تے شیرازہ گوجری کا ذریعہ نال لوکاں توڑی پُجھتو رہیو ہے۔ گوجری ادب اک لحاظ نال اُنھاں کی اک بکھری تے اُچی جا ہے۔ اُنھاں نے گوجری مانھ نعتیہ شاعری کی ہے تے وِیہ غالباً گوجری کا پہلا شاعر ہیں جِنھاں نے نعتیہ کلام نا الگ کتابی شکل دِتی ہے۔ اُن کی یاہ کِتاب انشاء اللہ جلدی ہی شاہباز راجوروی تے گوجری زبان کا سانجھا محبتیاں کا ہتھاں مانھ آ جائے گی۔

غزل۱

بستیاں کا گیت رُٹھا فر بہاراں نا بُلا
لُٹ گیا ہیں نہیر یاں مانھ راہکاراں نا بُلا

دیا دیو کد ہسے گو ڈیکتی یاہ رات ہے
میں بلایو اتھرواں نا توں ککاراں نا بُلا

وقت کا سارا سمندر ریت مانھ ہیں سوگیا
پچھ ڈُنگا ہور منگیں لہو دھاراں نا بُلا

تِس اتنی پتھراں کے ہتھ ہے ساری تریل
ہے کہڑو درداں کو سانجھی رازداراں نا بلا

گل کائے، لفظ ہے شہباز مُنہ مانھ پا گئی
کے پھرولیں لوک سارا ڈھیر ساراں نا بُلا

غزل۲

سوت سمر کے سینے لاکے — ہوں وی ہسوں ککھ جلاکے
بے سُکھ تلا چھمر سارا — رکھوں اپنو آپ چھپا کے
اُن کی رمز انجانی ہوئیں — ہم کے نکلاں سیس نوا کے
ہر کوئے ہرجائی ملیو — گل مانھ پھاہی منا پا کے
میرے بھانے رات اجیں تھی — سُتو دِن کو مان بھلا کے

غزل۳:

روتی رات کے متھے لکھیو   سجرو پر ان دیکھ تماشو
شہر تے سارا تڑفیں گُوکیں   کوئے کدے انسان وی دِستو
منا لوڑو جاڑ بناں ماں،   ہوں تے اپنا آپ تیں گُمیو
کل مکلو رہ کے سوچے   اس نا لوڑے روز تماشو
میرا وس کی گل جے ہوتی   پلو پاٹو ہوں کیوں لیتو
لفظ کی صورت اِت وی اُت وی   دُنیا کو شہبازؔ تماشو

غزل۴:

نواشیں میرے بوہے پکھنو اڈارے   کہڑو آکے خاباں کا لتا اتارے
واہ سجری سویلی بناں کی جوانی   یوہ شہراں کا زہراں نا کہڑو ہلارے
ہواواں کے مونڈھے چلیں ککھ بھولا   ان آتی رتاں نا کدے وہ سمارے
ہوں صدیاں توں ہیروں اڈیکوں کسے نا   چیتو وہ آوے تے نیزا ہی مارے
تلاشاں مانھ شاہباز دن رات رہ کے   اجیں جاڑ بستی ماں کوکے پکارے۔

اقبال عظیم چوہدری

پیدائش: وانگت لار 1940ء

بابا جی صاحب لارویؒ کا دوہترا تے میاں محمد اکبر بجران ہوراں کا فرزند میاں محمد اقبال نا ادبی دُنیا اقبال عظیم کا ناں نال جانے۔ اُن کی پیدائش بابانگری وانگت مانھ ہوئی تے اُتے ہی بُنیادی تعلیم حاصل کی۔ عِلم تے ادب اُن کی چار چوفیری کھِلر یو وو تھو۔ اس گلوں وِیہ وی متاثر ہونو نہیں رہ سکیا۔ پر نال ہی گوجرا ماحول کی تنگدستی، سماجی ناانصافی تے سیاسی حالات وی اس جذباتی نوجوان نا برداشت نہین وہیں تھا۔ تے یوں مُدت توڑی اُنکے اندر چھپیا وا اک دردمند شاعر تے سیاسی جن کے بشکار جنگ ہوتی رہی پر آخرکار معجزاتی طور پور اس شاعر نے سیاسی جن قابُو کر لیو تے اس طرح گوجری زبان نا اس سپُوت کی خدمات میسر آ گئیں جس پر بلاشُبہ گُجری ماں صدیاں تک مان کرے گی۔

بابانگری وانگت مانھ مقیم ہون نال اُنھاں نا لاروی دربار مانھ ہون آلی اکثر علمی تے ادبی محفلاں مانھ بابا نظام الدین لارویؒ، سائیں قادر بخش، خدابخش زارؔ، اسرائیل اثر تے پنجابی کا کئی بلند پایہ شاعراں کی کی صحبت وی نصیب ہوئی تے حاجی جُنید نظامیؔ جیہا عالم کی داد تے رہنمائی وی۔ اس طرح بابا نظام الدین لارویؒ ہوراں کے ہتھیں لگی وی بُوٹی اج دیکھ دیکھتاں گوجری ادب کی سب توں گھونپھری، سدابہار تے معتبر شخصیت بن گئی وی ہے۔

اقبال عظیم ناوی زمانہ کی وِیہ بے دردیں تے بے رحمیں جھلنی پئیں جہڑی اس دور کا گُجراں کو مقدر تھیں یا ہیں۔ اس نے زندگی قریب توں دیکھی تے دل مانھ اضطرابی کیفیت رکھن آلو یوہ بظاہر پُرسکون شخص بھاویں دُنیا نا اپنا دل مانھ اوکڑ کے نہیں دیکھن دیتو پر قلم تیں وہ اپنا

راز تے جذبات نہ چھپا سکیو۔ اُس نے اپنی شاعری مانھ جو کُجھ لکھیو سچ لکھیو تے سچ تیں سوا کُجھ نہیں لکھیو۔ یوہ دردمند تے آزاد طبیعت شہزادو پہلی بار ۱۹۶۹ء مانھ ریڈیو کشمیر سرینگر کی زنجیراں مانھ پابند ہو گیو۔ اُسو یلے گوجری زبان کی نشری خدمات واسطے انھاں تیں بہتر شخص کوئے تھو وی نہیں پر نسیم پونچھی کے سنگ سال کھنڈ گوجری نشریات چلان توں بعد ریڈیو کو بہڑو چھوڑ دِتو۔ ور اِت کی ادبی سنگتاں کی تاثیر دل کی تختی توں نہ ملیچن ہوئی۔ کُجھ عرصو گوجر دیس جموں کی اشاعت کے ذریعے گوجری کی خدمت کرتا رہیا۔ آخر جد ۱۹۷۸ء مانھ کلچرل اکیڈمی ماںھ گوجری شعبہ کھلوتاں اک بار فر زمانہ کی ادب شناس نظر اقبال عظیم تے نسیم پونچھی پر پئیں۔ تد توں بیہ بائی سال توڑی متواتر گوجری کی خدمت کر کے یہ دوئے شخصیت اِتوں ہی سبکدوش ہو گئیں تے اجکل گھر بار کی ذمے داریاں کے نال نال ادب کی خدمت وی جاری ہے۔

کلچرل اکیڈمی کی طرفوں شائع ہون آلی ہر اشاعت اُن کی کارکردگی کی ترجمان ہے۔ پر خاص کر گوجری ڈکشنری، تے باپھل باپھل (رانا فضل) نغمہ کہسار (مہجور راجوروی) کلام اثر (اسرائیل اثر)، مدینی قافلو تے خیام کی ربائیں (ترجمہ: نسیم پونچھی) تے گوجری ادب کی سنہری تاریخ (ڈاکٹر رفیق انجم) جیہی کتاباں کی اشاعت اُن کی عظمت تے ادب شناسی کی گواہ ہیں۔

اقبال عظیم نا گوجری ادب توں علاوہ اسلامیات، تصوف تے عالمی ادب پر وی عبور حاصل ہے جہڑو ہر کسے کا بس کو کم نہیں ہوتو۔ ویہ گوجری توں علاوہ اُردو تے پنجابی کا وی اُچا قد کا شاعر ہیں تے کدے گوجری آلے پاسے نہ لگا ہوتا تاں بلاشبہ اُردو کا بین الاقوامی معیار تے شہرت کا شاعر ہوتا۔ اُن کی گوجری شاعری کی پہلی کتاب ریجھ کولیں کا ناں نال شائع ہوئی تھی جس نا اکیڈمی کی طرفوں بہترین کتاب کو اعزاز حاصل ہے۔ تے اجکل ویہ گوجری تے پنجابی شاعری کی دونویں کتاباں کی ترتیب مانھ مصروف ہیں۔ گوجری کہانی تے افسانا ں کی کتاب شائع ہون مانھ ضرورت توں زیادہ دیر لگی ہے پر امید ہے جے یاہ کتاب آجان نال نواں لکھاڑیاں کی رہنمائی کے نال نال تنقید کرن آلاں کی زبان وی بند ہوئے گی۔

گوجری زبان مانھ اقبال عظیم نے ہر صنف مانھ معیاری تے مثالی تخلیقات پیش کی ہیں۔ نثر مانھ اُن کی علامتی کہانیں تے ناولٹ 'توں آوی جائے دم ہی نہ آئے تے کے کروں' گوجری ادب مانھ اہم اضافو ہیں جد کہ شاعری مانھ گیت، غزل، نظم تے نعت سب کُجھ لکھیو ہے پر گوجری غزل اقبال عظیم کی پچھان بن گئی ہے تے عظیم گوجری غزل کی پچھان۔ بیہویں صدی کی گوجری غزل مانھ اقبال عظیم کا قد کو کوئے دُوجو شاعر نہیں تے اُن کی غزلاں کو رنگ گیتاں تے نظماں ماں وی ڈُلیو وسئی لگے۔ اقبال عظیم کا تحقیقی مضمون وی اپنا اپنا موضوع پر حرف آخر کو درجو رکھیں تے نواں تحقیق کرن آلاں کی رہنمائی کو کم کریں۔

اس خوب صورت گوجرا جوان کی بارعب شخصیت، طبیعت کی نرمی تے خلوص ہر اک ملن گلن آلا نا پہلی ملاقات مانھ ہی اپنی عضمت کو احساس دوا چھوڑے۔ ڈاکٹر صابر آفاقی تے رانا فضل راجوروی ہاروں اقبال عظیم وی بلاشبہ گوجری زبان واسطے بیہویں صدی کو اک عظیم تحفو ہیں۔

ع : خُدا کرے کہ یہ پودا ہرا ہرا ہی لگے۔ کلام:

غزل:

لُکھیں لُکھیں رات ہجر کیں پھِکا سنجھ سبیلا
یاد کسے کیں آس کسے کیں، کیوں اج موڑ مہار گئیں

کچئیں تندیں لمیں لاریں، چکنا چُور جوانی
میریں آس کو راس کو چجیں، جتی بازی ہار گئیں

اتھروں پینو مر مر جینو اوکھت رنگ برنگیں
پر میریں اکھ بھار یہ بھارا لکھاں وار سہار گئیں

ڈاروں نِکھڑی رہا میرو میل محال ہمیشاں
سنگن ساریں مار اڈاریں، میرو درد بسار گئیں

ہوں گھر آیا شرد کو لیو چھوڑ نہ سکیو ورنہ
مار کے جھاتی میرے بُوہے کِتنی وار بہار گئیں

غزل۲:

آس کو دِیو بُجھتو بُجھتو، تانگھ کی جھولی سکھنی سکھنی
چھاڑ غماں کو گھنو گھنیرو، فر بھی تیری یاد سُلکھنی

آپنی جا پر ہر اک رانجھو، ہر اک ماہیو ہر اک مجنوں
کس نے سیک ہجر کا سہنا، کس نے درد کی لذت چکھنی

جا جا کیوں کھلیارے جھولی، کس کی غیرت کون خریدے
بولاں کو سوداگر ڈُبتو، پانی منگے ڈھکنی ڈھکنی

یار نا پرکھوں سُوں سیانوں، پیار نا تولوں لا ترکھڑی
لاف کوچجی، بول کوتّا، جانوں ساری جھاڑی دکھنی

صدیاں لمبیں رات کلکھنی، موت جیہی خاموشی بھوگو
نیلامی نہیں راز چڑھانا، دل کی دولت دل ماںھ رکھنی

غزل:۳:

شرد کا جھکھڑ گیت ہجر کا گاویں گا — ڈھیتا پتر سینے کانی لاویں گا
کیوں انہونی گل کی فر تصدیق کروں — نین سمندر ڈنگا بھیت چھپاویں گا
بستی بستی قصا جس کا بکھریں گا — بکتا دریا سوہلا اس کا گاویں گا
درد نستا ہو جائیں گا سرگی نا — شام پئی فر سجرا ہو کے آویں گا
اتھروں کیروں اکھ دھوؤں دل صاف کروں — ان راہیں مت مڑ بنجارا آویں گا

غزل۴:

تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پیو
ہوں اپنی بے بسی نا غماں نا بسار کے
دل کی لگی بجھا کے نہیں جینو سواد کو
اتھروں میں جتیا کدے ہاساں نا ہار کے
غیرت کو روگ بن گیو غم روزگار کو
ہوں سر پیو رہیو سدا پروردگار کے
میں گگن تے پاتال کی دُوری منی سدا
اک رات غم کی دیکھ لے توں بھی گذار کے
میری دعا ہے شرد نہ آجائے دو گھڑی
ہوں ہار گھل لیوں زری آتی بہار کے

ق:

نہ ہو جاؤں مُلزم ہوں ناشُکریاں کو — عنایت کسے نا قضا کہتاں کہتاں
ذری دُنیاداری نا تج رل کے بیساں — اِتے رہ گو سب کُجھ یار رہتاں رہتاں

غزل۵:

جھوٹھا قول قرار نہ کریئے　　سکھنے ہتھ بپار نہ کریئے
رب نا رب کر منیئے ہر دم　　اس گل مانھ بڈیار نہ کریئے
آتی برہیا فر مڑ آیئے　　دل نا فر بیمار نہ کریئے
جے نہیں لانی بازی سر کی　　سوکھو رہیئے پیار نہ کریئے
نقدیں کریئے دل کو سودو　　اس مانھ نیں ادھار نہ کریئے

غزل۶:

تج آئے بہار ایسی فر زخم دکھا چھوڑیا　　برساں کا سُتا وا کجھ درد جگا چھوڑیا
قربانی کے دیتو میں تیریاں خوشیاں تیں　　امید گھما دتیں ارمان گھما چھوڑیا
ارمان وصالاں کا تے درد جدائیاں کا　　اس دل کیاں گٹھاں مانھ لوکاں تیں لکا چھوڑیا
ویہ ریت کی ڈھیریں تھیں تیلاں کا بنگلا تھا　　تیں ٹھیک کیو بھل کے سب نقش مٹا چھوڑیا
انگ آیا زخماں نا تیزاب دوا دسے　　اس نیم حکیمی نے او یار مرا چھوڑیا

ق:

پہروتاراں کو بدلاتو رات کی رات　　میری بستی چن آجاتو رات کی رات
ست سمندر پی جائیں گا نین میرا　　یار نبھا میرو جگراتو رات کی رات

ق:

دھرتی تیں اُتھ میرے کولے رازاں کا سوداگر آیا
درداں کو کے چارو کرتا دھوڑ بٹیلی زخم دُکھایا
جا چکور نا طعنا دتا تیرو چن اک ویرانو ہے
تیرو پیار وی کُوڑ ہے شاید چن کو سوجھ اک افسانو ہے

ق

کوڈیاں کے مُل نہیں بکسیں وفا کا شہر مانھ
یار کو نقشو دھیاناں تیں گُما بیٹھا کدے
تُوں شریکاں مانھ نہ ہولا کر گناہ بھارا سہی
دو گھڑی تیری گلی مانھ یار آ بیٹھا کدے

ق:

اس دردکو خبرے کے ناں ہے پر جان تیں چوکھو پیارو ہے
اک مُدت گذری سینہ مانھ اک اک مِٹھو مِٹھو درد پلے
ویہ یار تھا آتی برھیا کا رُت بدلی سارا بدل گیا
پر آس کو دِیو سرگی تک ہر موسم مانھ ہر رات بلے

گوجرا شعر
ہٹی اُپر رکھن جوگی میلی شے نہیں ہوتی
نیلامی پر شہر تیرا مانھ بِک جاتی جِند کھوٹی

اٹھرواں کی عام معافی ہونی تھی
ہوں قیدی پر قیدی گویا چھوڑوں تھو

منا ڈیرو چاتاں تھوڑی دیر لگی
یاد رکھوں تھو آس مِلن کی چھوڑوں تھو

سینہ کو داغ درد کی لذت کسے کی یاد
ہوں کے رکھوں تے کے دیوں غم کا بھیال نا

میرا دل کی دنیا نا اوہ جھونی لاون آلیا ربا
تیری دنیا اک دن ہوئے گی ڈھا کا ڈھیری میرے باندے

اُداس رستاں کا کنڈا پلو پکڑ کے اکثر سوال پُچھیں
توں ایکلو کیوں ہے ساتھی کت ہے بے حال دیکھیں تے حال پچھیں

یہ دُنیا آلا سوداگری تیں کدے نہیں رجیا کدے نہیں رجسیں
رکھیں زلیخا کا دل کا مالک نا کھوٹیں سِکیں چُکا چُکا کے

بھاویں فتویٰ لیکے آوؑ بھاویں پھانسی چاہڑو
ہوں تے عرش عظیم کھوں گو یار اپنا کی بلیاں نا

چِر تک ہوا مانھ درد کی سیجل کو بھار تھو
چُپ نال اُٹھ گیو کوئے اتھروں نچوڑ کے

کے دسوں ہوں جینو کے ہے خاب مانھ ٹُرنو کھُلئیں اکھیں
لکھیں چُکنو شہرِ وفا مانھ فِر بِک جانو کُوڑیں لکھیں

ڈاکٹر غلام حسین اظہر (ایم اے پی ایچ ڈی)

پیدائش: بانیاں بھمبر (پاکستان) یکم جولائی 1941ء

غلام حسین اظہر ہند پاک کا ادبی حلقاں مانھ اک معتبر ناں سمجھیو جائے، خاص کر تحقیق تے تنقید کا میدان مانھ۔ بھاویں وے ذاتی طور پر اُردو ادب نا اپنو میدان سمجھیں پر جموں کشمیر کی علاقائی زباناں نال اُن کی دل چسپی نے کشمیری، گوجری، پنجابی تے پہاڑی زباناں مانھ وی اُن کی پہچان اک ہمدرد تے رہنما کے طور کرا چھوڑی ہے۔

ڈاکٹر اظہر ہور یکم جولائی ۱۹۴۱ء نا تحصیل بھمبر (پاکستان) کا بانیاں گراں مانھ چوہدری احمد خان ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ وے آپ وی بڑی علمی تے ادبی شخصیت کو درجو رکھیں تھا۔ اظہر ہوراں نے بنیادی تعلیم گھر مانھ ہی حاصل کی تے فر ۱۹۴۷ء کی افراتفری مانھ ہجرت کر کے گھر آلاں سمیت گجرات مانھ اباد ہوگیا تے اِتے بی اے تک کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء مانھ اورینٹل کالج لاہور توں اُردو مانھ ایم اے کی سند لئی تے تے ۱۹۶۷ توں لے کے آزاد کشمیر مانھ پروفیسر کے طور ذمے داری نبھاویں۔ اسے دوران انھاں نے ۱۹۷۶ء مانھ اُردو افسانے کا نفسیاتی مطالعہ کا موضوع پر تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری وی لئی۔

اُنکا علمی ادبی تحقیقی تے تنقیدی مضمون اکثر رسالاں مانھ شائع ہوتا رہیں۔ صابر آفاقی ہوراں کا کہن موجب تنقید، نفسیات تے کشمیر کی تاریخ انھاں کا پسندیدہ موضوع ہیں۔ تے وے برِ صغیر کا اُچا پایا کا تنقید نگاراں مانھ شمار ہوئیں۔ انھاں نا کشمیر کا علاقائی لوک ادب نال وی گوڑھی دلچسپی ہے تے کئی تحقیقی تے تنقیدی مضموناں توں علاوہ گوجری پہاڑی لوک گیت تے 'میاں محمد بخش، شخصیت اور فن' کا ناں نال اُن کی دو کتاب وی شائع ہوئی ہیں۔

گوجری مانھ تخلیقی ادب آلے پاسے ویہ بھاویں تھوڑا چر کا مُڑیا ہیں پر اس نال انھاں نا اُن مرحلاں توں نہیں گذرنو پیو جھڑا عام گوجری لکھاڑیاں نے دیکھیا یا بھوگیا۔ اس طرح انھاں کا تجرباں تے فنی پکیت کو ثبوت انھاں کا شعری کلام مانھ دیکھیو جا سکے۔ اللہ کرے گوجری ادب نال انھاں کی دل چسپی قائم رہے تے ویہ خاص کر تحقیقی تے تنقیدی میدان مانھ اپنی ماں بولی کو حق ادا کر سکیں جس کی صلاحیت انھاں کا مقابلہ مانھ کسے دُوجا لکھاڑی نا نصیب نہیں۔ شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون آلا گوجری غزل، گوجری ڈرامہ تے گوجری افسانہ۔ پر انکا تنقیدی مضمون میرا اس دعوی کا ثبوت واسطے کافی ہیں۔

گوجری کلام کا نمونا: غزل:

جس کی خاطر دُنیا چھوڑی، رُلتو گیو بن کے
اج اوہ میرے کولوں لنگھے اُچو گاٹو تن کے
اوہ بے مہرو میت نہ بنیو، نیت نہ میری پرکھی
پیار کے بہڑے جھوروں بیٹھو، گل ہوں دِل کی من کے
جس کی خاطر جھگو سڑیو، اُس نا دھوڑ نہ لگے
سڑکے جان سہاگو ہوئی، لانی نام سجن کے
دل کی دھڑکن بن کے تینا سدا حیاتی بخشے
روح میرو ہے روپ سجن کو، من کے شیشے چھن کے
اوہ نظراں توں اوہلے اوہلے بھاویں مُنہ نہ دسے
میں تے درشن کرنا اظہر، چڑھ کے سنگر چن کے

سرور حسین طارقؔ

پیدائش: 1942ء ڈھنڈکوٹ راجوری

وفات: 2000ء راجوری

سرور حسین طارق اُن خوش قِسمت لکھاڑیاں بچوں تھا جھاں نا زبان تے ادب وِرثہ مانھ لبھی۔ وی یہ ۱۹۴۲ء مانھ ڈھنڈکوٹ رجوری مانھ مولانا مہرالدین قمرؔ اوانہ کے گھر پیدا ہوا۔ یوہ وہ دور تھو جد مُلکی ازادی کے نال نال سماجی ناانصافیاں کے خلاف گُجراں کی جدوجہد زوراں پر تھی۔ تے چوہدری غلام حسین لسانوی، چوہدری دیوان علی، قمر رجوروی تے میاں نظام الدین لاروی ہوراں جیہا گوجر سپوتاں کو قافلو سُستی قوم نا دھونگ جگان مانھ لگو و وتھو۔ اِن حالات کو اثر طارق ہوراں کا ذہن پر قدرتی تھو۔ پر ۱۹۴۷ کی مُلکی تقسیم کے نال ہی یاہ تحریک وی کھِنڈ پھُٹ گئی۔ قمر رجوروی تے لسانوی صاحب پاکستان چلا گیا تے اِت رہ جان آلاں مانھ وہ جوش جذبو اج تک دوبارا نہ آسکیو۔

سرور حسین طارقؔ بنیادی تعلیم توں بعد محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ملازم ہو گیا پر ۱۹۶۵ء کی افراتفری مانھ جلاوطن ہو کے ایبٹ آباد، پاکستان چلا گیا۔ جِت قمرؔ راجوروی ہور پہلاں توں موجود تھا۔ اسطرح انھاں نا اپنا باپ کی شفقت تیں علاوہ اک عظیم مفکر، ادیب تے شاعر کی سنگت تے رہنمائی وی نصیب ہوئی تے اِتے اُن کے اندر کا فنکار نے قلم کو کانو سمھالیو۔ گوجری تے گُجراں تیں متعلق قمرؔ راجوروی کی تحریراں کو اثر سرور حسین طارقؔ کی شاعری تے نثر ماں وی محسوس کیو جا سکے۔

۱۹۷۶ء ماں مولانا مہرالدین قمرؔ کی وفات تیں بعد طارقؔ ہوراں کی روح ہور بے چین ہو گئی تے آخر ۱۹۸۰ء مانھ وطن کی محبت تے دانہ پانی کی چھِک اُنھاں نا واپس راجوری

لے آئی۔ جت اُنھاں نے اپنی زِندگی کا باقی سال گذاریا۔ راجوری ماہنھ واپس آکے ابراراحمد ظفرؔ ہاروں انھاں کا کِتنا خواب تے ارمان پورا ہویا، و یہ آپ یا اللہ پاک ہی جانے پر گوجری ادب واسطے اُن کو آنو مبارک ہی رہیو۔ گوجری زبان تے ادب واسطے دوہاں کا خلوص ماہنھ کسے نا کدے کوئے کھوٹ نہیں لبھو تے آخر عُمر تک دوئے ول، لاروی دربار کی ادبی مجلساں تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی کا ہر مشاعرہ تے کانفرنس ماہنھ جوش جذبہ تے باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا۔ پر خورے کِس نظر نے دوئے موتی جلدی چُن لیا۔

سرور حسین طارقؔ نے گوجری ماہنھ کئی خوب صورت گیتاں تیں علاوہ سی حرفی تے غزل وی لِکھیں جھڑی مہاروادب تے شیرازہ گوجری ماہنھ شائع وی ہوتی رہی ہیں۔ تے اکثر ریڈیو کشمیر تیں وی انھاں کو کلام اکثر نشر ہوتو رہے۔ انھاں نے پنجابی ماہنھ وی چنگی خاصی شاعری کی ہے جھڑی کدے شائع نہیں ہوسکی۔ شاعری تیں علاوہ انھاں کا کئی تحقیقی مقالا تے ریڈیو فیچر وی نشر ہوتا رہیا ہیں۔

اپنا ادبی سرمایا نا کتابی صورت ماں دیکھن سمیت کئی ارمان سینہ ماہنھ چھپا کے ہی سرور حسین طارقؔ ۲۵ اگست ۲۰۰۰ء نا دِل کی حرکت بند ہون نال اِس دُنیا توں رُخصت ہوگیا۔ تے اس طرح قمرؔ راجوروی نالوں اُن کی ادبی خِدمات وی اجھاں تک تحقیق کرن آلاں کی اڈیکواں ہیں۔ کلام:

غزل ا

سُکھ خوشی کو مُنہ نہیں تکیو گذر گیا دن روتاں روتاں
جھونس گئی رے دل کی کونپل نظر کرم کی ہوتاں ہوتاں
اکھ جھپکتاں گئی جوانی بہار گذر گئی سوتان سوتاں
اتھروں سُکیا اکھاں بچون من کا پاپ نا دھوتان دھوتان
طارقؔ کا نگ چڑھی ہے غم کی خون اکھاں کو چوتاں چوتاں

غزل۲:

اک پیاری نظر پیاراں گی کر دل کا ٹوٹا چار گئی
اک بجلی دل پر آن پئی تے ساڑ میرو سنسار گئی

اس پیت نگر کی بستی مانھ، ہر شخص منا مجبور دسے
کت آن پھسایا ہم دل نے جت قسمت بازی ہار گئی

یہ نازک تندو اُلفت کا، گیا اُلجھ پیار بھلیکھاں مانھ
واہ صورت دل مانھ آن بسی فِر چیتا ہور بسار گئی

اس عشق بپار کی منڈی مانھ، مُچ مہنگو دل کو مال بِکے
جس نگری مانھ دلدار بسیں، اکھ اُس پاسے ہر بار گئی

غزل۳

رات ہجر کی مُچ ستاوے دس ہن کیاں جاؤں
دسوں پاڑ کلیجو کس نا کس نا گل سناؤں

دل مانھ اگ بچھوڑا آلی بھانبڑ نت بھکھاوے
آوے یاد تیری جد سجنا بلیں بلیں گاؤں

ہمت کرکے آ اکواری تک جا زخم دلاں گا
تک لیوں رج کے مُکھڑو تیرو فر بھاویں مر جاؤں

کول میرے اج توں نہیں بھاویں دل مانھ یاد بسائی
پھُل کلیاں مانھ لوڑوں تنا خواباں وچ بلاؤں

طارقؔ تیری خاطر ہم نے تن من ساڑ مکایو
ساری دُنیا بھیت یوہ جانے کس تیں راز چھپاؤں

غزل۴:

دل پر غم نا چھاپ گیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو
اکھ میری تیں اج بگیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

چن تارا تے جگنو شبنم پھُل ست رنگیا تے خوشبو
کتنی بولیں بول رہیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

دُکھیا چھوڑ کے جاتا سجنا، چھپ کے دل بانھ بستا راہیا
یاد تیری نے تحفو دتو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

ساون کی اج دھند ہے چھائی ان دناں کی فریاد آئی
دل میرا پر آن پیو رے پہلو اتھروں برہیا گو

ہر دکھ طارق یاد آیو رے اکھ ہوئی ہیں رتیں رو رو
میرا دکھیا دل کی صدا رے پہلو اتھروں برہیا گو

چوہدری نسیم پُونچھی

پیدائش: 1942ءگُورسائی مہنڈر

گوجری کا نامورشاعر، ادیب تے محسن محمد بشیرالدین نسیم پونچھی کو تعلق ادبی پا جا آلی دھرتی پونچھ کا سب توں بڑا گراں گُورسائی نال ہے۔ اس علاقہ نے پچھلی صدی مانھ نورو چیچی تے موجودہ صدی مانھ نسیم پونچھی پیدا کر کے بے شک قوم پر احسان رکیو ہے۔ یوہ شریف تے سادومگر ذہین، حساس تے جذباتی شخص ۱۹۴۲ مانھ اک کالس خاندان مانھ پیدا ہویو۔

اُس دور مانھ گُوجر قوم واسطے جہڑا اُٹھہلا مقدر مانھ وہیں تھا اُن وِچوں نسیم پونچھی نے اپنو ِحصو جھولی بھر بھر کے لیو۔ قِسمت نے یاہ ہولی جئی جِند سُرنکوٹ ہائی سکُول (۱۹۶۲) تیں لیکے خیبر میڈیکل کالج پشاور (۱۹۶۴)، گُوجر دیس جموں (۱۹۶۵)، محکمہ تعلیم جموں (۱۹۶۸)، سِول سکریٹریٹ، ریڈیو کشمیر سرینگر (۱۹۶۹) تے جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی (۱۹۷۸) تک پھیری تے آخر اِتے کی ہو کے رہ گئی۔ کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلن کے نال ہی وِیہ گوجری ایڈیٹر کی حیثیت مانھ اِت آیا تھا تے سال ۲۰۰۲ مانھ ڈپٹی سکریٹری کے طور ریٹائر ہو کے اجکل گاندربل کشمیر مانھ اباد ہو گیا ہیں۔

گوجری زبان نا کاغذ قلم تھمان مانھ نسیم پونچھی کی بڑی قُربانی ہیں۔ سچی گل تے یاہ ہے جے گوجری واسطے سب توں زیادہ کم کلچرل اکیڈمی نے کیو ہے تے اس حوالہ سنگ وی نسیم پونچھی تیں بغیر کلچرل اکیڈمی کو ذِکر ہمیشاں نامکمل رہ گو۔ نسیم پونچھی نے شاعری کی شروعات جموں تیں کی ''یوہ شہر میرا ارمانا گو'' تے فِریاہ تخلیقی کوشش ۱۹۷۵ مانھ گوجری کی پہلی کتاب ''نین سُلکھنا'' کی صورت مانھ دُنیا کے باندے آئی جہڑی اج توڑی وی گوجری کی بہترین کتاباں مانھ شمار ہوئے۔

نسیم پونچھی ہوراں نے نظم، غزل، گیت سب کُجھ لِکھیو ہے۔ لوک گیتاں کی طرز پر لکھیا وا اُنکا گیت مُج رسیلا تے درد یلا ہیں۔ اُن کی شاعری مانھ سچا عِشق کی مِٹھی مِٹھی چو بھ وی ہے تے ساجی ظُلماں کے خلاف دند کیڑ وی۔ دُنیا پر جد جد ظُلم ہو یو تاں دُنیا آلاں نا نسیم پونچھی کی ''چھنڈی'' تے کہر سنگھ مدھوکر کی ڈوگری نظم ''گھانی'' ضرور یاد آویں گی۔ نسیم صاحب نے خیام کی فارسی رُباعیاں کو گوجری مانھ منظوم ترجمہ تے مولانا ابوالحسن ندوی کی کتاب ''کاروانِ مدینہ'' کو ترجمہ ''مدینی قافلو'' کا ناں نال کر کے گوجری کا قد تے وقار مانھ جھڑ وا اضافو کیو ہے اس نال اُن کی شخصیت وی ہور اہم ہوگئی ہے۔

شاعری تیں علاوہ نسیم پونچھی صاحب نے 'گُجر انی' سمیت کئی شاندار کہانیں وی لکھی ہیں، تے ایڈیٹر کی حیثیت اُنکا لکھیا وا اداریا تے چِٹھی پتر وی سرکاری خدمات کے نال گوجری ادب مانھ اہم اضافہ ہیں۔ اس عرصہ مانھ انھاں نے جتنا نواں گوجری لکھاڑیاں نا انگلی پکڑ کے ادبی زمین پر ٹُرن کی جاچ دسی انھاں کو شمار ہی نہیں ہو سکتو۔ ملازمت تیں بعد انھاں نے اپنا لکھیا وا انشائیہ وی جمع کیا ہیں جھاں نا ''چھچکیل'' کا ناں نال شائع کرن کی تیاری مانھ ہیں۔ اللہ انھاں کی عُمر مانھ برکت دئے تا نجے و یہ گوجری کی مزید خدمت تے گوجری لکھاڑیاں کی رہنمائی کر سکیں۔ کلام:

غزل:

جے کمیں مل رات کی رات   ساہواں مانھ ڈھل رات کی رات
لِہتو دینہ ہے بے بساہیو   اکھاں مانھ کھل رات کی رات
بُت بُتاں کے سنگ نہیں مِلتا   رُوحاں مانھ رل رات کی رات
میں پل پل نا دھوکھا دِتا   آ مِنا چھل رات کی رات
پانی گھٹ نسیمؔ کے پاسے   آ پیاں ڈل رات کی رات

غزل:

ہستیں محفل نگر نگر کیں میرا گیت بسار گئیں
اُتنی وار یاہ اُجڑی بستی جتنی وار بہار گئیں

نچن کھیڈن کا ویہ میلا مڑ نہیں آتا مڑ نہیں لبھتا
آئیں ساعت ہستیں ہستیں برچھی سینے مار گئیں

ایکن پل کو اک نظر کو اک ڈوری کو یوہ جھمیلو
انکی نظراں کے ہوں صدقے میریں اپنی ہار گئیں

یاداں کا موڑاں پر آکے دل کے اپر کے کے گذری
سب دتیں سوغات اس ظالم دل نا آپے دھار گئیں

نستوں نوں نسیم نا ڈوری چھِک چھِک کے پچھتاوے ہے
ٹِکیا سر ما مار کے تاری کتنی ہی جتج پار گئیں

غزل:

ھنگلا گیا خوشی کا سویرا کدے کدے
چمکا گیا دلاں نا اندھیرا کدے کدے

مندراں تے مسجداں نے اُڑ اڑ کے دیکھیو
بدھتو تے کھولتو وہ سہرا کدے کدے

ڈُلھا ہیں فرن فرن جیھا اکھاں تیں آتھروں
آیا ہیں بس خیال جد تیرا کدے کدے

پتھر ہے میرے سینے ہر وار میں کھیو ہے
روا گیا خزاں کا یہ پھیرا کدے کدے

پھلاں کا ہار چاڑھیا میں جا کے اس جگہ
لایا تھا جِت بہار ماں ڈیرا کدے کدے

غزل:

چھوڑ گیا تم اوڑک منا میخانہ کے نیڑے
ہستی آجا ظالم دنیا دیوانہ کے نیڑے

میرے دیسوں موڑ گیا کجھ بیری چور دلاں کا
اکھاں ما ارمان بسن کو ویرانہ کے نیڑے

مُڑ گیو رخ نیناں کو جد مشرق تیں مغرب در
دنیا میری بس گئی آپے پیانہ کے نیڑے

ظالم رات کللکھی سوئے کنڈوں کی موہری ما
روح کو بھنور پھرتو دسے مہماناں کے نیڑے

اُجڑ گیا نسیم نگر تیں ہاساں کا سب میلہ
بستا بستا بس گیا جاکے رُخسانہ کے نیڑے

غزل:

پھر شرد اسی دلگیر گئی — تن جھجتی لیرو لیر گئی
یاہ چاہت وی کے چاہت ہے — دل پہاڑاں کا واہ چیر گئی
اس رانجھا کے سنگ کے ہویو — وہ اتے گیو جت ہیر گئی
واہ ساعت کتنی سدھی تھی — ڈھل سدھی سینے تیر گئی
واہ سنگو سنگ نسیم رہی — اٹھ ساراں توں اخیر گئی

غزل:

ہوں اپنا دلدار نا لوڑوں — خبرے کت ہے یار نا لوڑوں
جت کشتی کو جانو محل ہے — دریا کا اس پار نا لوڑوں
کونج کوکے ہکلور نمانی — کہ تھی کت ہے ڈار نا لوڑوں
قسمت میری دھو گیو ساون — پیو لکھیاں کا گار نا لوڑوں
لہہ گیو دینہہ نسیم تیں پہلاں — چن کی دکھ ہے یار نا لوڑوں

غزل:

چلی ہے کتے تیں ہوا ہولیں ہولیں — توں دنداں ما چھپری دبا ہولیں ہولیں
تیرو چن تے آخر سُناں ہاریو ہے — کوئے گیت اج وی سنا ہولیں ہولیں
سچیں کاگ تیں وی چلیں جہاز بہلا — چلا دے سنیہوڑو لکھا ہولیں ہولیں
تیرے کول کاغذ تھا ٹیپیں نہایا — بلی ہے جے تیلی بجھا ہولیں ہولیں
کسے وقت صافا بٹاویں ہوویں تھو — بٹاوے نظر جے بٹا ہولیں ہولیں

غزلاں کا کُجھ شعر:

ہوں زندگی نا بیں کے جِت جِت اڈیکیو
اُت اُت ہوں تاج محل کا نقشا بنا گیو
چڑھتے لہتے گہلیں گہلیں پیو بھلاوا کھاتو چلوں
میری چار چوفیری تیری باہیاں کو بس گھیرو دِسے
نین اداس بناتے ویلے وہ بھی رُنو ہوئے گو
ساساں کی جھولی تیں چا کے رِکت بسایو گیو ہاں
اس نگر مانھ ساری دولت بِک گئی تیری نسیم
گیت تیرے واسطے لکھیا تھا وبہ بھی تُل گیا
اپنا نے تیرے نال جو رِکیو بُرو کیو
کچا گھڑا نا فِر تیرے ہتھیں تھا گیا
دل کی ا ڑی تھی ایکا دوئے غم نا بیں بنڈتا
تم بن گیا کسے کا ہوں کسے کو ہو نہیں سکسوں
میرا زخم ڈُنگا تے کھچل کسے کی
کئی وار دُکھیا نہ انگ آتاں آتاں
ریت مانھ سُتا اماہ گھڑیو گھڑی اُمن لگا
برف کیں مانیں خزاں کے بعد وی گلتی رہیں

پروفیسرمحمدرفیق بھٹی

پیدائش:21 جنوری 1943ء ساج راجوری

محمد رفیق بھٹی ۱۹۴۳ء مانھ راجوری کا ساج گراں مانھ اک راجپُوت بھٹی خاندان مانھ پیدا ہویا تے بنیادی تعلیم اِتے حاصل کی۔ ۱۹۶۵ کی جنگ مانھ ہجرت کر کے پاکستان چلا گیا تے باقی تعلیم اُتے مکمل کی۔ میر پُور کالج تیں بی اے کرن تیں بعد معاشیات مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے کالج مانھ لیکچرار کے طور ملازمت شروع کرلئی۔ تے اک طویل عرصہ کی علمی تے ادبی خدمت تیں بعد پروفیسر کی حیثیت نال سبکدوش ہویا ہیں۔

پروفیسر محمد رفیق بھٹی کشمیر کا علمی تے ادبی حلقاں ماں اک معتبر ناں ہے۔ ویہ طالبعلمی کا زمانہ تیں اج تک نظم تے نثر ماں برابر لکھتا رہیا ہیں۔ ویہ بقول خواجہ محمد عارف کے، شاعر، مصنف، قلم کار، عالم، معلم تے فنکار سب کجھ ہیں۔ تے اللہ جانے انکی شخصیت کا ہور کتنا پہلو ہوئیں گا۔ انھاں نے الگ الگ موضوع تے الگ الگ زباناں ماں متو کُجھ لِکھیو ہے۔ اُردو ماں اج تک پنجال پبلشرز میر پور نے انکی جہڑی کتاب شائع کی ہیں انکا ناں ہیں: ’’ ستونِ دار‘‘، ’لہونگر‘ ’محسنین کشمیر‘ ’دوستی کا سفر‘ ’قرضِ حسنہ‘ تے ’ایران صغیر سے ایرانِ کبیر تک‘۔

پروفیسر رفیق بھٹی ہور ۱۹۶۷ کے نیڑے تیڑے جدید گوجری ادب کی تحریک نال بڑی دل چسپی لے کے شامل ہویا۔ انھاں نے غزل کی صورت مانھ سوہنی تے معیاری تحریر گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ اُن کی شاعری ریاستی کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری مانھ باقاعدگی نال شائع ہوتی رہی ہے پر گوجری ماں اجھاں تک ان کو کوئے شعری مجموعو کتابی صورت مانھ نظراں تیں نہیں گُزریو جسکی گوجری کا قدر داناں نا مُدت تیں اڈیک ہے۔

غزل: ١

آخر دم تک لڑتو رہیو اوڑک بازی ہار گیو
کُجھ دِن ہور وی جی لیتو پر شوق سجن کو مار گیو

گِٹے گِٹے پانی تھو جد اس دریا مانھ ڈُبیو تھو
چڑھتی کا نگ مانھ کھلو کھلو ہوں کِتنی واری پار گیو

کِس نا کوئے سنگی سمجھے کس نا دُشمن جانے
سجن بن کے ڈوبن آلو، دُشمن بن کے تار گیو

چپے چپے سجدا کرکے ذری بروبر بھُلیو جد
کی کرتائی کھُوہ مانھ پے گئی، جو کُجھ تھو بیکار گیو

اج تک کس نے جان سکی ہے اس دُنیا کی چال
ہستو ہستو آون آلو روتو زاروزار گیو

غزل: ٢

بستو رستو شہر مانھ کلو جنگل ہاروں ڈرتو رہوں
جین کو کوئے حال نہ دِسے جین کا ہاڑا کرتو رہوں

کل کلوتر اکھ تیری نا دوجو چنگو لگے گو
شوق کو سجنا مُل نہ کوئے شوق تیرا تیں ڈرتو رہوں

رکھ خیال مانھ کانگ کی شوںکر تک نہ میرا سوکا نا
ہوں برساتی نالو بن کے موسم موسم چڑھتو رہوں

ہونی آخر ہو جائے اِت سوچ کو چارو چلتو نہیں
رات دھیاڑی ہوں کیوں سنگی سوچ کی سُولی چڑھتو رہوں

دوزخ کی اگ کے ساڑے گی لوکو میرا جُسا نا
ہوں تے عشق کی ٹھنڈی اگ مانھ شام سویرے سڑتو رہوں

غزل۳:

سُکھ آوے تے اس نا اوکھت اوکھت ویلے یاد کراں
ہم وی کدے کدائیں لوکو گھر اپنا نا یاد کراں

ڈُنگو سوچ وچارو کرکے یاہ گل سمجھ ماں آئی
جس ماڑی ماں بساں پہلاں نیں اسکی آباد کراں

دِل کا بندی خانہ اندر لکھاں ریجھ ہیں قیدی
دِسے کائے نہ پُوری ہوتی کس کس نا آزاد کراں۔

اناالحق کو نعرو لاکے سولی لیاں گل ماں پا !
کد تک جھوٹھا لارا لاکے دِل اپنا نا یاد کراں

یوہ تے پک یقین ہے منا اج مقدموں ہاراں گا
اُسے ظالم نے لُٹیا تھا جس اگے فریاد کراں

عبدالغنی عارفؔ

پیدائش: جون 1944ء اندروٹھ (بگلہ نڈیالہ) راجوری

گوجری کا ہمدرد تے مُخلص شاعر تے ادیب عبدالغنی عارفؔ ۱۹۴۴ء مانھ راجوری کا گراں اندروٹھ مانھ چوہدری محمد اسماعیل بجران ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ بچپن اتے گذاریو تے بنیادی تعلیم وی اتے حاصل کی پر شادی تیں بعد بابا نگری وانگت مانھ نوں ہجرت کی جے ہمیشاں واسطے اُتے کا ہو کے رہ گیا۔

بچپن تیں ہی اسرائیل اثر تے اقبال عظیم ہوراں کی سنگت نصیب ہوئی تے یوں گوجری زبان کی ترقی واسطے انجمن ترقی گوجری زبان وادب قائم کر کے گوجری مجلس، شعرو شاعری تے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھولن واسطے کی جان آلی کوششاں مانھ خلوص نال شامل رہیا۔ تے فِر کشمیر مانھ قائم ہون آلی ''ادبی سنگت کشمیر'' مانھ وی جوش جذبہ نال کم کیو۔

عارفؔ مخلص تے حساس گوجری لکھاڑی ہیں جھڑا باقاعدگی نال گوجری تحریک نال شامل رہیا ہیں تے ریڈیو یا اکیڈمی کی ہر مجلس تے کانفرنس مانھ شامل رہیں۔ بُنیادی طور پر شاعر ہیں پر کُجھ کہانیں تے تحقیقی مقالا وی لکھیا ہیں۔ تے کلچرل اکیڈمی کی طرفوں چھاپی جان آلی گوجری ڈِکشنری تے لوک ادب کی شیرازہ بندی مانھ جوش جذبہ نال شامل رہیا ہیں۔

اسرائیل اثرؔ، اقبال عظیمؔ تے نسیم پونچھی ناں چُ نیڑے تیں دیکھن، سُنن تے پڑھن آلا غنی عارفؔ نا جنید نظامی کی رہنمائی وی حاصل رہی ہے۔ ان کو خلوص شخصیت ہاروں اُن کی تحریراں مانھ وی اُمتوسئی لگے۔ غزل، نظم تے گیتاں آلی اُن کی پہلی کتاب ''جھمر چھاں'' نا

ریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں بہترین کتاب کوایوارڈ وی مِلیو ہے۔ اُس تیں بعد کی گوجری شاعری دوجی کتاب کی شکل مانھ چھاپن کی تیاری مانھ لگا واہیں۔

غنی عارف اُن خوش بخت لوکاں وِچوں ہیں جھاں نے زندگی کا کسے مقام پر وی تخلیقی میدان تیں ہٹن یا تھک کے بیسن کی گل کدے نہیں سوچی تے ہمیشاں اپنی ٹور ٹُرتا رہیا ہیں۔ ویہ گوجری زبان تے ادب واسطے سچ مچ اک قیمتی سرمایو ہیں۔ کلام کا نمونا:

غزل ا:

گُجھ یاد تھیں دل کا بہڑا مانھ، گُجھ درد ہجر کا ڈیرا تھا
چُپ نال شریکاں تیں اوہلے، میں سارا آپ چھپا چھوڑیا

گُجھ ہاسا کھیڈ پرانا ہیں مُڑ کھیچل کریں ٹٹولیں دل
ہوں صدقے آتا راہیاں کے، سوواری ہتھ گُھما چھوڑیا

کائے سانجھ تھی دُکھاں سُکھاں مانھ، رل بیں کے درد بنڈاواں تھا
اس آتا شرد کا پھانڈا نے، ویہ سجرا پھُل کھنڈا چھوڑیا

دل اُجڑی پجڑی بستی مانھ، کوئے رستا تکتو رہیہ تھارا
اُڈیک مانھ آتا راہیاں کے، میں کتنا کاگ اُڈا چھوڑیا

ہوں جھڑی نظراں کی خاطر اج توڑی جعفر جالوں تھو
ہوں انکے صدقے جے میں اپنا سارا درد بھُلا چھوڑیا

غزل۲:

لُٹ گئی واہ تیری ادا بلیں بلیں — سہہ لئی میں واہ سزا بلیں بلیں
یہ اسکی عنایت کیں کجھ اک نشانی — پیو زخماں نا سینے توں لا بلیں بلیں
ٹٹیا وا دل کیں پھینکر یہ ساریں — گیو میرے کلاوے تھا بلیں بلیں
وہ میرو خدا بے سہاراں کو مالک — پگرے گو توں وی بلابلیں بلیں
میری اس بستی کی یاہی سرحد ہے — یہ کھلری وی گٹھڑیں توں چابلیں بلیں

غزل۳:

چھوڑ کے ات یار نہ جا — راہ کے سٹ بشکار نہ جا
تیری ریجھ نے ات پہچائی — ہوں صدقے ہوں وار نہ جا
منت منی کاگ اڈایا — کرکر قول قرار نہ جا
ساہ گو کوئے بساہ نہیں اڑیا — دیکھ لیوں اک وار نہ جا
دندکن پے گیا تے خبرے — دل نا کر بیزار نہ جا

غزل۴:

برف کی چٹی رات کی قسمیں — چانن کی بارات کی قسمیں
اس نے ساریں ریجھ گمائیں — نظراں کی سوغات کی قسمیں
عمر گذاری جھکتاں جھکتاں — وصل کی اس رات کی قسمیں
اسے ساہی پر جیتو رہیو — آساں کی سوغات کی قسمیں
رستا روک لیا برفاں نے — ساون کی برسات کی قسمیں

مخلص وجدانی

پیدائش: 21 مارچ 1944ء گوہاڑی مظفر آباد

بیہویں صدی مانھ گوجری غزل کی پچھان بن جان آلا مُخلص وجدانی کو اصلی ناں محمد دین ہے۔ وہ ۱۹۴۴ء مانھ مظفر آباد کا گوہاڑی گراں مانھ مولانا محمد علی پھامڑہ کے گھر پیدا ہویا۔ وہ مشہور ادیب تے شاعر صابر آفاقی ہوراں کا نکا بھائی ہیں۔ بچپن مظفر آباد مانھ گذاریو تے اِتے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ کُجھ عرصو گھر کو کم کاج تے زمینداری کرتا رہیا تے فر سیمابی طبیعت نے نوکری کی تلاش مانھ کراچی پہچا چھوڑیا۔ اُتوں واپس آکے سال کھنڈ راولپنڈی مانھ پرائیویٹ نوکری کی تے فر واہ کینٹ مانھ کلرک بن گیا۔ ات ۱۹۶۷ توں لیکے ۱۹۷۷ توڑی نوکری کی پر یاہ جگہ وی رس نہ آئی تے وہ نوکری چھوڑ کے مظفراباد واپس آ گیا۔ تے اجکل مظفراباد ریڈیو سٹیشن کا گوجری پروگرام کی جان بن گیا ہیں۔

کراچی تے راولپنڈی مانھ انھاں نے اُردو ادب وی پڑھیو تے اسے دوران آپ وی شاعری شروع کر لئی تھی۔ پہلاں اُردو تے فر گوجری مان لکھن لگا۔ یوہ پاکستان مانھ گوجری ادب کو بڑو اہم دور تھو۔ جدا ت کا گوجری لکھاڑیاں نے گوجری کی نشر و اشاعت واسطے دوڑ دھوپ شروع کی تھی۔ تے اس راہ جد انھاں نے اپنا قلم کی مہار اُردو تیں گوجری آلے پاسے موڑی تاں انھاں نا گوجری کلام پر پُوری داد ملی۔

گھریلو حالات تے مخلص کی حساس طبیعت شاعری واسطے پہلاں ہی موضوع تھی ایسا حالات مانھ معمولی جرک وی حساس ذہن نا کہن لکھن پر مجبور کر چھوڑے تے مخلص نا دنیا کا بے شمار ٹھہلا جھلنا پیا تھا اس طرح انھاں نے اپنا تے زمانہ کا غم اپنی مٹھی مادری زبان گوجری

مانھ ڈھال کے گوجری شاعری تے خاص کر گوجری غزل ناجھڑی ادبی تے ابدی شعرت بخشی ہے ویہ آپ وی اسکی پہچان بن گیا ہیں۔اُن کی گوجری غزلاں کی اک کتاب رِیرا کا ناں نال شائع ہوئی تھی۔ان کو کلام خالص گوجرا ماحول کی عکاسی کرے تے ادبی معیار پر پُورو اُترے۔ مُخلصؔ بلاشبہ گوجری غزل کا کامیاب ترین شاعراں مانھ شمار ہوئیں تے انھاں نے گوجری غزل کسے وی دوجی زبان نال مونڈھو جوڑن کے قابل بنا چھوڑی ہے۔مخلصؔ کی گوجری غزل نواں لکھن آلاں واسطے بہترین رہنمائی کو کم کرے گی۔

مخلصؔ وجدانی ہوراں نے پہلے اُردو ماں شاعری شروع کیہ تھی تے بعد ماں گوجری کے نال نال وی اردو شاعری جاری رکھی۔انکی اردو شاعری بڑی معیاری ہے تے ہن تک انھاں نے اردو ماں وی کئی کتاب شائع کی ہیں۔انکی تخلیقات کی تفصیل اس طرح ہے۔

اُردو: ۱۔صلیبوں کا شہر (شاعری) ۲۔ نئی بہار نئے پھُول (اردو نظمیں)
۳۔امن کے گیت (انتخاب) ۴۔رشحات ابر (تدوین کلام، ابرار حسنی)
۵۔بوئے پیرہن (اردو مثنوی) ۶۔پیار کے پھُول (اردو نظمیں بچوں کے لئے)
گوجری: ریرا (گوجری غزل) ۲۔سانجھو کھِلاڑو

کلام:

غزل ا:

پورو ہور ارمان ہوءَ — دل کو فر نقصان ہوءَ
اوہ تے ڈاہڈو سدے تھو — منجھوں ہی نہیں جان ہوءَ
میرو دل تھو ایک پتنگ — ہونو تھو قربان ہوءَ
دیکھ کے سجن کو برتاء — دشمن بھی حیران ہوءَ
مناں مندرو ہیر کے مخلصؔ — اُچو ہور اشمان ہوءَ

غزل۲:

کس کس درتوں ہو کے پوچھے اُت تاثیر دواواں کی
اِس دھرتی پر مٹی پوئے کتنا ایک خداواں گی

اُٹھ کے فِر ہوں جا نہ سکیو، نوں کو آ کے بیٹھو ہوں
دسوں تِنا کے وے لوکا، غم کی گھنیاں چھاواں کی

شہراں کو فِر ناں نہ لئے جے کدے اکواری توں
لِہتی رسمیں دیکھے شخصا آ کے شان گراواں کی

رگاں وِچوں لہو سکایو، اکھاں وچوں گئی لو
جاتے وقت جوانی ظالم کر گئی جڑی پچھاواں کی

یوسف کھُوہ مانہہ سٹیو پر بھگیاڑاں نانہیں دتو کھان
اتنی جے ہمدردی ہوتی مُخلصؔ اج بھراواں کی

غزل۳:

نہ درویشی راس آئی نہ اُٹھکل سکھی شاہی کی
اکھاں کا کشکول ہیں خالی در در میں اگراہی کی

جھڑا نا تریاکل کریئے اوہی پلے اسکی گل
کہڑو میری گل کرے ہے خلقت چڑھتی باہی کی

جسکو جتنو بادر ہوئے اتنی اچی اسکی سوچ
نکا جاتک کی ہے خواہش نکی جیہی چاہی کی

تیری پوجا کرنی پئی چنگو وردی آیو توں
الٹی ڈاہی تھمنی پئی لوڑ تھی منا ڈاہی کی

اتھرواں کو سگ میں لایو مخلص دل کی باڑی نا
کیوں نہ غم کو فصل ہوتو بتر مانھ میں راہی کی

غزل۴:

میں کہیو سو وار نہ جا — ندی کے اس پار نہ جا
میری من لے یار نہ جا — گھمن کے بشکار نہ جا
جا کے فر پچھتاوے گو — دل کو کے اعتبار نہ جا
مدہ پچھے ملیو ہے توں — گل کراں دو چار نہ جا
چنگو موسم نہیں یوہ مخلصؔ — لے کے دل بازار نہ جا

ق:

جے احسان مکانو چاہوے تاں اس نا زندگانی دے
جس بُوٹا کی چھاں بیٹھو ہے اس بُوٹا نا پانی دے
پھٹ جے گھلیا ہیں تاں ان پر لُون وی اپنے ہتھیں لا
جِت یہ درجا کھٹیا ہیں اُت ہور اِتنی قُربانی دے

ق:

ہوں ایکلسر بھار غماں کو چکے کون چکاوے کون
خوشیاں کا تھا سارا سنگی، غم مانھ پُچھے بھالے کون
کس کو بندیوان ہے ٹھا ہُن تے ساجا چھٹ گھڑی
کس نا دیکھے اُٹھ اُٹھ بہڑے، انھیں راہیں آوے کون

ق:

میرا ارماناں کا اجڑ چھڑ گیا دل کا جنگل مانھ
دھُند غباری، سینہ کو خطرو، اُپروں بارش ساون کی
اپنی قسمت مانھ تھو رُلنو رُلیو جگ کا پیراں مانھ
کون سرہانے رکھتو مُخلص رسی تھو ہوں داون کی

ق:

زمانو تے تھو میرو ازلاں تیں بیری
توں کس گل کا گن گن کے بدلا مکاوے
خفا نہیں طبیعت ہی ایسی ہے مخلص
مزا مانھ ہوئے تے بڑیں گل سناوے

متفرق شعر:

ے بھاند آئی تے دل کا اک اک بھٹ نا لگا سو سو پھُل
سریاں پھُلن تک ڈوگی مانھ باندے ہرا سہاڑ رہیو
ے نہ درویشی راس آئی نہ اُٹھکل سکھی شاہی کی
اکھاں کا کشکول ہیں خالی دردر میں اگراہی کی

اُٹھ کے مِلوں تھوتے کہیں تھا اپنا کم نا کرے سلام
اُٹھن کی نہیں ساہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ

کے کے اپنی اوچر دسوں کے کے دسوں اپنا غم
رنگو رنگ ہیں قضیا میرا، میرا روگ ہیں گونا گون

کیوں مخلص جھلیو ہؤو ہے، کیوں پلا لیرو لیر کیا
و یہ پلا پکڑیں گل پچھیں، ہوں پلا کھسوں کے دسوں

اینویں توں دل رکھے میرو دل نا ہووے دل کی بھُوم
مِٹھیں نچھ آ جاتیں منا لگتیں میریں ہسیر کدے

بِکاؤ مال اگر ہوتو تے کد مخلص کے ہتھ آتو
خدایا شکر تیرو عشق بکتو نہیں بزاراں مانھ
کسے موسم ماں نہیں جاتی رونق میرا باغاں کی
بھاند آوے تے پھُلیں بوٹا، غم ماں کھِلیں میرا شعر،

منا مندرو ہیر کے مخلص   اُچو ہور اشمان ہؤو
غم وی آویں رات گذارن   دینہ نا ہوجائیں اکو اک

طربؔ احمد صدیقی

☆تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''انکو اصلی ناں پروفیسر محمد امین ہے، قلمی ناں طرب احمد صدیقی ہے تے حال ہی مانھ ڈگری کالج جہلم تیں ریٹائر ہویا ہیں۔ وے یہ کھٹانہ گوجر ہیں تے علاقہ کالا گجراں کا قدیمی باسی ہیں۔ پہلاں تیں مِیاں لکھیا جائیں۔ اردو پنجابی تے گوجری کا سوہنا شاعر ہیں۔''

پیش ہیں انکا گوجری کلام کا نمونا:

غزل۱:

یاد سجن کی دل نا چوبھا لائے رے — راتؔ وے تے نیندر کس نا آئے رے
جے اک نگھتی نظروی اس نا دیکھ لیوں — دنیا کے کے بھُل بھلیکھا پائے رے
دل تیں نقش محبت آلا نہیں مِٹتا — جندڑی بھاویں پل پل سنگ بٹائے رے
اپنا جمیاں اپنے ڈِھڈیں پالیا رے — دھرتی سپنی ہاروں بچہ کھائے رے
دل ڈُبے رے اج طربؔ جی خیر نہیں — اکھ کی پھڑکن کائے گل جتائے رے

غزل۲:

دُکھ اندر کو آکھ سنایو مسیں مسیں — میں اکھر کو رُوپ بٹایو مسیں مسیں
بہتی چُپ وی اپنو جُسو لُو ہے رے — دُکھ سُکھ پھولن کو بل آیو مسیں مسیں
دل کو چانن چٹتا مچ اندھیرا ماں — رُتیں رتو پھُل کھڑایو مسیں مسیں
سدھر سفنا آس پیاس کے نال طربؔ — ہم نے دل کو شہر بسایو مسیں مسیں

صاؔبر مرزا

پیدائش:5 مئی 1947ء بہروٹ راجوری

ڈاکٹر صاؔبر مرزا اُردو، گوجری تے پہاڑی کا شاعر تے ادیب ہیں تے اجکل ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ کلچرل آفیسر کے طور زبان تے قوم کی خدمت کریں۔

صابر حسین مرزا ۱۹۴۷ مانھ بہروٹ راجوری مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اِتے حاصل کی تے محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ملازمت شروع کرلئی۔ بعد مانھ جموں یونیورسٹی تیں پرائیویٹ، اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے ریاستی کلچرل اکیڈمی نا کلچرل آفیسر کی حیثیت مانھ پسند آ گیا۔ جِت وی یہ اج توڑی یاہ ذمے داری بڑی خُوبی نال نبھاویں لگاوا۔

صابر مرزا ہوراں نا لکھا پڑھی کی شوق پہلاں توں تھی۔ اُردو، پہاڑی تے گوجری زبان مانھ شاعری کریں اور سوہنی شاعری کریں۔ اُن کی گوجری شاعری مجلساں، مشاعراں تے کانفرنساں تے علاوہ کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری مانھ وی چھاپے چڑھتی رہی ہے تے اُن کی کُجھ اک غزل تے گیت ریڈیو کشمیر تیں وی اکثر نشر ہوتا رہیں۔ صابر مرزا نے سماجی میر تیر تیں اُپر اُتھ کے، جس زبان مانھ سوچیو اُسے مانھ اظہار کیو۔ تخلیق کا اس قدرتی طریقہ واسطے وی یہ مُبارکباد کا مستحق ہیں۔

صابر مرزا ہوراں نے ملازمت کے دوران ہی جموں یونیورسٹی تیں ریاست کی علاقائی زباناں کا موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈِگری وی لئی ہے جس مانھ گوجری وی شامل ہے۔ اُن کی یاہ تحقیق جلدی ہی کتابی صورت مانھ آن آلی ہے۔ اُنھاں نے کئی ہور تحقیقی مقالا وی لکھیا ہیں پر وی یہ بُنیادی طور پر شاعر ہیں۔

اُمید کراں جے کئی سالاں کی گوجری شاعری نا اکٹھا کر کے وِیہ جلدی کتابی شکل دیں گا تا نجے نواں تے عام لکھن پڑھن تے تحقیق کرن آلا ڈاکٹر صابؔر مرزا کی سوچ، لہجہ، اظہار تے خلوص تیں واقف ہو سکیں۔

غزل ۱

سُکو بوٹو ڈھٹھا پتر سُنگی ٹالو ٹال گیو
روئیں مُڑ مُڑ بھور بچارا اگ ہجر کی بال گیا

دل دُکھڑا نا مُڑ مُڑ سدے درد بلاویں درداں نا
اکھ نمانی ڈوہلے اتھروں، ہستاں روتاں سال گیو

تسیا شُنگر، رویا پکھروں، برف کا بیڑا ہسیا فیر
بُھل بھلیکھاں کو یوہ بیلو، کس کے نالو نال گیو

رنگ ہیں سارا کچا پکا، سوچ سمجھ کے چُنیئے توں
ہیرا موتی سنگ جواہر مہنگو مہنگو لال گیو

ہتھ پیراں نا بھانبڑ دسوں، نالے جاوَں رُت
جس کا گھر کی آس تھی صابؔر آخر وہ بھی ٹال گیو

غزل ۲:

آئی رُت رنگیلی مُڑ کے ڈالی ڈالی بھور گیو
میریں ہکھیں کولے رہیں، چن پردیسی دُور گیو

بکتا اتھروں ساڑو دِل کو اُس نا کِتنا پیارا تھا
سارا ہس ہس دیکھن لگا، سُولی چڑھ منصور گیو

پتھر گیٹا چُن چُن رکھیا، درداں کی اگ بال چھوڑی
بہڑو بہڑو خالی دِسے، پیار میرو مجبُور گیو

نیلی رُت مانھ، سُکا پتر رنگ نمانا جھونس گیا
پیار وفا نا ڈھونڈے کوئے کد کو وہ دستُور گیو

غزل: ۳

وہ جد فر دلگیر کرے گو — دل نا لیرو لیر کرے گو
میری ہر تحریر نا ہتھیں — پاڑ کے چیرو چیر کرے گو
مَن آلا دل تیں منیں — پتھر نا کے نیر کرے گو
خواب رتاں کا ساڑ کے سارا — موسم بے جاگیر کرے گو
لکھیو جھولی پے گو صابرؔ — اج کے منت فقیر کرے گو

غزل:۴

رُت جھلیں بوٹیں پیہنگ پیئیں دینہ چن ہلاریں کس کس نا
ہر یاد مراد کی آس دِسے توں بول بساراں کس کس نا

چومُکھی پھُل گلاباں کا، چومکھیں لشک ہیں شیشاں کیں
اس پتھر دل کا واراں سنگ توں دسیئے ماراں کس کس نا

سب طوطا مینا چوگ چگیں، اج گھگی بولیں مٹھڑا گیت
آساں کی بستی باساں تیں ہن دور اڈاراں کس کس نا

خوشیاں کی آس مانھ ہر کوئے جند جان گمان تیں تلیو ہے
پر غم کا گھمن گھیراں تیں دس پار اتاراں کس کس نا

تھی صابرؔ جن کی آس منا وہ یہ رانجھن ماہی مڑ چلیا
ان ماہلیں تلاں بیلاں مانھ، دس ہور سنگھاراں کس کس نا

غزل:۵

پھل اکھاں مانھ نیر نہ رکھیئے — کنڈاں نا دلگیر نہ رکھیئے
جس تیں متھو میلو ہووے — دل مانھ واہ تصویر نہ رکھیئے
دیکھ کے اکھ دُکھ جھاکھیں جس تیں — ایسی کائے تحریر نہ رکھیئے
تِس بُجھا کے سپ فِر ڈنگیں — تھال مانھ گھل کے کھیر نہ رکھیئے
قتل تیرے سر صابرؔ لگے — اکھ مانھ ترکھا تیر نہ رکھیئے

نذیر حسین فِدآ

پیدائش:۱۲۳اگست 1947ء ساج راجوری

نذیر حسین فِدآ گوجری کا سوہنا تے سنجیدہ شاعر ہیں۔ وےیہ ساج راجوری کا رہن آلا ہیں، جِت اُن کی پیدائش ۱۱۳اگست ۱۹۴۷نا ہوئی۔ بُنیادی تعلیم توں بعد محکمہ ایگری کلچر ماںھ ملازم ہوگیا۔

ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی ماںھ گوجری شعبا کھُلن تیں بعد گوجری کی لکھا پڑھی شروع کی۔ مشاعراں تے کانفرنساں ماںھ خلوص تے باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ اُن کی شاعری ماںھ وی درد، خلوص تے ٹھیٹھ گوجرا لفظ اس اُٹھکل نال پرویا وا ہیں جے خدا بخش زآر مرحوم تیں بعد خالص لہجہ ماںھ اسی شاعری ہور کوئے نہیں کر سکیو۔

نذیر حسین فِدآ نے گوجری ادب نا کُجھ مُچ سوہنی غزل دِتی ہیں پر زیادہ توجہ سی حرفی آلے پاسے رکھی ہے۔ اُنھاں نے حولیا تے طبیعت ہاروں شاعری ماںھ وی ذرا بناوٹ نہیں آن دِتی۔ لِکھتاں ماںھ وی مجلی ٹور رکھی ہے۔ پر جو کُجھ گوجری ادب کے حوالے کیو ہے وہ صاف سُتھرو تے چھیٹو اچھیر یو وو ہے۔

ان کو کلام باقاعدگی نال شیرازہ گوجری ماںھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی اکثر نشر ہوتو رہے۔ اللہ کرے جے اُن کی خوب صورت شاعری جلدی کتابی صورت ماںھ شائع ہوکے گوجری کا قدرداناں توڑی پوہچے۔

کلام:

غزل:

ویہ درد خزاں کا کے جانیں ہیں مالک مست بہاراں کا
پھلاں کی جھو؛لی پلیا ہیں کد چوبھا لگا خاراں کا

کیوں اگ گھسیریں دبی وی یاہ دِل میرا مانھ صدیاں تیں
مت ہتھ سڑ بل جائیں لُوہے جائیں جے لگا تت انگاراں کا

اک کیہر ہمیشاں رہے بھکھتو، نِت اندرو اندر ہر بیلے
دِن دھکھتا دھکھتا گذر جائیں، کوئے پیش نہیں حیلاں چاراں کا

نہیں پیڑ کسے کے ہتھ آئی، پُچھ اوہل ہے ڈُنگا درداں کی
یوں کسر کسے نے نہیں چھوڑی، احسان کرم ہیں ساراں کا

نذیرؔ ہجر کا پھٹاں کی بے قدر زمانو کے جانے
اِن زخماں نا کد انگ آویں، اُن بے درداں کی ماراں کا

کے، ڈی، مینی

پیدائش: پہلی اکتوبر 1947ء گُنڈی، سُرنکوٹ۔ پونچھ

موجودہ ادبی دُنیا مانھ کے ڈی مینی اک معتبر ناں ہے۔ وہ اُردو، گوجری، پنجابی تے پہاڑی کا سوہنا شاعر تے ادیب ہون تیں علاوہ تاریخ دان وی ہیں۔ خوش دیوا کتوبر ۱۹۴۷ مانھ سُرنکوٹ پونچھ کا گُنڈی گراں مانھ پیدا ہویا۔ آپ گھروں بل تھا پر ماحول مانھ غریبی، بے کسی تے افراتفری انھاں نے اپنی اکھیں دیکھی جس کی جھلک انھاں کا ادبی کارناماں مانھ باندے دِسے۔

بُنیادی تعلیم کے دوران ہی خوشدیو مینی ہوراں نا ادب کا مطالعہ کو موقعو ملیو تے کرشن چندر، ٹھاکر پونچھی تے مُنشی پریم چند نے اُنھاں کی سوچ متاثر کی۔ ریاضی مانھ ایم اے کرن تیں بعد وہ ریاستی محکمہ منصوبہ بندی مانھ ملازم ہوگیا جت وہ اجکل ڈپٹی ڈائیریکٹر کی حیثیت نال کم کریں۔ تعلیمی دور تیں ہی انھاں مانھ لکھا پڑھی کو رُجحان موجود تھو تے اس دوران وہ کئی علمی ادبی تنظیماں کا رُکن وی رہیا ہیں۔ پر تاریخ تے تحقیق ہمیشاں توں انھاں کا لاڑلا موضوع رہیا ہیں۔

خوشدیو اُردو تے پنجابی کا بہت سوہنا لکھاڑی ہیں اسو یلے توڑی دس یاراں کتاب لکھی ہیں جن مانھ پونچھ تے راجوری کی مکمل تاریخ تے علاوہ ''رمزاں'' (پنجابی انشائیہ) تے ''چاند کے ساتھ ساتھ'' (اُردو شاعری) شامل ہیں۔

۱۹۷۵ کے قریب جدید گوجری کی چڑھت مانھ وہ بہہ بڑا جوش جذبہ تے خلوص نال شامل ہویا تے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی کی گوجری مجلساں مانھ باقاعدگی نال آتا رہیا۔ کُجھ

عرصو گوجری زبان وادب کی انجمن کا سکریٹری وی رہیا۔ گوجری ادب تے تاریخ تیں متعلق مُچ سارا تحقیقی مضمون لِکھیا جہڑا گوجری رسالاں تے کتاباں مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ اُنھاں نے ''رجی'' سمیت کُجھ مُچ ہی شاندار تے جاندار گوجری کہانیں وی لکھی ہیں۔ تے شاعری آلے پاسیقلم کی مُہار موڑ کے خوب صورت گوجری غزل وی لکھی ہیں۔

کے ڈی مینی ہور اجکل پیر پنجال کا پہاڑی تے گوجری قبیلاں توں متعلق تحقیقی کم مانھ لگا وا ہیں تے نال ہی ٹی وی تے ریڈیو واسطے سلسلہ وار لکھیں جن مانھ پیر پنجال کو مشترکہ کلچر ان کو من پسند موضوع وہے۔ اللہ اُنکا قلم مانھ ہور طاقت تے برکت دئے تے انھاں نا گوجری زبان تے ادب کی ہور خدمت کرن کی توفیق دئے تانجے انھاں نال محبت کرن آلاں کی تسلی ہو سکے جہڑا اجھاں اُن کی گوجری کتاب کو مُنہ دیکھن کا اڈیکوان ہیں۔ گوجری کلام:

غزل ا

اس برہیا جد کوئے گیت سناوے گو — یاد تیری کی برچھی سینے لاوے گو
رات اُڈیکے گی گہلاں مانھ لوڑے گی — شنگراں پر چن اپنی چادر ڈاہوے گو
جہڑو چھوڑ گیو اکواری کد مِلیو — پر بنجارو بہڑے بہڑے گاوے گو
سینہ اندر جہڑو ہر دم ساڑ کرے — اتھروں بن کے آخر باندے آوے گو
رستیں رستیں کھنڈی وی ہے آس تیری — کے جانو تھو اس راہ وی ترساوے گو
ہم سارا کھڈیالاں ہاروں ٹٹاں گا — کہڑو اس بستی توں سالم جاوے گو

غزل:۲

ڈنگ بچایئے زہر تیں ڈریئے — سپاں کا اس شہر تیں ڈریئے
اچھل بُوٹا کم آویں گا — بیلا کی دوپہر تیں ڈریئے
دھرتی بچوں رت دھرسے — تیراں ربی قہر تیں ڈریئے

لارا پر نہ گھول گھمایئے دل ٹھگنا بے مہر تیں ڈریئے
باندے باچھڑ کُجھ نہیں ہوسیں چُپ چپیتا بیر تیں ڈریئے

غزل:۳

رہ ہر دم تیری منگ اڑیئے دل چاہوے تیرو سنگ اڑیئے
یاداں کی گھُمن گھیری مانھ حالیں وی چھنکیں بنگ اڑیئے
ہوں ہور کولے دل ہور کولے دوہاں کے اندر جنگ اڑیئے
در چھٹیو تاں در در پھریو بن جوگی پیر ملنگ اڑیئے
کے لکھوں یہ ان چھوہ جذبا سوچاں ور جمیو زنگ اڑیئے

غزل:۴

اتھروں بن کے ڈلکے گی تڑفاوے گی آس نمانی شام ہوتاں مُڑ آوے گی
باہج تیرے تیں کس راکس رابیتی ہے بستی بستی میرو حال سناوے گی
برہیا کی پھُلکاری آخر سڑنو ہے کوئل بھاویں کُوکے گی کرلاوے گی
بھڑک گیو ہے جھڑو میرا سینہ مانھ اُس بھانبڑنا کھہڑی کا نگ بجھاوے گی
نہیں ملسیں رُسیو وسنگی نہیں ملسیں لکھ لکھ واری بھاویں گھول گھماوے گی

غزل:۵

آساں کی یاہ ٹھنڈی چھاں اڑیئے میرے اندر ہردم تیرو ناں اڑیئے
نہیں لکتو روح بستی مانھ بازاراں مانھ تڑفے چھڑکے ہُد کے میری جاں اڑیئے
گُفتاں ویلے بنگاں کا چھنکاٹا تھا نہیں بِسری واہ دیس اپنا کی باں اڑیئے
کے ہویو جے چاڑھ لئی کھبیاڑی تیں بنے دل دریا نا منوں تاں اڑیئے
رات انھیری گھُمن گھیری بھالے رے یاد سمندر مانھ ہم ڈاہُو کھاں اڑیئے

غزل:۶

اک جھلکارو لا کے کھڑی تھار گیو — اچن چیتیں سینے برچھی مار گیو
خورے سورج بن کے توں ہی چمکے تھو — باجھ تیرے تیں بستی کو چمکار گیو
بیڑ کر کے راتیں جاگوں تڑفوں میں — یاد تیری کو جذبو نیندر ساڑ گیو
بڈا تارُو وی اس کنڈے ڈُبیا ہیں — دل دریا نا ٹپ کے کھڑو پار گیو
اک ذری نہ ہوٹھاں نے برلاپ کیو — جس ویلے وی تھارے مُنہ روبکار گیو

غزل:۷

باس تیرا جُسا کی میرا ساہواں اندر — توں بیٹھو ہے دل گیاں درگاہواں اندر
رات انھیری واقف کارنے دھوکھولایو — گھل مکلو ڈابو کھاؤں راہواں اندر
عشق ملاوے رب نا فربھی خورے کیوں — گنیو جائے یوہ وی نیچھ گناہواں اندر
یاس کا اتھروں ڈلکیں نین نشیلاں تیں — آس کو بھانڈو سکھنو دل دریاواں اندر
منزل آخر پیر نا چمے چٹے گی — چلتو رہے گو جیکر تیز ہواواں اندر

غزل:۸

شام ہوتاں ہی یاد کا بھانبڑ بالاں گا — ٹیپا ٹیپا اپنا آپ نا بالاں گا
منزل آخر پیر نا چمے چٹے گی — جیکر دھپ کا جھف نا کنڈ پر جھالاں گا
کوسا کوسا ڈم ہجر کا کھا کے وی — کُولی کولی آس جگر ماں پالاں گا
نہیں ملنو گمیو وو موتی نہیں ملنو — ایک سمندر بھاویں روز کھنگالاں گا
ہُن بستی تیں رات نا مار مکانو ہے — ہن سورج نا اپنا سر پر بالاں گا

پروفیسر یوسف حسن

☆تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''پروفیسر یوسف حسن ہورلون کشمیری ہیں۔کوئی دوسو سال پہلاں انکا بڈ کا کسے بڑا ڈاہڈا اکال کے سمے بار ہمولے کشمیر تیں اُجڑ کے پنجاب پاکستان آ گیا، ہجرت کے سمے تھائی کھائی پھرتا کالا گجراں جہلم آ بسیا۔ات اپنو گھر بنا لیو۔ایم اے اُردو ہیں۔گورنمنٹ اصغر مال کالج راولپنڈی مانھ پڑھاویں۔

بنیادی طور پر و یہ تھِندا اُستھرا کھرا شاعر ہیں۔اردو پنجابی تے گوجری مانھ سوہنا شعر کہیں۔اک مجموعہ کو کلام گوجری زبان مانھ ہے۔تے گوجری پر اک تحقیقی مسودو وی تیار ہے جس مانھ مھارا قدیم گوجری شاعر حضرت بابا فریدالدین شکر گنج تیں اُراں کوئی پنجاہ قدیم گوجری شاعراں پر چج ہی سوہنی پرکھ پڑتال ہے۔اپنو اردو کلام اجاں نہیں چھاپ سکیا تے نہ پنجابی شاعری کو مسودو چھاپ سکیا۔اردو تے گوجری مانھ متا سارا تنقیدی مضمون تے مقالا وی لکھیا ہیں، تے یوہ سلسلو جاری ہے۔''

گوجری کلام کا نمونا:

غزل:

جیون کیکن جریو میں ریت سمندر تریو میں
پھٹ لگا تھا دھرتی نا لہو رو رو کے مریو میں
توں تے میرے کولے تھو فر کیوں ہو کو بھریو میں
نوری ناری جو وی تھو دھوؤں پھک پھک مریو میں
یوسفؔ انھاں گلیاں ما چانن سفنو دھریو میں

احمد شناسؔ

پیدائش: 1951ء شاہدرہ شریف راجوری

ریاستی ادبی دنیا مانھ احمد شناس اک معتبر ناں منیو جائے، وہ ۱۹۵۱ء مانھ راجوری کا گراں شاہدرہ شریف مانھ اک گورسی خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم تھنہ منڈی تے راجوری مانھ حاصل کر کے فرڈ گری کالج پونچھ تیں بی اے تے جموں یونیورسٹی تیں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ انھاں نے ۱۹۸۴ء مانھ ریاست کو کے اے ایس امتحان پاس کر کے سیکریٹریٹ مانھ ملازمت شروع کر لئی تے اس دوران کئی اہم عہداں پر کم کیو۔ سروس سلیکشن بورڈ کا ممبر تے گوجر مشاورتی بورڈ کا سیکریٹری رہن تیں بعد اجکل راجوری مانھ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی حیثیت نال ذمہ داری نبھاویں لگا وا۔

۱۹۸۰ء کے قریب ریاست مانھ گوجری کی نویں چڑھت کے نال انھاں نے وی گوجری مانھ طبع آزمائی شروع کی پر زیادہ دلچسپی اردو آلے پاسے ہی رہی جت انھاں نے اپنو اک نمیکلو مقام پیدا کر لیو ہے۔ انکی اردو شاعری کی کتاب جلدی ہی شائع ہون آلی ہے۔ گوجری مانھ انھان نے گھٹ مگر معیاری شاعری کی ہے:

ع:

اج تک چھپا کے رکھیا تھا جس نے گھراں کا راز
رشتاں کی واہ قمیض وی ہن لیر لیر تھی

غزل

ویہ حور پریاں کا دیس جیسی خیالی بستیں
بسائیں ہم نے وی کیسی کیسی خیالی بستیں

ویہ جن کا بارا ماں گیت لکھیا تھا شاعراں نے
کدے کتاباں ماں دب گئیں ویخیالی بستیں

سوائے واویلا شور کے ہور کجھ نہیں لبھتو
یہ شہر نگراں ماں آ بسیں کیسی خالی بستیں

مکان دولت کا بے بہا حسن کا نمونا
یہ انکے اندر عجیب نادار کالی بستیں

یہ لوک اپنا وجود توں بچھڑیا وا سایا
سفر کے دوران لُٹ گئیں یہ سوالی بستیں

منیر حسین چوہدری

☆تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''منیر حسین چودھری میرا سکا بڑا بھائی احمد مصری مرحوم کا فرزند ہیں، میری اکا ہی بیٹی ثریا جبین ہے واہ اسے کے گھر ہے۔ منیر صاحب لاہور یونیورسٹی تیں بی اے، ایل ایل بی ہیں۔ چار پنج سال میر پور مانھ وکالت کی فر پبلک سروس کمیشن کا مقابلہ کا امتحان مانھ کامیاب ہو کے ایس ڈی ایم تعینات ہوا۔ اپنی لیاقت تے دیانت داری کے سبب جلدی ڈپٹی کمشنر ہو گیا۔ اج کل بیہواں گریڈ مانھ کمشنر امور منگلہ ڈیم ہیں۔

گوجری مانھ مد، نعت، مرثیہ، غزل، نظم تے گیت بہت ہی سوہنی سُتھری کہیں۔ گوجری ڈراموُ لہو کی خوشبوُ وکالت کے سمے لکھیو تھو جہڑو شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوؤ۔ گیت کہانی تے بچ سار ا فیچر وی لکھیا جہڑا اتر اڑ کھل ریڈیو تیں اکثر نشر ہوتا رہیں۔ ملازم ہون تیں بعد مصروف ہو گیا تے فر کجھ نہ لکھ سکیا۔ انکی شاعری کو مجموعوُ 'سانجھ' کے نامے طبع ہون آلو ہے جس میں میرا بڑا بھائی چودھری امیر حسین شہید کا سپوت تے گوجری شاعر چوہدری شاہ محمد شاہباز ہوراں کی گوجری شاعری وی شامل ہوئے گی۔''

کلام کا نموناں:

غزل۱:

یاداں کا دل دِل دیا ٹمکیں آساں کا دِل سُپنا
سنگیاں کا کجھ گیت پرانا یاراں کا کُجھ سُخنا

چارے کونٹ اندھیر پھریا رُٹھا راہ نہیں دستا
اپنا ہاڑا کون سنے گو کون سنے گو دُکھنا

چڑھیا ہڑھ سیلاب ماں سٹ کے آپے ہویا کنارے
ہن کیوں رُڑھتو دیکھ کے نم ہیں تھارا نین سُلکھنا

ہوں بے دوس نمانو فر وی تم نا دوس نہیں دیسوں
ہتھیں دِتیں دندیں کھولوں دُکھڑا دسوں کس نا

بند زبان ہوئی ہن گُنگی بند منّیر کا ہاڑا
ہوٹھیں چاڑھیو چُپ کو جندرو گوڑ کریں اِت سچ نا

غزل۲:

جاگ اکھاں بچ رات گذاری	تارا لے گیا نیند ادھاری
چن کا چانن کی آساں ماں	بیت چلی کائے رُت بہاری
مِٹھیاں مٹّھیاں خاباں کے بچ	من اندر کائے صورت پیاری
دل کا کھُوہ ماں درد چھپایو	فر وی جانے دنیا ساری
مرن تے جین منّیر بروبر	اس کے صدقے زندگی ہاری

محمد امین بانہالی

پیدائش:18 مئی 1953ء بانہال

امین بانہالی اُردو، ڈوگری تے گوجری کا معتبر شاعر ہیں۔ وہ یہ ۱۹۵۳ مانھ بانہال ماں پیدا ہویا۔ اُنکا بزرگ پہلاں جموں کا سنجواں گراں کا رہن آلا تھا پر ۱۹۴۷ توں بعد وہ یہ بانہال چلے گیا جت امین ہوراں کی پیدائش ہوئی۔ ۱۹۸۰ مانھ والد صاحب کی وفات تیں بعد وہ یہ اپنا دوجا بھائیاں سمیت واپس جموں آ گیا تے اج تک اتے مقیم ہیں۔ امین بانہالی ہوراں نے میٹرک تک کی بنیادی تعلیم بانہال مانھ ہی حاصل کی تے فر ۱۹۷۹ مانھ بھیڈ بکریاں کا سرکاری محکمہ مانھ ملازم ہو گیا تے اجکل نوکری کا سلسلہ مانھ جموں ہی تعینات ہیں۔

ادبی دُنیا مانھ امین بانہالی نے سب تیں پہلاں اُردو مانھ شاعری شروع کی تے فِر ڈوگری تے گوجری لکھنی شروع کی۔ ۱۹۹۰ کے قریب گوجری ادب مانھ آن تیں بعد وہ یہ ہر مجلس مانھ وی باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ اُن کی گوجری شاعری شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تے دوردرشن تیں وی نشر ہوتی رہی ہے۔ گوجری شاعری مانھ امین بانہالی ہوراں نے غزل کو میدان پسند کیو ہے تے گوجری ادب کی جھولی مانھ کُجھ مُچ ہی سوہنی تے معیاری غزل با ہی ہیں۔

؎ اپنی کمزوریاں نا گن بےشک خوبیاں گو مگر حساب نہ کر

ق:

نہ رستو ملے گو نہ منزل گھٹے گی ہے تقدیر میری سفر زندگی بھر
میرو کُب نہ دیکھو میری چال دیکھو نہ کر پایو سِدھی کمر زندگی بھر

ق:

مر کے جیتو رہیو جی کے مرتو رہیو — ہوں تیرا غم مانھ کے کُجھ نہیں کرتو رہیو
اپنی کرنی تے بھرنی تھی سجنا مگر — ہوں تیری کرنیاں نا وی بھرتو رہیو

غزل: ۱

چار دناں کو حُسن جوانی — یوہ وی فانی واہ وی فانی
سب تیں سوہنا سب تیں پیاری — اکھ کا اتھروں یاد پُرانی
سب غزلاں مانھ میرو قِصو — سب نظماں مانھ تیری کہانی
دُشمن ہویو جان کو دِل کو — جس نا کھوں تھو ہوں دل جانی
ہر انسان امینؔ مسافر — ہر شے اِت کی آنی جانی

غزل: ۲

ان کا دھوکھا مہارا دھوکھا — اک دوجا توں پیارا دھوکھا
جھانسا مانھ نہ آیئے بالکل — جھوٹھی نظر نظارا دھوکھا
ان تیں چنگیں مہاریں کُلیں — اچا محل منارا دھوکھا
کامل ذات خدا کی بندیا — سورج چن تے تارا دھوکھا
ہن کوئے رانجھو ہو نہیں سکتو — اج کا تخت ہزارا دھوکھا

غزل: ۳

مہاری خاطر کال برابر — باقی سب خوشحال برابر
سارا چنگا ہم ہی ماڑا — گھر کی کُکڑی دال برابر
وہی چہرا وہی لٹیرا — بدلیو نہیں کجھ بال برابر
میرا شعر تے ہو نہیں سکتا — غالب یا اقبال برابر
ساتھ امینؔ اگر نہیں دیتو — فر وی تھارے نال برابر

غلام سرور چوہان

پیدائش:1955 کالابن مہنڈر پونچھ

چودھری سرور چوہان ۱۹۵۵ء مانھ پُونچھ مہنڈر کا گراں کالا بن ماں پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم مہنڈر تیں حاصل کی تے فِر ڈگری کالج پُونچھ تیں بی اے کی ڈگری لئی۔ جموں یونیورسٹی تیں سیاسیات تے اُردو ماں ایم کر کے وی انکی علمی تس پوری نہیں ہوئی تے انھاں نے اپنو تعلیمی سِلسِلو جاری رکھتاں قانون کی ڈِگری (ایل،ایل، بی) وی حاصل کی۔ اسے طرح انھاں نے محکمہ تعلیم، صحافت تے وکالت کی رسیں توڑی تے آخر ۱۹۸۴ مانھ ریاستی سرکار کو کے اے ایس کو امتحان پاس کِیو تے ۱۹۹۲ء مانھ محکمہ پولیس مانھ ایسا قدم رکھیا کہ ہُن کسے نواں تجربا کی گل وی نہیں سوچ سکتا۔ بھاویں ہُن وِیہ ترقی کرتا کرتا ایس ایس پی بن گیا ہیں پر یہ بیڑِیں انھاں کے اندر کا فنکار نا جکڑ نہیں سکیں۔

انھاں کی ادبی سرگرمی یونیورسٹی ماں تعلیم کے دوران شروع ہوئیں۔ اتفاق کی گل ہے جے اُسے دور مانھ کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبو وی کھلو تھو۔ شروعات شاعری تیں کی تے بعد مانھ افسانہ انشائیہ تے ڈراما وی لکھیا جہڑا گوجری شیرازاں ماں شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر جموں تیں وی نشر ہوتا رہیا ہیں۔ کُجھ دیر تک انھاں نے جموں تیں وادی گلنار شائع کر کے صحافت کی شروعات وی کی پر سیمابی طبیعت نے یوہ سِلسِلو زیادہ دیر تک نہ چلن دِتو۔

گوجری کی ادبی مجلساں ماں ویہہ مصروفیات کے باوجُود باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں تے اس سفر ماں انھاں نے کُجھ سوہنی تے مِٹھی یاد ادبی کارواں کے حوالے کی ہیں۔ نِکی بحر ماں وِیہ سوہنی غزل لکھتا آیا ہیں تے ۲۰۰۱ء ماں شائع ہون آلی اُنکی شاعری کی کتاب

نین کٹوراوی ادبی حلقاں ماں پسند کی گئی ہے۔ اگلے ہی سال انھاں نے اپنی پسند کی گوجری شاعری وی شائع کی تے فِر سال ۲۰۰۳ء ماںھ انکی نثری کتاب کھوٹا سِکا وی شائع ہوئی جس ماں انکی کہانیں، انشائیہ تے ڈراما شامل ہیں۔ اُنکو یوہ ادبی سفر جاری ہے تے انکی تحریر کا کُجھ نمونا تبصرہ تیں بغیر حاضر ہیں تانجے پڑھن آلا انکا فن کو اندازو تے سواد آپ لا سکیں۔ کلام:

غزل ۱:

آپے بول پیا اتھروں	بھیت کھول گیا اتھروں
یہ اتھروں نماناں ہیں	جِند رول گیا اتھروں
اتھروں نہیں موتی ہیں	انمول گیا اتھروں
اتھروں تیری یاداں کا	گول گول گیا اتھروں
جہڑا نہیں ڈُلیا آپے	غم گھول گیا اتھروں

غزل ۲:

خیالاں کی بستی ماں آ بلیں بلیں	میری جان مِناں ستا بلیں بلیں
محبت کی پہلیں ادا بلیں بلیں	اک واری مُڑ فِر دِکھا بلیں بلیں
یہ بل کھاتی ندیں مچلتا وا دریا	زُلفاں کی چوٹی بنا بلیں بلیں
اجاں لج آوے اجاں شرم آوے	ہو جاں گا ہم آشنا، بلیں بلیں
چن کے کرے گو تیرا حُسن اگے	متھا تیں جھنڈ نا ہٹا بلیں بلیں

غزل ۳:

سوہنی رُت بہار نا ترسے	میرو دل وی یار نا ترسے
ایکلاں جینو اوکھو دِسے	بچھڑی کونج اڈار نا ترسے
کوہِ طور نا مُڑ مُڑ دیکھے	عاشق یوں دیدار نا ترسے
دُنیا کی تصویر کو رنگ ہے	بوہٹی ہار سِنگار نا ترسے

سینے لاوَن مر مر جاوَں   سجن مِتر یار نا ترسے
ہوں بھی ترسوں حبیب اُسے نا   جِسراہ گُل گلزار نا ترسے

غزل۴:

ہوں کئی بھلیکھا کھا بیٹھو   گل اپنے لا کے پھاہ بیٹھو
میں چُلھو اک بنایو تھو   جھڑو آپے ہی ہوں ڈھا بیٹھو
یاہ کہڑی فصل جمی ہے   یوہ کہڑو بیج ہوں راہ بیٹھو
میں امن کی گل کیہی تھی   توں ایٹم بم بنا بیٹھو
لوک ڈھونڈیں بیچ سمندراں کے   ٹُوں ہتھیں لعل کھڑا بیٹھو

غزل۵:

نہیں مریو شیطان میرے اندر گو   کے ہویو انسان میرے اندر گو
کِت کِت پُجیں لاٹ تیرا الشکارا گی   بُت ہویو انسان میرے اندر گو
کُجھ ہاڑا کُجھ ساڑا تیری یاداں گا   یوہی تھو سامان میرے اندر گو
کے پئی نظر چھوہاتی اُس پاسے   دِل ہویو بےایمان میرے اندر گو
اک لحظہ ماں کُنجی حوالے چوراں گے   کر گیو نادان میرے اندر گو
کیوں سوالیں سُتی وی حیاتی نا   جاگے گو انسان میرے اندر گو
کر کر انکی صفت لوکاں ماں حبیبؔ   اُچو کیو مان میرے اندر گو

انورؔ حسین انورؔ

پیدائش:9 دسمبر 1955ء فتح پور راجوری

ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبہ تیں دھوئی دھائی وی گوجری اواز انور حسین کی پچھان ہے۔ وے ۱۹۵۵ مانھ راجوری کا گراں فتح پُورڈنہ مانھ اک جٹ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ملازم ہوگیا تے مُدت توڑی پڑھان کی ذمے داری کے نال نال اپنی پڑھائی کو سلسلو وی جاری رکھیو تے اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی۔ ۱۹۸۷ مانھ ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبہ مانھ اناؤنسر کی حیثیت نال گیا جِت وے اج توڑی یاہ ذمے داری بڑی ذمے داری نال نبھاویں لگا وا۔ گوجری زبان تے ادب واسطے ریڈیو کی طرفوں کی جان آلی کوششاں مانھ اُن کو بڑو حصو ہے۔

گوجری ادب مانھ وے ۱۹۹۰ کے قریب مقالہ نگار کی حیثیت نال داخل ہویا۔ پر بعد مانھ غزل کا میدان مانھ نوں قدم رکھیو جے غزل ہی اُن کی پچھان بن گئی۔ جدید گوجری غزل مانھ انورؔ اک معتبر ناں بنتو جائے لگو وو۔ اُنکا کلام مانھ فنی پکیئیت کے نال نال ایسو خالص گوجرو لہجو ہے جس مانھ نواں نواں مضمون تے پرانا پرانا گوجری محاورا بڑی اُتھکل نال گُنیا وا ہوئیں۔ گوجری غزل کا حوالہ سنگ نویں صدی نے انور حسین نال بڑی امید لائی ہیں۔ اللہ کرے جے وے باقاعدگی نال لِکھتا رہیں تے گوجری آلاں کی تِس بجھا تا رہیں۔ کلام:

غزل ۱

کھلی اکھیں نظر نہیں آتا، خواباں مانھ تڑفاویں لوک
ہور بدھاویں بیتابی نا، ایسو دِل پر چاویں لوک

پہلاں اپنو میت بناویں فر دیں داغ جدائی کا
خورے کس تقصیر کو بدلو مہارے نال مکاویں لوک

بھاویں اکھاں کی بولی مانھ اک اک گل سمجھا چھوڑیں
دل کو حال زبانی اپنی، دسن تیں شرماویں لوک

یوہ ان کو دستور سہی پر اپنا بس کی بات نہیں
ہم انھاں نا بھُل نہیں سکتا ہمنا لکھ بھُلاویں لوک

ڈُبن چلی آپ تے دسے ترنو آنڈھ گمانڈی نا
اپنی ہوش وی نہیں کر سکتا، ہمنا کے سمجھاویں لوک

غزل ۲:

بھروسو تک لیو یاراں کی یاری دیکھ لی ہم نے
محبت دوستاں کی بار باری دیکھ لی ہم نے

سماں کے نال بدلن آلیو یارو بدل جاؤ
دھیاڑا چار تھاری چاریاری دیکھ لی ہم نے

جنہاں نے جان وارن کی قسم کھاہدی تھی مہارے تیں
ضرورت پین ور انکی عیاری دیکھ لی ہم نے

بڑو ارمان تھو اک دن خوشی کو دور دیکھاں گا
مگر اس آس مانھ ہی عمر ساری دیکھ لی ہم نے

پتو نہیں ہور کے کجھ دیکھنو باقی ہے قسمت مانھ
بہتیری زندگی مانھ خواری دیکھ لی ہم نے

غزل۳:

یاری بھاویں کھیر تے کھنڈ ہے — منہ پھر منہ ہے کنڈ پھر کنڈ ہے
حِرص کو پالو کس نے پٹیو — جِتنا پلا اُتنی ٹھنڈ ہے
اپنو محرم حال نہیں مِلتو — نوں تے یاراں کو ترنڈ ہے
پلو اپنو سام کے رکھیئے — یاہ دُنیاں بیری کو جنڈھ ہے
خواب ماں دیکھوں ہوں محشر ماں — سِر پر پاپاں کی اک پنڈ ہے

غزل۴: (ڈاکٹر رفیق انجم کے ناں)

تیرو خلوص دیکھ کے دل نا خوشی مِلی — کر نہ سکوں بیان مسرت جھڑی ملی
تیرو سلام آیو میرے ناں زہے نصیب — بیمار حسرتاں نا نویں زِندگی ملی
خوشبو مثال یاد تیری دل مانھ مہک اُٹھی — سدھراں کی کونپلاں نا عجب تازگی مِلی
تیرا ملن کی خیر تمنا رہی مگر — اے دوست تیرا درد مانھ لذت بڑی مِلی
انؔور نا ہور چاہیئے کے اس جہان مانھ — ہوں خوش نصیب ہاں کہ تیری دوستی مِلی

ابراراحمد ظفرؔ

پیدائش: 4 جنوری 1956ء ایبٹ آباد   وفات: 25 مارچ 1998ء جموں

چوہدری علی محمد گورسی علاقہ گول گلاب گڑھ کا ذیلدار، عالم تے سیاسی بصیرت رکھن آلا بزرگ تھا جھاں نا ملکی تقسیم کا عذاب پوٹنا پیا تے اپنو تخت تاج چھوڑ کے ایبٹ آباد مانھ مہاجراں آلی زندگی گذارنی پئی۔ ابراراحمد ظفرؔ اسے پردیس مانھ پیدا ہویا پر پنج سال کی عمر مانھ ہی یتیم ہوگیا تے نوں شروع تیں ہی زندگی کا سارا سیک ننگے سر برداشت کرنا پیا۔

علمی ادبی خاندان ہون کی وجہ تیں ظفرؔ مانھ ادبی ذوق موجود تھو جس ناوقتی حالات نے یوں سگ لائی جے نظماں، گیتاں تے غزلاں کی پنیری پنگرن لگ پئی تے اُس فصل کو کیمقابلو ہوسکے جس کی پال پوس تے گوڈی تالی کی ذمہ داری رانا فضل حسین جیہا ادیب تے شاعر نے قبولی ہوئے۔ ابرارظفر کا سارا کلام مانھ وطن کی محبت، پردیس کا دُکھ درد تے اپناں کی بے مہریاں کو جھڑو ذِکر ہے اُس مانھ رانا فضل کی تربیت نمایاں دِسے۔

بُنیادی تعلیم تیں بعد ابراراحمد ظفرؔ کافی عرصہ تک ریڈیو تراڑکھل نال جُڑیا رہیا جِت اُنکے اندر کو تخلیق کار جوان ہوؤ پر وطن کی تاہنگ اُنھاں نا آخر 1981 مانھ واپس چھِک لیائی تے ویہ آکے گول گلاب گڑھ مانھ بس گیا۔ پر اِت آکے اُن کی کے کے ریجھ پوری ہوئیں تے کتنا خواب ریزہ ریزہ ہویا اسکو اندازو اُنکا کلام توں ہی لایو جاسکے۔ کیونجے اُن کی حیاتی کی کشمکش، دُکھاں درداں، محرومیاں تے مایوسیاں کو چھاملو انکی شاعری ماں وی موجود ہے۔

ظفرؔ نے بھاویں ہر صِنف مانھ شاعری کی کوشش کی ہے پر ویہ اپنا اندرون کو درد نظماں مانھ کھُل کے بیان کرسکیا ہیں۔ تے اُن کی نظم ہی اُن کی شاعری کی جان ہیں۔

سدہراں کا موتی، ڈھول اوازا دوروں سوبھیں، درد کا اکھر، تے ہوں نہیں ہوسوں، اُن کی شاہکار نظم ہیں۔ اُنھاں نے کئی دردیلا گیت وی لکھیا ہیں تے کُجھ خوبصورت غزل وی مگر ہر صِنف مانھ ان کو اک اپنو لہجو تے نمیکلو رنگ ہے۔ اُنھاں نے جس خوبصورتی نال ٹھیٹھ گوجری لفظ تے محاورا اپنی شاعری مانھ برتیا ہیں اُس تیں اپنی مادری زُبان پر اُن کی پُوری قدرت کو اندازو ہوسکے۔

ان کو کلام گذشتہ سال 2003 مانھ ریاستی کلچرا کیڈمی نے ''گھُمن گھیر'' کا ناں نال شائع کیو ہے جہڑو بلاشبہ گوجری ادب مانھ اک اہم اضافو وی ہے تے نوجوان لکھاڑیاں واسطے پات وی۔ وطن تے انسانیت نال محبت کرن آلو یوہ شیر جوان اک سڑک حادثا کی وجہ تیں 25 مارچ 1998 نا ساراں تستیاں تیں ازاد ہوگیو۔ تے نوں گوجری زبان اک دردیلی اواز تیں محروم ہوگئی۔

کلام:

غزل

میں گیت وفا کا گا تکیا — کُجھ پیار کا دھوکھا کھا تکیا
ویہ اسراں اج کُجھ رُٹھا ہیں — کر ترلا مِنت منا تکیا
ویہ دل تیں ڈیرو پٹتا نہیں — میں سوسو وار بھُلا تکیا
ہتھ عشق کو موتی آیو نہ — تن من کا لعل کھڑا تکیا
سُکھ وی ظفر نا راس نہ آیو — دُکھ وی میں گل لا تکیا

غزل

دل میرا نا ساڑ گیو کوئے — ہجر کی پچھیا چاڑھ گیو کوئے
نین ملا کے اکھ چھوہا کے — گھل غماں کا پہاڑ گیو کوئے
لکھ کے پیار کی پریم کہانی — دل کو ورقو پاڑ گیو کوئے
لارا لا کے عشق نگر کا — ادھ اشانوں جھاڑ گیو کوئے
جیبن کی ظفر آس نکمی — آس کو شہر اجاڑ گیو کوئے

غزل

رات گذری میری عذاباں کی — مہربانی بڑی جناباں کی
بُجھ لے اپنو سوال اکھاں تیں — غرض کے ہے بھلا جواباں کی
زلف کھولی ہے تیں کدے جانیں — خوشبو آئی منا گلاباں کی
اپنو سب کُجھ میں تیرے ناں کیو — ہن غرض نہ رہی حساباں کی
کد تیں آنو سنا او میری غزل — بیت جانی یاہ رُت شباباں کی

غزل

ستھرا ہی رہ گیا ہیں ڈیرا چلے گیا — دل مانھ میرے تھا جنکا بسیرا چلے گیا
ہوں رہ گیو تھو سکھنی گٹھڑی نا توستو — سرمایو سارو لیکے لٹیرا چلے گیا
میرا نصیب مانھ رہی یاہ شام غم کی شاید — سنگ اپنے لے خوشی کا سویرا چلے گیا
میرا خلوص کو منا انعام کے دتو — دے کے وہ یہ غم گھنیرا گھنیرا چلے گیا
ہوں دے نہ سکیو کائے ظفر بددعا جھلیں — عاجز وہ کر کے بھاویں خصیرا چلے گیا

غزل:

غم اتنا توں جریا نہ کر — دُکھ کو پانی بھریا نہ کر
لیکھ کو لکھیو ہو کے رہنو — سوچ متی مُچ کریا نہ کر
بھوگوں گو ہوں آپے ہونی — رو رو کے توں مریا نہ کر
نہیں مرتو کوئے ہجر مانھ اڑیئے — دوری تیں مچ ڈریا نہ کر
نہ ملیا ات حشر ملاں گا — دل چھوٹو توں کریا نہ کر

غلام سرور صحرائی

پیدائش:3 فروری 1956ء پروڑی گُجراں راجوری

سرور صحرائی نا پردیس کو احساس، پیر پنجال کی ہڈک تے شاعری وراثت مانھ لبھی ہے۔ ویہ گوجری ادب کا پیر پنجال رانا فضل حسین راجوروی کا سپوت ہیں۔ جھاں نے مُلکی تقسیم کے دوران، ہجر کا درداں کی پنڈ وکلی قدروں باہری بنھ لئی تھی تے ویہ سنگیاں ساتھیاں تے وطنیاں کو حصو اج توڑی شاعری کی زبان مانھ چُکاویں لگا وا۔ سرور صحرائی نے وی اس بچوں اپنا حصہ کی بنڈ چُن کے لئی ہے۔ ویہ ۱۹۶۵ مانھ راجوری تیں ہجرت کر کے میر پُور رجا بسیا تھا تے تعلیم مکمل کر کے اجکل ادب کے نال نال تدریس کو فرض وی نبھاویں لگا وا۔

گوجری ادب مانھ غلام سرور صحرائی کی طبیعت شاعری آلے پاسے چلی تے تے رانا فضل ہوراں کی رہنمائی نال اس مانھ ایسو نکھار آ تو گیو جے اج گوجری ادب مانھ سرور صحرائی کو اک اپنو اسلوب، مقام تے پچھان ہے۔ اُنھاں نے ہر صنف مانھ شاعری کرن کی کوشش کی ہے پر انھاں نے روائتی شاعری کا بنیا بنایا اصولاں تیں ہٹ کے گوجری مانھ نواں تجرباوی کیا ہیں۔ جہڑی گوجری لکھاڑیاں تے پارکھاں نے مُچ پسند کیا ہیں۔ ان کو گوجری کلام ریاستی کلچرل اکیڈمی نے پہلاں ''سجری سویل'' تے فر ''رُت نروئی'' کی صورت مانھ شائع کیو ہے جس نال انھاں نا پڑھن تے سمجھن آلاں کی تعداد مانھ مُچ اضافو ہوئے گو۔ چھوٹی بحر مانھ باراں ماںہہ لِکھ کے انھاں نے مولانا فضل پانی پتی کی یاد تازہ کر چھوڑی ہے۔

صحرائی بنیادی طور نظم کا شاعر سئی لگیں۔ تے یوں انھاں کی تخلیق گُجھ خوب صورت نظماں تے ماہیا کی طرز پر لِکھیا وا باراں ماںہہ تے گیتاں کے نال نال غزل مانھ وی نظم آلو

رنگ یوں ڈُل آیو ہے جے ان کی اکثر غزل مسلسل غزل کہی جا سکیں۔ شاعری مانھ چن، وطن تے عید جئی اصطلاح رانا فضل توں مستعار محسوس و ہیں۔ شاید اس گلوں وی جے پڑھن سُنن آلاں نا یہ لفظ رانا فضل ہوراں کی زبانی سُنن کی عادت جئی ہو گئی وی ہے۔ بہر حال سرور صحرائی کا کُجھ نواں تجربا دِل نا چُھ پر چاویں تے امید ہے جے نواں لکھن آلا انھاں تیں ضرور رہنمائی حاصل کریں گا۔ کلام:

غزل:۱

سجی رُت بہار کسے کی — پھلاں ہار ہُنار کسے کی
سُر سنگیت اک میت کا چھیڑوں — رگ رگ بجے تار کسے کی
دل میرے بسنیک ہوئی وی — واہ سُندر سنسار کسے کی
من کی لال پری نہ بسرے — پیاری پیار پیار کسے کی

غزل: ۲

نویں نروئی سجری یادیں — ویہ بسیا وا سدھری یادیں
آساں کا پھل دل کے باغیں — پھلیا کس کی بگری یادیں
اُنکا چیتا رُت مشکاویں — ویہ لگیا من سنجری یادیں
لاڈ اُنھاں سنگ پال کے رکھیا — بچپن کی بے فکری یادیں
پھلے بیل وفا کی سرورؔ — گندل پیار کی پنگری یادیں

غزل:۳

سجری سویل تے رُت بہار — غزل میری وی پھلاں ہار
ساں کا نین تریل نے دھویا — رُت نے رنگیو وو سنسار
دل یاداں کی چھیا چڑھیو — اک جندڑی تے دُکھ ہزار
کیوں نہیں ملتا دوئے کنارا — دیکھیں ندیوں پار ارار
عشق اُستاد ہویو رے سرورؔ — حُسن کی پٹی پڑھے پیار

غزل:۴

پہلاں ویہ ارمان بنیں تھا　　ارماناں کا مان بنیں تھا
جے ہُن اکھ پرت نہ دیکھیں　　فرکانہ نا دل جان بنیں تھا
اُف کروں تھوتاں ویہ سوہنا　　آپے دردی آن بنیں تھا
لوڑ پئی تاں ڈُڈو دسیو　　ایویں نین پران بنیں تھا
اوپریاں اکھاں تیں صدقے　　دیکھ مناں انجان بنیں تھا

غزل:۵

خبرے خابیں کون آیو رے　　جاگ آئی تے رون آیو رے
دے گیو تھو کوئے پیار کا لارا　　ایویں دردی ہون آیو رے
یاداں کی اک برچھی ترکھی　　دل نا سل پرون آیو رے
تج دتو اس بے پرواہ نے　　نین سڑیں لہو چون آیو رے
ہوں سرؔور ہنگلا تو جاگوں　　من میرے کوئے سون آیو رے

ق:

چن عید کو سانجھو چڑھیو رے یاہ عید ہے روزیداراں کی
تم دور تے ہم مجبور ہویا کے عید وچھوڑے ماراں کی
چن سانجھ سنجھیالی اک ساجھی تم چن دیکھیں ہم چن دیکھاں
تم جدا جدا ہم جدا جدا ہے ساجھ رے دیہہ چن تاراں کی

اشتیاق احمد شوق

پیدائش: مارچ 1956ء وانگت کشمیر

شوقؔ نا گوجرا لوک اک رسیلا تے سجیلا شاعر کے طور پچھانیں۔ تے بڑا گھٹ لوکاں نا پتو ہے جے ان کو ناں اشتیاق احمد ہے تے ویہ میاں نظام الدین لارویؒ ہوراں کا صاحبزادہ ہیں۔ ویہہ خواہش کرتا تاں مال دولت، ملازمت، سیاست، سب کُجھ حاصل کر سکیں تھا۔ پر اس شہنشاہی تے روحانی سلسلہ مانھ جمیا پلیا اس گوجری بھرتری ہری سارا کئیں نا تیاگ کے غالب کی طرفداری شروع کی تے گوجری ادیبان، شاعراں تے قدرداناں نے سراکھیں بسال لیو۔ دیکھ دیکھتاں انھاں نے وہ مقام حاصل کر لیو جے ۱۹۸۰ تیں اُراں کائے گوجری مجلس تے کانفرنس اشتیاق احمد شوق کا ترنم آلا کلام توں بغیر مکمل نہیں سمجھی جائے تھی۔

اشتیاق احمد شوقؔ نے گھٹ شاعری کی ہے مگر صاف سُتھری تے سوہنی شاعری ہے۔ بنیادی طور پر ویہ غزل کا شاعر ہیں پر انھان نے گیت تے طنز و مزاح مانھ وی کُجھ چنگا اضافہ کیا ہیں۔ خالص گوجرا تے ادبی ماحول مانھ جم پل کی تاثیر انکا کلام مانھ وی ٹھیٹھ گوجری کی صورت ظاہر ہوئے جس مانھ جُنید نظامی تے اقبال عظیمؔ جیہا منیاں پڑ منیا پارکھاں تے ادیباں کی تربیت نے سونا پر سہاگا کو کم کیو ہے۔

شوقؔ صاحب عرصہ توں چُپ ہیں اللہ جانے کیوں۔ اجھاں تک ان کو کلام کتابی صورت مانھ دیکھن واسطے وی متی اکھ تسائی ہیں۔ خدا کرے گوجری غزل کو یوہ شاہسوار فر مہار موڑے تا نجے گوجری زبان تے ادب کا عاشقاں کی تس بجھان کے نال نال ماں بولی کی بتری دھاراں کو حق وی پورو پورو ادا ہو سکے۔

غزل۱:

چن کے نال یہ تارا چمکیں خوش اج دُنیا ساری ہے
اٹکی وی کیوں دل میرا مانھ ایک غماں کی آری ہے

مِنا بھُل کے کے کُجھ تھایو بہانو پیار کو جھوٹھو تھو
یاد توں جد جد آیو سجنا دُنیا اک بساری ہے

ٹُٹ پوئے اسمان ہی بھاویں ایسو وی ہوں سوچوں تھو
ہُن اِس پیار کا ٹُٹا بُت پر چن کی لوء وی بھاری ہے

دھوکھو کھا نہ جایئے صدقے رُت کُجھ ایسی بدلی ہے
پھُلیں تھا جِت پھُل خوشی کا غماں کی پھُلواری ہے

تاراں کی لو پھِکی پھِکی چن بھی شوق انگلایو ہے
رات نہیں گذری گویا سجنا عُمر ایک گذاری ہے

غزل: ۲

نظراں نا یار تیری تد تک تلاش ہے
مونڈھاں پر زندگی کی جد تک یاہ لاش ہے

منا ہجر کی دھُپ بھلا ساڑے گی ہور کے
ڈھلکی وی غم کی چھاں چِر یوں آس پاس ہے

تصور مانھ توں نظر مانھ توں ہر ویلے کول ہے
فر تیرے میرے درمیاں کیوں لفظ کاش! ہے

راتاں کلکھیاں نا توں مِنا ہی سونپ دے
سرگی کا خوف تیں میرو دِیو اداس ہے

اتھروں مانھ شوقؔ ڈھال کے اکھاں تیں کیر نہ
ہر غم نا سہن واسطے ٹھنڈی جئی ساس ہے

غزل۴:

رہیو راز دل مانھ ہوں اج تک چھپاتو
کھڑو میری سنتو تے کس نا سناتو

ہتھ دل پر رکھ کے توں اتنو ہی کہ چھوڑ
کدے بھی نہ آتو،توں جد جد بلاتو

توں پیارو تھو تاں ہی خدا کی قسم
رہیو تیرا زخماں نا اج تک کھڈاتو

زمانہ کا ٹھہلا نے کت لے پہچایو
اگیرے پھلاں تیں یوہ کنڈاں کو احاطو

تناں نہیں تھو آنو تے نہ آیو شوقؔ
صبح شام ایویں رہیو کاگ اڑاتو

نذیرؔ دُرانی

پیدائش: ۱۹۵۸ء مظفرآباد

نذیر احمد درانی ہور ۱۹۵۸ء ماں مظفرآباد کا گراں تلی کوٹ ماں پٹھان فتح محمد درانی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ اتے ہی ایف اے تک تعلیم حاصل کی تے اسے دور ماں شاعری کے سنگ وی دلچسپی پیدا ہوئی۔ پہلاں اردو ماں لکھنو شروع کیو پر چھیکڑ گوجری کا منیا پڑمنیا شاعر مخلص وجدانی ہوراں کی سنگت تے رہنمائی نے ویہہ وی گوجری آلے پاسے موڑ آنیا۔ درانی ہوراں نے گوجری ماں نعت، نظم، غزل تے گیت سب کجھ لِکھیو ہے۔ انھاں کی گوجری شاعری کو مجموعو ''جھڑی'' کا ناں نال شائع ہویو ہے۔ کلام کا نمونا:

غزل:

کسے نہ پُچھیو میرو حال　　مر مکیو ہوں غم کے نال
ہوں اک لسر کے کر سکوں　　سر پر بھارو پیو جنجال
پلے نہیں اے پیسو دھیلو　　منا جانے سب کنگال
غم کی دھُپ ماں ایسو سُتو　　گذر گیا کتنا سال
دنیا ماں جد سُکھ نیہہ ملیو　　کے ہوے گو اُت کو حال

منشاء خاکی

پیدائش: نومبر 1959ء کالاکوٹ

محمد منشاء خاکی نومبر ۱۹۵۹ء ماں کالاکوٹ راجوری کا اک گراں مانھ پیدا ہویا۔ گوجرا ماحول کا دُکھ درد تے تستیا بائدا اُنھاں ناوی پوٹنا پیا۔ پھر وی ہم دیکھاں کہ تعلیم کی شوق انھاں نا مشکلات کا جنگل تیں کڈھ آنیں تے وے ایم اے تک کی تعلیم حاصل کرن مانھ کامیاب ہو جائیں۔

اُن کا اسے تعلیمی دور مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھلیو تے وے وی مجلساں تے مشاعراں مانھ شامل ہون لگا۔1983 مانھ توں محقق (ریسرچ اسسٹنٹ) کے طور اسے شعبا مانھ شامل ہو گیا جت اقبال عظیم، نسیم پونچھی تے کجھ عرصہ واسطے مرحوم سروری کسانہ کی صحبت وی نصیب ہوئی۔ کلچرل اکیڈمی تے پہلی صف کا گوجری لکھاڑیاں کی ہمیشاں کی سنگت اُن کا ذوق واسطے بڑی مفید ثابت ہوئی تے انھاں نے اپنو ادبی سفر قدم پھوک پھوک کے دھرتاں شروع کیو۔

بیہہ سالاں کا روکیا واہاڑ اہد کا اُنکا جگر نا 'لخت لخت' کر کے سال 2003ء ماں شائع ہوا ہیں۔ جد کہ ڈاکٹر رفیق انجم سنگ انکی سانجھی تحقیق 'بنیادی گوجری گرائمر' کی صورت ماں سال ۲۰۰۵ء ماں شائع ہوئی ہے۔ منشاء جی کی اواز مانھ گوجرا ماحول کو سارو درد سمایو و وسئی لگے۔ وے حساس، مخلص تے شرموکل شخص ہیں۔ اُن کی دو خوبی خاص طور پر داد کے قابل ہیں۔ اک تے ساری عُمر ادب کا کاروبار مانھ گذار کے وی جھوٹھی شہرت تے راتورات بڑا فنکار بنن واسطے اُنھاں نے کوئے حربا استعمال نہیں کیا۔ تے دُوجے اقبال عظیم جیسی گھونپھری شخصیت کا سایہ مانھ رہ کے وی ادبی رہنمائی بھاویں حاصل کی ہوئے پر اُنھاں نے شاعری تے اسلوب مانھ

اپنی شناخت قائم رکھی ہے۔یوں کسے لالچ یا کسے کا رعب مانھ آن تیں بغیر بنی بنائی شاہراہ پر چلن کے بجائے انھاں نے بلیں بلیں کھنوتر کے اپنو سِلکو آپ کڈھیو ہے۔یوہ کم اکثر لوکاں واسطے سوکھلو نہیں ہوتو۔

منشاء خاکی کو اسلوب نمیکلو ہے۔شاعری مانھ غزل انھاں کو من پسند موضوع ہے۔ پر روائتی غزل تیں ہٹ کے انھاں نے نواں تے نچھوہ مضمون وی اپنی غزلاں مانھ شامل کِیا ہیں۔چھوٹی بحر مانھ خوب صورت گوجری غزل لِکھن آلاں مانھ و یہ مخلص وجدانی تے ڈاکٹر رفیق انجم کے سنگ باوقار کھلاسئی لگیں۔کِسے باذوق پڑھن آلا کو ہتھ اپڑیو تاں ان کی کتاب (لخت لخت) پڑھ کے میرا تاثرات کی تصدیق ہو جائے گی۔ نمونۂ کلام

اوڑک مرنو قسمت ماں ہے موت کے بہانے یار نا ڈیکوں

غزل:۱

رُنو وقت اخیر نا رُنو متھا کی تقدیر نا رُنو
آخر گل تیں لاہنی پے گئی ہوں اس پاٹی لیر نا رُنو
سارا منا ہستا دسیں ہوں کہڑا دلگیر نا رُنو
بُوہے بوہے بجیو پھریو ہر حیلہ تدبیر نا رُنو
ساراں کا دُکھ سانجھا میرا ہوں غریب امیر نا رُنو

غزل:۲

دل کو ساز بجا لے بھاویں آ منا وی گا لے بھاویں
ہوں کد ہلوں اپنی گلوں سو باری ازما لے بھاویں
بس اکھاں مانھ یا پھر یاہ کر دل مانھ ڈیرو لا لے بھاویں
پپیں کے منا سُرمو کر کے اکھا مانھ توں پا لے بھاویں
منتو نہیں تاں یاہ کر منا دل مانھ یار بسا لے بھاویں

غزل:۳

تُھتو نہیں بیمار نظر کو — کون بنے دلدار نظر کو
خوف اکھاں تیں ڈھلتو دِسے — اُٹھ گیو اعتبار نظر کو
کس نا دیکھے کون سیانے — کُجھ نہیں کھتو یار نظر کو
اتھرواں کی کوٹھی بچوں — کریو میں دیدار نظر کو
سجن پرکھ پریت کی اوکھی — کون پچھانے پیار نظر کو

غزل:۴

دیکھ کھیو تھو باہر نہ جایئے — ماہلی کے اس پار نہ جایئے
روئے تے پچھتاوے گو توں — زندگی ہے دن چار نہ جایئے
تیرو اُنگا دل نہیں لگسیں — توں میرا دلدار نہ جایئے
کوئے لٹیرو ٹھگ لئے گو — بیچن دل بازار نہ جایئے
صدقے ساری زندگی یارا — میری گل بسار نہ جایئے۔

غزل:۵

بُھل بھلاوے کوئے آوے گو — منا اپنے گل لاوے گو
آتی رُت بہار مُڑے گی — گُمیو جو کُجھ فِر تھاوے گو
دور کِتے پردیسیں ڈیرو — نہ مُڑیو تاں خط آوے گو
بلتی اگ مانھ سٹ کے منا — چِر لایو تے پچھتاوے گو
میرا خط نا پڑھ کے خاکی — پاڑ سٹے گو فِر چاوے گو

گلاب دین جزؔا

پیدائش: تلیل گریز 1960

گلاب الدین لون ہون ۱۹۶۰ء مانھ تلیل گریز (بارہمولہ) مانھ غلام محمد لون ہوراں کے گھر پیدا ہویا، پر ویہ بچپن مانھ ہی اتوں نقل مکانی کر کے وانگت کنگن کا گوجرا ماحول مانھ آبسیا۔ انکی مادری زبان شینا تھی پر لکھن پڑھن تے گوجرا ماحول کی تاثیر نال گوجری لکھنی شروع کی جت اقبال عظیم ہوراں کی حوصلہ افزائی نے ویہ اک پُر تاثیر تے مستند گوجری شاعر بنا چھوڑیا۔ انکی شاعری ریڈیو تے ٹیلیویژن تیں نشر ہون کے علاوہ شیرازہ گوجری مانھ وی با قاعدہ شائع ہوتی رہے۔

غزل:

دیو نہ باندے توں بال اج بھی — ہجر کی راتاں نا ٹال اج بھی
میرو یوہ اتھروں اثر تیں خالی — ہوا توں لے جا سوال اج بھی
پیراں ماں بیڑی گھلیں ہیں اس نے — آنو ہے میرو محال اج بھی
میری اکھاں ما آیاوا اتھروں — غماں کی زندہ مثال اج بھی
جزؔا یہ دل کا میں آلنہ مان — ناگ رکھیا ہیں پال اج بھی

غزل۲:

سینے چوٹ کراری دے جا
یا اک غزل ادھاری دے جا

کھِلتا پھُل کی روک لے خوشبُو
بھور نا چار دیواری دے جا

سہن نہیں ہوسیں تیری جدائی
وصل کی اک چنگاری دے جا

بستو رہے گو شہر حسن کو
عشق نا خود مختاری دے جا

گُوڑا قصہ مہر وفا کا
پنڈ غماں کی بھاری دے جا

اتھروں بارش سیک ہجر کو
توں منا اس واری دے جا

ہس کے سب کجھ سہتو رہوں گو
پیِڑ جڑا مچ ساری دے جا

ارشاد احمد قمرؔ

پیدائش: مارچ 1960ء بابا نگری وانگت

حضرت بابا نظام الدین لاروی کا پوتا تے میاں جنید احمد نظامی کا فرزند ارشاد احمد قمرؔ مارچ ۱۹۶۰ مانھ بابا نگری مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم تے تہذیب اتے سِکھی۔ اسا خمیر نا کدے اقبال عظیمؔ، نسیم پونچھی تے غنی عارف جیہی سنگت نصیب ہوئے تاں شاعری کا اُماہ اپنے آپ پھٹن لگ پوئیں۔

اس قسم کا ادبی ماحول مانھ جمیا پلیا ارشاد قمرؔ پچھلا پندراں سالاں تیں ریاستی کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ مانھ ملازمت کریں تے اس طرح اکیڈمی کا مشاعراں تے مجلساں مانھ شامل ہون کو کوئے موقعو نہیں ضائع کرتا۔

ارشاد قمرؔ نے شاعری کے نال نال کُجھ معیاری تحقیقی مقالا وی لکھیا ہیں پر بنیادی تے فِطری طور پر وہ گوجری شاعر ہیں جن کا کلام مانھ گوجر اورداں کی تپش محسوس کی جا سکے۔ تھوڑی شاعری کی ہے پر اُن کی شاعری صاف سُتھری، دھوئی دھائی وی تے معیاری شاعری ہے۔

نمونہ کلام: غزل:۱

تیری یاد ما اج بہاراں نا دیکھوں — وہ مڑیا نہیں انکا مزاراں نا دیکھوں
توں بیتی وی رتاں کی یاداں نا کہیئے — نشانی ہیں تیری چناراں نا دیکھوں
مٹانا تھا کس نے نصیباں کا لیکھا — پھینگاں کا ٹٹا وا لاراں نا دیکھوں
ہوں لگیا کا جھڑتا کھناراں کے باندے — ریجھاں کی جھگی تے ڈھاراں نا دیکھوں
یہ نہیرا کی بانہہ گھماؤں تے سوچوں — وہ آیا تے ان کا پیاراں نا دیکھوں

غزل:۲

اُن ماہلاں پر بول رے پنچھی جن پر درد بنڈایا تھا
ات کتے تھیں آس کیں ڈھیریں سدھراں نے سمجھایا تھا

روپ نگر ما پیار تیرا نا کت کت ڈھونڈن جاؤں
لماں لارا یار کسے کا سجرا بول گھمایا تھا

کوئل بولے قمری گائے کوک دلاں کا ہاڑاں نا
اوہ نہیں آیو، مڑ نہیں ڈٹھو جس کا نقش بنایا تھا

ساون مکو آس وی گئیں پچھ لے بھاویں بستی نا
پچھلی برہیا آن کسے نے میرا درد جگایا تھا

تیں کد نال نبھائی میرے اوکھی منزل لماں پھیر
بول ندی توں باندے بول تیرا بول ازمایا تھا

غزل:۳

اج بھی یار پیار نا پرکھے — خبرے کیوں اعتبار نا پرکھے
گھپ نماشاں راہ مانھ بیٹھو — بھولو کوئے ہونہار نا پرکھے
ہر جا ہٹی ہر شے بکے — تاں بھی گاہک بزار نا پرکھے
نہ کوئے پُنّو نہ کائے ڈاچی — سسی بیں سوار نا پرکھے
تاہنگاں کی یاہ ڈور نہ ٹٹے — کونجاں کا اڈار نا پرکھے

غزل۴:

جوگی پھل نا ڈھونڈن جوگی کن کن پتنیں پار گیا
لگ ملگی پئی کرلاؤں میرا بچھڑ ڈار گیا

آتی رت مت نال لیائے کھل کھل دیکھوں راہاں نا
اس تیں اگے سکھنا سارا کتنا بار اتار گیا

دور کتے کوئے جا ٹھکانو پچھ پپیہا بازاں نا
بستی آلا دس نہیں سکتا مچاں گا ادھار گیا

آس نراس تے ریجھ کولیں کس کس سانجھ نا لوڑوں پئی
تاہنگ نمانی توں ہی دسیئے رٹھو وا دلدار گیا

پوٹوں درد تے سوز ہجر کو میری کجھ نشانی تھیں
بے پرواہ نا ترس نہیں آیو میرا اجڑ سنسار گیا

ڈاکٹر رفیق انجم

پیدائش: جنوری 1962ء کلائی پونچھ

ڈاکٹر انجم ناریاست کو بچو بچو جانے، شائد اس واسطے وی جے وے بچاں کا ماہر نباض تے معالج ہیں۔ پر اُن کی اصل پچھان گوجری ادب ہے۔ ڈاکٹر رفیق انجم گوجری کا نامور شاعر، ادیب، کہانی کار، محقق، نقاد تے تاریخ دان ہیں۔ وے جنوری ۱۹۶۲ ماںھ پونچھ کا کلائی گراں ماںھ میاں عبدالکریم اوان کے گھر پیدا ہویا۔ تے دسمی توڑی کی تعلیم اتے حاصل کی۔ لوہکی عُمر ماںھ ہی ماں کی ٹھنڈی چھاں تے باپ کی شفقت تیں محروم ہو گیا تھا۔ بڑا دوئے بھائی ملازمت کا سلسلہ ماںھ پہلاں توں ہی گئی گئی تھا۔ اس طرح کچی عمر ماںھ ہی وقت نے گھر تے پڑھائی کو جہڑو دوگڑ بھار اُنکا موںڈھاں پر آن سٹیو تھو وہ اُنھاں نے بڑی خُوبی نال نبھایو۔

میڈیکل کالج جموں تیں ۱۹۸۵ ماںھ ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی تے ۱۹۸۸ء ماںھ ریاستی محکمہ صحت ماںھ میڈیکل آفیسر کے طور ملازمت شروع کی۔ پونچھ ماںھ چار پنج سال کی خدمت تیں بعد ڈاکٹریٹ واسطے چُنے گیا تے کشمیر یُونیورسٹی (میڈیکل کالج سرینگر) تیں شعبہ اطفال ماںھ ایم ڈی کرن تیں بعد ۱۹۹۷ء توں ۲۰۰۴ء تک راجوری ماںھ نِکا جاتکاں کا ماہر معالج کے طور کم کیو۔ تے اجکل فِر میڈیکل کالج کے تحت چلڈرن ہسپتال سرینگر ماںھ رجسٹرار کی حیثیت نال ذمہ داری نبھاویں لگا وا۔

ڈاکٹر انجم ہوراں نے ذہین تے حساس ہون کی وجہ تیں تعلیمی دور ماںھ ہی اُردو ادب کو چنگو خاصو مطالعو کر لیو تھو تے اُردو ماںھ غزل وی لکھنی شروع کر لئی تھیں جہڑی ۱۹۹۳ ماںھ ''خواب جزیرے'' کا ناں نال چھاپی جس نا دیکھ کے اُردو ادب آلاں نے اُنھاں نال کافی

امید رکھ لئی تھیں پر اُنھاں نا ریاست کا نامور ادیب تے کلچرل اکیڈمی کا سیکریٹری خواجہ محمد یُوسف ٹینگ ہوراں کو گوجری لِکھن کو مشورو مہندی ہاروں لگو تے یاہ ساعت گوجری زبان تے ادب واسطے بڑی مُبارک ثابت ہوئی۔

گوجری مانھ ڈرامہ فنکار کے طور ۱۹۸۰ مانھ داخل ہویا۔ ادبی سفر کے دوران ۱۹۸۳ مانھ نسیم پونچھی نے کہانی دار حوصلہ افزائی کی، فیض کسانہ نے ریڈیو واسطے انشائیہ لکھایا، اے کے سُہراب نے گیت لِکھن کی جاچ دسی پر ڈاکٹر انجُم بلیں جے کھِسک کے اقبال عظیم آلی لین مانھ جا کھلیا تے نوں غزل لکھنی شروع کیں جے گوجری غزل مانھ انھاں نے اک اپنو اسلوب تے ناں پیدا کر لیو ہے۔ نِکی بحر مانھ وی یہ خوب صورت غزل لکھیں تے اج کئی نواں لکھاڑی اُن کی پیروی کرتا سئی لگیں۔ بھاویں وی یہ پونچھ کی جم پل ہیں پر تحریر کا حوالہ نال ان کو تعلق پُوری ریاست نال سئی لگے۔

۱۹۹۴ء مانھ ڈاکٹر انجُم ہوراں نے گوجری غزلاں کی پہلی کتاب ''دِل دریا'' چھاپی جس نا ریاستی کلچرل اکیڈمی نے بڑا مان نال ۱۹۹۵ کو بہترین کتاب کو ایوارڈ دِتو تھو۔ اُن کی کہانیاں کی کتاب کورا کاغذ ۱۹۹۶ مانھ شائع ہوئی جہڑی گوجری مانھ کہانیاں کی پہلی کتاب ہے۔ اُن کی جدید گوجری شاعری ''سوچ سمندر'' تے چنام گوجری غزلاں کی تالیف ''غزل سلونی''، گوجری ریسرچ انسٹی چیوٹ جموں نے ۱۹۹۵ تے ۱۹۹۶ مانھ چھاپی تھیں۔ ان کو کلام اکیڈمی کی کتاباں مانھ شائع ہون تے علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی گیتاں تے غزلاں کی صورت اکثر نشر ہوتو رہے۔ ڈاکٹر انجُم تحقیق پر وی گُوڑھی نظر رکھیں تے نسیم پونچھی کا کہن موجب وے یہ پُورا ملبہ بچوں گلی بڑی اُٹھکل نال کڈھ لیاویں۔ گوجری تحقیق مانھ سائینسی نظریو داخل کرن آلا پہلا لکھاڑی ہیں۔ اس کو ثبوت انھاں نے ۱۹۹۶ مانھ ''گوجری ادب کی سنہری تاریخ'' لکھ کے دِتو تھو جہڑی سال ۲۰۰۱ مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی نے شائع کی ہے تے اس موضوع پر پہلی گوجری کتاب ہے۔

ڈاکٹر انجُم نے پہلی ''گوجری انگلش ڈکشنری'' بنان تیں علاوہ، ''گوجری گرائمر''،

'' گوجری کہاوت کوش'' گوجری شاعری کی کتاب'' سوغات'' تے اردو شاعری کی کتاب '' کاش! '' اسے سال شائع کی ہیں جد کہ قدیم گوجری ادب، جدید گوجری ادب، چنام گوجری کہانیں، چنام گوجری غزل تے گوجری شاعراں تے ادیباں کا تذکرہ آلی کتاب '' لعلاں کا بنجارا'' جہڑی گوجری ادب ماںھ اپنا اپنا موضوع پر پہل ہیں، جلدی ہی شائع ہون آلی ہیں۔

گوجری زبان تے ادب کی ترقی واسطے انھاں نے ۲۰۰۰ء ماںھ غیر سرکاری تنظیم 'انجمن ترقی گوجری ادب' قائم کی جسکا وہ پہلا سکریٹری جنرل وی ہیں تے اسے تنظیم کے تحت انھاں نے تقریباً دس باراں کتاب شائع کی ہیں۔ ڈاکٹر انجم کو تحقیق تے تصنیف کو یوہ سلسلو جاری ہے تے اجکل مختصر گوجری ڈکشنری، گوجری کشمیری تے گوجری ہندی ڈکشنری ترتیب دین تیں علاوہ دیسی طریقہ علاج پر اک کتاب تے بچاں کی عام بیماریاں بارے کتاب کی تیاری ماںھ رُجھیا واہیں۔ ☆(تحریر: امین قمر، کے ڈی مینی)

تخلیقات: ۱۔ خواب جزیرے (اُردو شاعری) ۲۔ دِل دریا (گوجری شاعری)
۳۔ غزل سلونی (منتخب گوجری غزلیں) ۴۔ سوچ سمندر (جدید گوجری شاعری)
۵۔ کورا کاغذ (گوجری افسانے) ۶۔ گوجری ادب کی سنہری تاریخ
۷۔ گوجری انگریزی ڈِکشنری ۸۔ سوغات (گوجری)
۹۔ گوجری کہاوت کوش ۱۰۔ گوجری گرائمر
۱۱۔ کاش! (اُردو) ۱۲۔ قدیم گوجری ادب
۱۳۔ جدید گوجری ادب ۱۴۔ جدید گوجری شاعری
۱۵۔ جدید گوجری غزل ۱۶۔ گوجری افسانہ نگاری
۱۷ تذکرہ گوجری شعراء ۱۸۔ گوجری ہندی ڈکشنری
۱۹۔ گوجری کشمیری ڈکشنری ۲۰۔ نِکی گوجری ڈکشنری
۲۱۔ سدھراں سلونیاں (پنجابی) ۲۲۔ انجم شناسی۔

غزل: ا

دو اتھروں اک خواب کا ہوتا دو اتھروں ارمان کے ناں
دو اتھروں اُس بُت کا ہوتا دو اپنا ایمان کے ناں

وہ تے اوس وی دے نہ سکیو مُچ تسائی دھرتی نا
اُڈتا پنچھی لیتو جایئے دو اتھروں اسمان کے ناں

ہوں دوہاں نا دیکھ دیکھ کے اندرو اندری سڑتو رہیو
دو گھر کی ویرانی جوگا دو اتھروں ہِزمان کے ناں

خواباں کی تعبیر وی جانے، یاداں کی جاگیر وی توں
گیت غزل تے شعر میرا سب تیرا اک احسان کے ناں

نیزا کپ کے تیسا جھل کے جس نے توڑ نبھائی رِیت
ہوٹھیں سُکتا حرف وفا کا، انجم اُس اِنسان کے ناں

غزل: ۲

آنوں باز نہ آیا اتھروں — کِس کِس نے سمجھایا اتھروں
خالی دیکھ حویلی دِل کی — اُس نے آن بسایا اتھروں
ایسوں لا کے فصل وفا کی — ہم نے خوب کمایا اتھروں
خورے کون میں روتو ڈِٹھو — اج تک فیر نہ آیا اتھروں
یار کی دعوت کرکے انجم — بس ہم نے برتایا اتھروں

غزل: ۳

ان اکھاں نے تارا دسیا دل نے قہر گذشتہ رات
بُکیں پیو تنہائی گو سارو زہر گذشتہ رات

درد فراق دلیل ہزاراں اُلجھی تانی بسریں یاد
کس کس حال گذاری ہم نے تیرے شہر گذشتہ رات

اتھرواں کا موتی رُلیا گئی رات شریکاں مانھ
نین سمندروں یاد تیری نے کڈھیں نہر گذشتہ رات

پیت نگر ویران بنا کے جاتی ہیر تمنا نا
اک سودائی رہیو بلاتو پچھلے پہر گذشتہ رات

دل پاگل کی ٹھگتاں ٹھگتاں کُوک سمندروں پار گئیں
تھارے مہابے اس نے کی عرشاں کی سیر گذشتہ رات

غزل:۴

دیکھی نہ سُنی میں کتے خوشحال زندگی
ہوں جانوں میں گذاری ہے کس حال زندگی

لٹے خوشی غریب کی فر جین وی نہ دئے
تیری کوئے پرتیت نہ پڑتال زندگی

مجبوری انہاں ساراں کو واحد جواب تھو
پچھے تھی جتنا میرے تیں سوال زندگی

سر پر کسے یتیم کے پلو نہ دے سکے
پتر پریسے بوٹاں تیں ہر سال زندگی

تیرا میرا اصول تے رلتا نہیں اک ذری
شاید نہ چل سکوں ہوں تیرے نال زندگی

غزل:۵

میری مرضی ہے جو رضا اُسکی
میں قبولی ہے ہر سزا اُسکی

حرف ہوٹھاں کو ساتھ کے دیتا
دل تے میرو تھو پر دعا اسکی

موم کا پر تے دینہ کے سنگ یاری
خواب میرا تھا کے خطا اُسکی

اُس نے بھُل جان کی دعا کی ہے
لاج رکھیئے توں یا خدا اسکی

دل نے انجم ضرور کہنو ہے
اج تے کائے غزل سنا اسکی

گوجری شعر

اپنے نیویں آتا جاتا، ملتا گلتا سینے لاتا
ایسوں عید محرم بن گئی، سجن دل تیں دور اتیراں

اپنی جا پتھر وہیں بھارا سچی کہ گیا لوک سیانا
جاجا سجدا کر کے انجم اپنو آپ گھٹایئے نہ

اج تک فضل خدا کو انجم دشمن اکھ اٹھا نہیں تکتا
اسمتراں نا چھلتا رہیا ہیں اپنا سجن یار ہمیشاں

اتھرواں کو پانی لاکے ارماناں کی بُوٹی نا
سرگی نال کدے تے کریئے دل کو سیک دعا کے حوالے

ایک دل کس کس کا جانیں درد کی کاری کرے
اس قیامت مانھ وی تیرا پیار کی اپنی جگہ

تُوں دور ہے شائد تیرا فرِشتاں نا نہیں پتو
اِنسان گو لہو پیئے اج اِنسان آکے دیکھ

انہاں موجاں توں ٹپ کے منزلاں تک کون پہنچے تھو
کدے مُڑ مُڑ کے میں پچھلا کنارا دیکھیا ہوتا

اوکھے اوکھے چرتا ڈِٹھا
میں تیرا غمخوار اتیراں

تیرو غم نہ بھُلو زمانا کی تلخی
میں چھوڑی ہیں ساریں بھُلا بلیں بلیں

تیری خاطر چن کی ڈھوڑ بٹیلی میں
کہ تھی تارا توڑ لیاوے تاں منوں

اس زمانہ نے میرا اک درد کی کاری نہ کی
ہوں تے لکھاں واسطے کے کے دوا لِکھتورہیو

آبھلا چھوڑان وفا تیں کس نے کیو سر کھلا
تیری توں جانے میری دیوانگی اپنی جگہ

خورے کون میں روتو ڈِٹھو
اج تک فیر نہ آیا اتھروں

جا جا سِر نیوں نہ رکیو،دُنیا کا احسان نہ لیا
اِس درویش نے عُمر گذاری داتا کے دربار ہمیشاں

جگہ جگہ انسانیت کی قبراں کا کُجھ ائیر دسیں
کسے زمانے یاہ وی شائد بستی تھی انساناں کی

جیتاں جی کوئے ناں نہیں لیتو اسمتر اں دیوانا کو
جاتی واری نیکی ساری آویں یاد زمانا نانھ

جے تیری کائے نشانی لیکے اج وی عزرائیل آوے
یاہ جان تیری امانت ہے ہوں دے چھوڑوں اشاراپر

چن کی گوگی سینے لاکے تاراں نال بھروں گو گوجھا
دِل پاگل نا روز،اولیں پات یہ لاوے خورے کون

خواباں کی تعبیر نہ دتی ہور نوون کوئے خواب سہی
جاتاں جاتاں جاتا سنگیا نیند میری تے دیتو جا

دُنیا مانھ کوئے اک نہ لبھو جس نا اپنو کہ لیتا
جاتاں مانھ ہُن چھیکا لاویں کتنا تندُو رشتاں کا

درداں کا میوا دُنیا توں، اِک عُمر اُدھارا کھاہدا تھا
اللہ رکھے غم کا ہم نے، ہُن اپنا بُوٹا پال لِیا

تیری گلئیں جے نہ رُلتا
کتنا شہر بسایا ہوتا

ٹھنڈی تے بیشمار وہے محبتاں کی چھاں
اس روگلا چنار ناھ کوئے پالتو نہیں

جس کے ہوتیں قول کیا تھا
اسے نال شکایت میری

جِس نے میریں آس اُجاڑیں
اللہ اُسکو شہر بساوے

جے تیرے تیں چنگی کی قربان نہ کی
یارحیاتی کہڑے مُجرے آوے گی

حرف ہوٹھاں کو ساتھ کے دیتا
دِل تے میرو تھو پر دُعا اُسکی

خالی دیکھ حویلی دِل کی
اُس نے آن بسایا اتھروں

سرگی نال بھیاں غماں کا دل مانھ کدے نہ آیا
پچھلے پہر تریل بڑی وہے اس بستی کا رستاں مانھ

صدی گذاریں سکھنے ہتھیں اس راہ کد تک آوے گو
روز کا چناں میرا چن نا، اکدن نال لیایئے توں

کائے حکیمی نہ راس آئی یوہ درد تیرو نہ جان لے لے
میں صدئیں رکھی ہیں کالجہ نال روز گھٹیں تپا تپا کے

کس کس حال زلیخا کولوں دامن آپ بچا کے رکھیو
کوئے معصوم تے شہادت دیگو سچا کی سرکار کے باندے

کل جے کوئے کما دوی لاوے فر نہ روئے دھوئیے
آپ بسالی ہے تیں دل کی پاجا آلی ڈوگی

کم پیارو چم نہیں اس نا یاہ دنیا دورنگی
اس نے تنا بھاء نہیں پچھنو اوڑک اک دھیاڑے

کے ہوؤ جے ناں نہیں لیتو قلم دوات سیاہی تیری
غزلاں مانھ تیرا پرچھاواں، گیت مانھ تیرو پیار ہمیشاں

گھڑی بھاویں نزع کی وے ہے لفظ میرو بدلسین نہیں
توں اج وی آکے جانیں زندگی میری لکھا لے جا

خوشی مل نہ جائے کائے گذر گیا زمانہ
زمانہ تیں اتھروں چھپاتاں چھپاتاں

دُشمن لکھ ہزار وہیں بھاویں
سجن بس دوچار بہتیرا

دِل دریا نے آس کا ٹاپُو
کِتنی وار ڈبویا وہیں گا

دل درویش نہ راضی ہویو
اُٹھیں خیر بہتیریں اکھ

دل درویش نہیں خالی دامن
اُجڑی دیکھ نہ حالت میری

کسے اگے اڈیئے نہ جھولی بندیا
منگیئے تے رب کی ضا منگیئے

میرے نال وفا نہ کی جے ہور کسے نال کرنی کے
یارا جان سلامت تیری میرو پیار خدا کے حوالے

میں تے دُنیا جہان نانھ دسیں تیرا ناں کی یار غزل
کاش کدے توں اپنو کہتو مِنا وی دو چار کے باندے

میں تیری ہر سورۃ آیت رکھی ہے تعویز بنا کے
فر کیوں میرو حرف حرف تیں غیراں مانھ برتا یو چن

میری اکھاں کی تِس نانھ تیرو ساون نہ پرکھ سکیو
نہ مِنا جاچ منگن کی نہ تِنا دین کی آئی

وہ ساون کا جھولا مانھ وی ننگیں پیریں آوے تھو
خورے کن اکھاں نے کھاہدو اجتک فیر نہ آیو چن

یہ درد محبت کا لیکے دو چار قدم وی خاصا وہیں
منزل نہ لبھی عمراں تک جس نے یہ سنگی نال لیا

یہ دُنیا کا دھدا سجنا کدے نہ مُکا، کد مُکیں گا
ہوسکیو تاں فِر اکواری مِل جایئے قُربان اتیراں

گوڑ کا پکا بنگلا تکیا
سچ کو ڈھارو چوتو ڈِٹھو

میرو کم ہے دُعا کرنی دِلوں لیکھے زباں توڑی
نِکل کے میرا ہوٹھاں تیں دُعا جانے خُدا جانے

میری وفا کو اج تم حساب کے کریں
پتھر وی پوجیا تے خدا کر کے چھوڑیا

میریں اکھ سجنا کا گھر دار
اُن کی ڈُنی دھار اتیراں

یاہ مِٹی کی ڈھیری کے بڈیار کرے
نیں ہوا مانھ اُڈے گی مُڑ آوے گی

نیلے نِملوں اوس کی بارش تیرو آنو ایسوں برھیا
پہلا تھا تیں ہوروی رکیا کیوں اتنا احسان اتیراں

تیرو غم نہ بھُلو زمانا کی تلخی
میں چھوڑی ہیں ساریں بھُلا بلیں بلیں

ٹھنڈی تے بیشمار وہے محبتاں کی چھاں
اس روگلا چنار ناھ کوئے پالتو نہیں

خوشی مل نہ جائے کائے گذر گیا زمانہ
زمانہ تیں اتھروں چھپاتاں چھپاتاں

مجبُوری اُنھاں ساراں کو واحد جواب تھو
پُچھے تھی جِتنا میرے توں سوال زِندگی

کسے اگے اڈیئے نہ جھولی بندیا
منگئیے تے رب کی ضا منگئیے

☆☆☆

نور محمد مجروحؔ

پیدائش: جون 1965ء گول

نور محمد مجروحؔ گوجری کا نوجوان تے با حوصلہ شاعر ہیں جہڑا گول کی خوبصورت وادی مانھ جون ۱۹۶۵ء مانھ پیدا ہویا۔ گوجرا ماحول کا قضیا بختاں وچوں بچپن مانھ ہی اپنو جھو نکھیڑ لیو۔ دسویں توڑی کی تعلیم حاصل کرن تیں بعد محکمہ پولیس مانھ ملازم ہو گیا۔

سرکاری ملازمت زیادہ دیر انھاں کو دل نہ بھلا سکی تے انھاں نے کلچرل اکیڈمی تے ریڈیو سٹیشن کے ذریعے گوجری لکھاڑیاں نال آن جان شروع کر لیو۔ گوجری ادب کا مطالعہ نے اُنکے اندر کو درد وی جگایو تے تخلیق کار وی۔ تے یوں انھاں نے گوجری مانھ غزل تے گیت لکھنا شروع کر لیا جہڑا شیرازہ مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو تیں وی اکثر نشر ہوئیں۔

اُن کو گوجری کلام ''لہو کا اتھروں'' کا ناں نال شائع ہو یو ہے۔ کُجھ پچھاواں کے باوجود اس سوہنی کتاب مانھ اُن کا کئی خوب صورت شعر شامل ہیں جہڑا پڑھن آلاں نا متاثر کرنو نہیں رہتا۔ اُن کی شاعری تیں گوجری ادب کا وسیع مطالعہ کی گواہی لبھے تے گوجری غزل کا تخلیقی سفر مانھ پہلا راہیاں نال وی یہ اُسے اعتماد نال پیش آیا ہیں جس طرح اکثر پولسیا اسمترا اں نال سلوک کریں۔

بھاویں مجروح کا کلام مانھ تخیل کی وسعت تے فنی پکیائی کی گنجائش موجود ہے پر اُن کا دل مانھ درد تے اکھاں مانھ چمک نا دیکھ کے یاہ گل کہی جا سکے جے کدے انھاں نے پڑھن تے لکھن کو سلسلو جاری رکھیو تاں اک دن ضرور وی یہ گوجری غزل مانھ اپنو نمیکلو اسلوب وی پیدا کر لیسیں گا تے مقام وی۔ کلام تیں ان کا ہاڑا تے حیلا سارا سماج کا محسوس ہوئیں تے

نوں گوجری زبان تے ادب نال محبت کرن آلاں نے کافی آس تے امید لائی ہیں۔ تے ہُن یاہ گل یقین نال کہی جا سکے جے انور حسین، نور محمد مجروحؔ، جاوید راہی، جان محمد حکیم تے ریاض احمد صابرؔ کی موجودگی مانھ نویں صدی گوجری غزل واسطے مُبارک ثابت ہوئے گی۔

غزل ۱:

آوے یاد ستاویں اتھروں　　سُتا درد جگاویں اتھروں
خالی دیکھ حویلی دل کی　　غم کو شہر بساویں اتھروں
سوٹی لے کے ڈکوں بھاویں　　آنو باز نہ آویں اتھروں
لاکے تیر ہجر کو دل تیں　　خون کی نہر بگاویں اتھروں

غزل ۲:

چناں کائے نشانی دے جا　　تس ہے بکیں پانی دے جا
مٹھا مٹھا پیارا پیارا　　بولاں کی قربانی دے جا
پیار پریت کا پھلاں نا فر　　نوں روپ جوانی دے جا
خوشیں کل مبارک تناں　　وے کجھ درد نشانی دے جا
جاتاں جاتاں تحفو مجروحؔ　　واہ اک یاد پرانی دے جا

غزل ۳:

آ جا یار پرانو بنڈاں　　وہ دکھ درد پرانو بنڈاں
آپس مانھ سنجھیالی کر کے　　دھیلو دھیلو آنو بنڈاں
پیار کے چرخے پونی کتاں　　تندو تندو تانو بنڈاں
پریت کی فصل کما کے مجروح　　ریت کو دانو دانو بنڈاں

ق:

ہجر کا موتی چن چن کے میں پویو ہے اک ہار غزل گو
میری دنیا اجڑ گئی تے بسیو اک سنسار غزل گو
ان گنیا یہ منکا چن چن کئی کئی لڑیں پروئیں میں
اس جگت مانھ سب توں بدھ کے کیو میں سنگار غزل گو

غزل۴:

غم ڈٹھا غم خواری ڈٹھی　　　حب ڈٹھی لاچاری ڈٹھی
کرکے پیار کوسودوآخر　　　پل پل بے قراری ڈٹھی
مکر فریب تے دھوکھاں آلی　　　ہوتی میں سرداری ڈٹھی
یاد کے بوہے ڈیرو لاکے　　　خالی آس کی ڈھاری ڈٹھی
ظالم درد وچھوڑا جیسی　　　نہ کائے ہور بیماری ڈٹھی

غزل۵:

بدلیں رت نظارا کتنا　　　موسم پیارا پیارا کتنا
زندگی مانھ کے کچھ نہیں ڈٹھو　　　گھمن گھیر کنارا کتنا
رو رو کتنی رات بتائیں　　　لگا زخم کرارا کتنا
درداں کا اس عالم کے بیچ　　　راتیں گنیا تارا کتنا
کتنا پھیرامار گیا ہیں　　　ان گلئیں بنجارا کتنا
کتنا لوک زمانا بدلیا　　　چھٹا سنگ سہارا کتنا
کتنی بستیں اجڑیں مجروح　　　خالی ہویا ڈھارا کتنا

ق:

بے وقتا بے ملا اتھروں
آس کے باغیں پھُلا اتھروں
ویلا نا جد لوڑ تھی انکی
اس ویلے نہیں ڈُلا اتھروں

ق:

دل مانھ توں اک یار بسے رے
بس اک تیرو پیار بسے رے
ہڈیاں کی اک مُٹھی مانھ یوہ
میرو دل بیمار بسے رے

ق:

تھارے باجھوں میریں اکھ
اجکل خوب ہسیریں اکھ
اپنی وی کائے دسو نا جے
تم نے کیوں ہن پھیریں اکھ

طارق فہیم

پیدائش:15 ستمبر 1967ء لمبیڑی راجوری

محمد طارق فہیم گوجری کا نوجوان لکھاڑی ہیں تے منیا پڑمنیا بزرگ گوجری شاعر محمد اسرائیل اثر ہوراں کا سپوت ہیں۔ وہ یہ ستمبر ۱۹۶۷ مانھ لمبیڑی مانھ پیدا ہویا۔ تے بنیادی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ صحت مانھ میڈیکل اسسٹنٹ کے طور پر ملازم ہوگیا۔

طارق فہیم نا لوہکی عُمر تیں ہی گوجرا ماحول مانھ اسرائیل اثر جیہی شخصیت کی شفقت تے رہنمائی حاصل رہی ہے۔ اسے تاثیر نال گوجری مانھ لکھنو پڑھنو وی شروع کیو۔ گوجری مانھ چنگی شاعری کریں جہڑی اکثر شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتی رہے۔ اس تیں علاوہ انھاں نے گوجری نثر تے خاص کر کے گوجری ڈرامہ مانھ وی کُجھ کم کیو ہے۔ انھاں نا اس سلسلہ مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں اک سال کو بہترین ڈرامہ نگار کو اوارڈ وی ملیو ہے۔

طارق فہیم مقامی ادبی تنظیم انجمن ترقی گوجری زبان وادب دھرمسال کالاکوٹ کا اہم رُکن ہیں تے اس تنظیم کی طرفوں شائع ہون آلا رسالا سجرا بول کی ادارت مانھ وی خالد وفا نال شامل رہیں۔ ادب مانھ کسے اک میدان کو انتخاب کر کے لِکھتا رہیا تاں وہ یہ گوجری مانھ ناں پیدا کرن کی صلاحیت رکھیں۔

غزل:۱

یرے کول ہوں بیسوں تے کہانی سناؤں
کدے نین ڈوہلوں تے بِتا رواؤں
کسک دل کی ڈُنگھی کنارو نہیں لبھتو
محبت کا درداں نا کِنگا لے جاؤں
چکوری دیوانی وی پچھے تھی چن نا
میرا یار کس نا ہوں سنگی بناؤں
پپیہا نے وی سوز میرو چھپایو
لکیاں کی سانجھاں نا سر کس کے لاؤں
تیرا سر تیں سدھراں کی دولت گھمائی
نذرانو تحفو ہوں کے لے کے آؤں

غزل۲:

بدل چڑہیو روز برہے گو — سجن بوہے آن بڑے گو
اپنا اک بڈیار کی خاطر — تیرے سنگ وہ روز اڑے گو
جس دن اسکی نیت بدلی — آپ کھُنے تے آپ جھڑے گو
ساون گو احساس ہووے گو — شکوہ تیرے سِر مڑھے گو
اس بازی نا جِتن خاطر — طارقؔ تیرو لہو سڑے گو

خاقان سجادؔ

پیدائش: 1967ء بھلیسہ ڈوڈہ

خاقان سجاد گوجری کا نوجوان تے باصلاحیت لکھاڑی ہیں۔ وے بھلیس ڈوڈہ ماں ۱۹۶۷ء ماں پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم ڈوڈہ ماں ہی حاصل کی تے محکمہ تعلیم ماں استاد کے طور ملازمت شروع کی۔ اپنی تعلیم وی جاری رکھی تے پرائیویٹ طور پر بی اے کی ڈگری لئی۔

گوجری ادب ماں وے تعلیمی دور ماں ہی جان محمد حکیم سمیت داخل ہویا تھا۔ کلچرل اکیڈمی کی گوجری مجلساں تے مشاعراں ماں باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ تے گوجری پڑھن سُنن آلاں نے وی ان کی صلاحیت کی ہمیشاں داد دِتی ہے۔

خاقان سجاد بنیادی طور گوجری غزل کا شاعر ہیں تے طبیعت ہاروں ان کی شاعری ماں وی سنجیدگی باندے باچھڑ نظر آوے۔ اُنھاں نے مختصر عرصہ ماں کُجھ چنگی سوہنی غزل گوجری ادب کے حوالے کی ہیں جہڑی شیرازہ گوجری ماں شائع ہوتی رہی ہیں۔ تخلیق کو سلسلو جاری رہیو تاں وے گوجری ادب ماں ناں پیدا کرن کی صلاحیت رکھیں۔

ق:

روئیں اکھ ہجر ماں میریں لکھیا لیکھ مٹاوے کون
رگ رگ اگ عشق نے لائی محرم باجھ بجھاوے کون
اکھر اکھر جوڑ بنایا گیت پیارا میتاں گا
ٹھنڈا ٹھار کورا کا پربت گالے تے گرماوے کون

غزل

تندو تندو کر کے لوئی بیٹھو ہتھ مروڑ نہ یار
بے قیمت ہن سمجھ کے اس نا رستا کے بچ چھوڑ نہ یار

کے ہؤو جے کسے دھیاڑ یراج کرے تھوموجاں مانھ
قسمت کا یہ لیکھ سمجھ کے اپنو رستو روہڑ نہ یار

عاجز تنا جد وی دیکھوں پیڑ جیہی اک جاگے دل مانھ
ہینے ہو کے سر دب چلتاں سینے برچھی پوہڑ نا یار

اکھ جاں میچے بے بوجھی مانھ منڈی گوتوں مال گنوائے
کھول اکھاں نا دیکھ چوفیرے میچیں میچیں دوڑ نہ یار

سفر لمیرا ڈاہڈا اوکھا جیکر رہیو اڈیک کسے مانھ
وقت دوپہر سجادؔ آیو ہے، بیسن کی ہن لوڑ نہ یار

ریاض احمد صابرؔ

پیدائش: پہلی مئی 1970ء مڑھوٹ پونچھ

گوجری ادب مانھ خدا بخش زارؔ کو مقام ہمالیہ توں گھٹ نہیں۔ اُن کا بیت پچھلا پنجاہ سٹھ سالاں تیں لوکاں کا دِل تے دماغ پر نقش ہیں۔ ریاض احمد صابرؔ اُنکا پوتا ہیں جہڑا مئی ۱۹۷۰ مانھ حاجی ممتاز دیدڑھ ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ ریاض احمد ناں بچپن تیں ہی پڑھائی کے نال نال زارؔ صاحب مرحوم کی صحبت نصیب رہی تے اکثر زارؔ صاحب اپنو کلام ریاض احمد تیں ہی کاپیاں پر لکھاتا رہیا کیوں جے ویہ آپ زیادا لکھا پڑھی نہیں کر سکیں تھا۔ اس مجلس کی تاثیر ہو کے رہی تے دسویں توڑی پہنچتاں ویہہ آپ وی صابرؔ تخلص کر کے شعر کہن لگ گیا تھا۔ ریاض احمد صابر کا چاچا حاجی غلام احمد غلامؔ تے نکا بھائی ایاز احمد سیفؔ وی شاعری کی بھُوم رکھیں تے اس طرح زارؔ صاحب جیہا شیر کی یاہ جھر نگڑی اج وی شعر تے ادب کا حوالہ سنگ اباد ہے۔

ریاض احمد صابر میٹرک کی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ سماجی بہبود مانھ ملازم ہو گیا تے اجھاں تک اتے سرکاری تے سماجی خدمت کریں لگا وا۔ ریاست کی موجودہ افراتفری مانھ کئی ذاتی نقصان وی برداشت کرنا پیا تے گھروں بے گھر وی ہونو پیو۔ خدا بخش زارؔ مرحوم کا اسلوب مانھ ان سب دُکھاں درداں تے تجرباں کو اظہار ریاض احمد صابر کی شاعری مانھ دیکھیو جا سکے۔ ریاض احمد صابر نے شاعری واسطے غزل کو میدان پسند کیو ہے تے لوہکی عُمر تیں ہی جس قسم کا سیانف آلا مضمون اُنھاں نے اپنا شعراں مانھ برتیا ہیں اُنھاں نا دیکھ کے اُن کے نال نال گوجری غزل کو مستقبل وی شاندار سئی لگے۔ تے بلاشبہ جدید غزل بارے صابر تیں چنگی امید رکھی جا سکے۔ کلام:

غزل ۱

رانجھاں کا پھُل پھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں
بھاند کا قصا جھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

یہ امید کا ساوا پتر گلیاں مانھ
پیلا ہو کے رُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

ہٹ جائے گو پردو اس بربادی گو
راز بہتیرا کھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

بے عدلی کو طور زمانو چھوڑے گو
مُل وفا کا تُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

تیری اکھ بھی پانی صابر ہوئے گی
پل پل اتھروں ڈُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

غزل۲

میری آس نمانی آس تڑفے بھکھی بھانی آس
اپنے پلے سام کے رکھی تیری اک نشانی آس
چھوڑ کے بُو ہو آس تیری گو کرنی کے بیگانی آس
جد جد شاخ امید کی پنگری پھلتی رہی پُرانی آس
صدیاں تیں یاہ رُٹھی صابر کس نے فیر منانی آس

ڈاکٹر جاوید راہیؔ

پیدائش: یکم ستمبر 1970ء چنڈک پونچھ

گوجری کا نوجوان شاعر ادیب تے محقق ڈاکٹر جاوید احمد راہیؔ ستمبر ۱۹۷۰ ماں منیا پڑمنیا گوجری مذاحیہ شاعر بابُو نور محمد نور کھٹانہ کے گھر چنڈک پونچھ مانھ پیدا ہویا۔ اس آزاد طبیعت شخص نے بچپن کی سوکھتاں تے اوکھتاں کو لُطف بروبر لیو۔ مطالعہ کی شوق نکا ہوتاں تیں تھی تے یوں دسمی توڑی پوہچن تیں پہلاں ہی اُردو ادب کی چنگی بھُوم ہوگئی تھی۔ پونچھ کالج مانھ تعلیم کے دوران ہی تخلیقی میدان مانھ قدم رکھیو، مجلساں تے مشاعراں مانھ شامل ہون لگا تے ادبی زندگی مانھ نکھار آتو گیو۔ جموں یونیورسٹی تیں ایم اے کرن تیں بعد ریاستی قبیلاں کی زبان بارے اُردو مانھ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔

راہیؔ ہور تعلیم کے دوران ہی ۱۹۹۴ مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ مانھ ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت نال ملازم ہویا تے اجکل ترقی کر کے گوجری شعبہ کا سربراہ بن گیا ہیں۔ انھاں نے تخلیقی میدان کو رستو بسار کے گوجری زبان تے ادب یوں کھنگالنو شروع کیو ہے جے تحقیق کا فن مانھ کُجھ نواں اضافہ کرن تیں علاوہ ایسی موہی کھولی ہیں جہڑی آن آلاں واسطے دلچسپی کو باعث وی بنے گیں۔

پچھلا دس سالاں مانھ جاوید راہیؔ نے چھ ست کتاب گوجری ادب کے ناں کی ہیں جھاں مانھ ''گوجر شناخت کا سفر''، ''لوک ورثو''، ''گوجری لوک گیت''، ''ہندی گوجری ڈکشنری''، ''گوجری لوک وراثتی ڈکشنری'' تے ''گوجرانسائیکلوپیڈیا'' شامل ہیں۔ لوک ادب کا موضوع پر اتنو انفرادی کم کسے ہور شخص نے نہیں کیو تے اسطرح انھاں نا بجا طور پر گوجری

لوک ادب کو ماہر کہیو جا سکے۔ تے یوں وی گوجری ادب مانھ کسے خاص موضوع پر لکھن آلاں مانھ انھاں تیں اگے صرف ڈاکٹر صابرؔ آفاقی تے ڈاکٹر رفیق انجم ہی نظر آویں۔ انھاں نے ڈرامہ تے تحقیق مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی تیں انعام وی حاصل کیا۔

تحقیق تیں علاوہ جاوید راہیؔ نے کُجھ کامیاب ڈرامہ وی کیا ہیں۔ شاعری گھٹ کی ہے مگر چھوٹی بحر مانھ صاف سُتھری تے معیاری غزل لکھی ہیں۔ تخیل مانھ سرورؔی کسانہ تے خوشدیو مینی کے قریب سئی لگیں۔ گوجری ادب ان کی شعری تخلیق کو مُدت تیں اڈیکوان ہے۔ ادبی سفر مانھ راہیؔ ہور، نور محمد نورؔ، ڈاکٹر انجمؔ، بسمل پونچھی تے اقبال عظیمؔ کے قریب ضرور رہیا ہوئیں گا پر انھاں نے کسے کی تقلید نہیں کی تے اپنے واسطے آپ رستا تلاش کیا ہیں۔

گوجری ادب تے قوم کی خدمت کو جنون انھاں اک جا ٹکن نہیں دیتو تے وے نت نواں موقع تلاشتا رہیں۔ اسے جذبہ کے تحت اجکل ٹرائبل ریسرچ تے کلچرل فاؤنڈیشن قائم کر کے مرکزی وزارتاں کا تعاون نال کُجھ نواں منصوباں پر کم کریں لگاوا۔ جے اُن پر سیاست آلاں کو چھاووں نہ پیوتاں وے یہہ گوجری ماں کو حق انشااللہ کسے نا نہیں گو پن دیسیں۔

ق:

خوشبو یاد پرانی بنڈے — گھر گھر رات کی رانی بنڈے
دل درویش نہیں اپنے جوگو — لوکاں نا سُلطانی بنڈے

غزل:۱

وہ بدل جے برہیو ہوتو — آس کو بھانڈو بھریو ہوتو
ہوں دُکھ مانھ نہ ڈُبتو جیکر — اُن اکھاں مانھ تریو ہوتو
ہوتو میرو عشق وی اُچو — جے سُولی پر چڑھیو ہوتو
جے اشنانوں اگ نہ برھتی — آس گو بُوٹو ہریو ہوتو
مرن تیں بعد ہوں سوچن لگو — تیرا در پر مریو ہوتو

غزل:۲

یوہ احسان وی تم کر دیتا   آس کا پنچھی نا پر دیتا
جے جھولی مانھ سل نہ ہوتا   ہوں اڈتو تے ویہ بھر دیتا
بھار غماں کو بھاروتھو جے   ہوں چا لیتو تم دھر دیتا
ہم بے گھر نہ پھرتا جیکر   دِل کو سوہنو جو گھر دیتا
جے ہم ہار پھُلاں کا ہوتا   ویہ وی سِر نیووں کر دیتا

غزل:۳

کیسی آفت آن پئی ہے   گُل بستی سنسان پئی ہے
جد توں تم میرے گھر آیا   تد جسم مان جان پئی ہے
ہوں تے چُپ ہاں فرکیوں پھاہی   میرا گل مانھ آن پئی ہے
اک دنیا مانھ جاٗ نہیں لبھتی   اک دُنیا ویران پئی ہے
کون سیانے لاش وفا کی   رستا مانھ انجان پئی ہے

غزل:۴

کالی رات انھیرا منگیا   ہم نے درد خھیرا منگیا
اسکے ہتھ وی ککھ نہ لگو   جس نے لو سویرا منگیا
دُنیا دیکھی پر جد منگیا   اُن گھلاں کا پھیرا منگیا
ہم نا کون خرید سکے گو   ہم تے ہاں بس تیرا منگیا
تیرو سنگ تے موت کی منزل   رستا خوب لمیرا منگیا

غزل:۵

مُڑ مڑ اپنے اندر دیکھوں   کتنی وار سمندر دیکھوں
ہوں سودائی اپنا دل نا   تیرے ہاروں کر کر دیکھوں
توں تے بس میرے گھر آیو   تیری خوشبو گھر گھر دیکھوں
ہوں منصوؔر نہیں ہاں فر وی   کیوں نہ ہوں سولی چڑھ دیکھوں
کد تک تیری آس کو رستو   زہر پیالا بھر بھر دیکھوں

غزل:۶

ناصح کانہہ نا کرے نصیحت اک دن ایسو آوے گو
دیکھ کے توں وی اُس کافر ور آپ ایمان لیاوے گو

حال میرا پر ہس لے بھاویں پر اتنو بھُل جایئے نہ
درد مانھ توں وی غزل میری نا اپنے ہونٹھیں لاوے گو

اپنی گل ہے جھڑی کہ لے یاہی وار ہے تنا
بے قدراں کا شہر مانھ کہڑو دوجو پھیرو لاوے گو

اج بھاویں وہ میرو نہیں پر جن جن راہیں ٹُریا تھا
تک کے منا ان راہاں پر دوروں ہتھ گھماوے گو

ہر کوئے پیار کو دشمن دسے ہر اک یار زمانہ گو
کون کسے کا درد نا راہیؔ سینہ کے سنگ لاوے گو

جان محمد حکیم

پیدائش: 11 فروری 1972ء بھلیس ڈوڈہ

جان محمد حکیم گوجری غزل کا نوجوان، سوہنا تے سنجیدہ شاعر ہیں۔ وہ یہ بھلیس ڈوڈہ مانھ فروری ۱۹۷۰ مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اُتے حاصل کی۔ تے محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ملازم ہوگیا پر اپنی تعلیم کو سلسلو وی جاری رکھیو تے بی اے تیں بعد سیاسیات مانھ ایم کی ڈگری وی لئی تے اجکل ڈوڈہ کا گوجر ہوسٹل ماں نگران (وارڈن) کے طور پر ذمے داری نبھاویں لگا وا۔

تعلیم کے دوران ہی خاقان سجاد کے سنگ گوجری کانفرنساں مانھ شامل ہون لگا۔ تے اقبال عظیم کی پارکھ نظراں نے یہ موتی پچھان لیا۔ دیکھ دیکھتاں انھاں کی تحریر مانھ ایسو نکھار آ گیو جے ہُن گوجری غزل نے انھاں نال لمی تاہنگ لائی ہیں۔ غزل مانھ روائتی رنگ کے نال نال انھاں نے خالص گوجرا لفظ تے نواں مضمون وی بغیر جھول تیں بڑی مہارت نال اپنا شعراں مانھ پرویا ہیں۔

جان محمد حکیم ہوراں نے جے گوجری غزل نال خلوص قائم رکھیو تے اپنے توں پہلے وارڈن بنن آلا لکھاڑیاں کے پیریں پیر نہ دھریا تاں گوجری غزل وی انھاں کو ناں مدتاں تک نہیں گمن دیسیں۔ کلام:

غزل:۱

نفس کی خاطر کُجھ وی کرنو چنگو نہیں
اپنا آپ تیں مچ ہی ڈرنو چنگو نہیں

کس مانھ جانے سپ ہوئے گو بیٹھو وو
ہر اک نہر مانھ ہتھ وی دھرنو چنگو نہیں

راہ بشکاریں سنگت چھوڑ کے ڈُبے گو
چن کے نالو نال گزرنو چنگو نہیں

ریس دوجاں کی کرنی رِیت زمانہ کی
پیر بیگانے پیر وی دھرنو چنگو نہیں

کنداں کی وی نظر سٹگر لگے جانؔ
ہر اک شیشے بن سنورنو چنگو نہیں

غزل:۲

آوَ درد خصیرا بنڈاں — چانن لاواں نہیرا بنڈاں
میرا غم نا کھاکے پرکھو — اس راہ غم بہتیرا بنڈو
لوءکو کُجھ تے سوچو ہُن وی — کد تک یار اندھیرا بنڈاں
آپے وقت گواہی دئے گو — سر بنڈاں کہ سہرا بنڈاں
وے اک ہوکے چن پر چڑھیا — ہم ات تیرا میرا بنڈاں

غزل:۳

اُنکا قول قرار ہیں ہوچھا　　میرا وی اعتبار ہیں ہوچھا
دل ناتھم کے رات گذاریں　　بستی کا زردار ہیں ہوچھا
خبرے کتنا ہڑھ چاڑ ہیں گا　　امبر مانھ بدلار ہیں ہوچھا
ست سمندر چُپ کراویں　　دریا کا کڑکار ہیں ہوچھا
چپ چپیتا سینو چھلیں　　اُنکے نین خمار ہیں ہوچھا

غزل:۴

درد میرا نا کون پچھانے　　زخم اندر کا کہڑو جانے
کس نا کے ہے پیڑ کسے گی　　اوہی جانے جہڑو چھانے
اُس نے درد کو تحفو دتو　　میں وی رکھیو دل کے خانے
پل پل یاد نا سانبھ کے رکھوں　　میت گیو ہے دیس بیگانے
نہیں تاں منا کون پچُھے تھو　　لوک گِنیں بس تھارے بہانے

چوہدری یونس ربانی، ساج راجوری

غزل: ۱

جھلتی واء وصلاں کی لے کے پھلاں کا ہبکار ماں آیئے
اس برہیا ہوں گیت لکھوں گو بولاں کا ٹھنڈیار ماں آیئے

دھُندلی رات غماں کی کالی، من کو ساون یاد کرے
اتھرواں کے برھتے بدل سیویں بوند پھوہار ماں آیئے

راہیں پہرے دار بنا کے رکھے گو دل آساں نا
جند سو وار گھماؤں سجناں، سوہنی رُت بہار ماں آیئے

تاہنگ تیری تڑفاوے ہر پل ساعت صدیوں لمی دِسے
نین ہسیریں، دل بھکھیالو، سِہکوں انتظار ماں آیئے

بوٹے بوٹے گاویں پکھنوں، دُکھیا اک اک بول کرے
سبز پنجال پہاڑیں بکتا، چھمراں کا شونکار ماں آیئے

غزل۲

جِت دل کا محرم یار بسیں   اُت میریں تاہنگ ہزار بسیں
اس دل دُکھیا ماں ہر ویلے   نِت سُکھیا تھارا پیار بسیں
اک پریت کو بوٹو دل میرو   ہر ڈالی پر گُل خار بسیں
اک دِل میرا کا ٹاپُو ماں   کئی دُکھ سُکھ بن کے یار بسیں
ات سیال ربانیؔ آنو ہے   جس باغ ماں تیری بہار بسیں

غزل:۳

بھاویں کھل کھل تھکیئیے یار   میرو راہ فر تکئے یار
چادر نال پھُلا کی اس راہ   سجرا زخم نہ ڈھکئے یار
بن بن شوُنقی مونڈھا اُپر   بھار وفا کو چکیئے یار
نہ تندور کی مٹی ہاروں   سیک ہجر ما پکئے یار
یاری لا کے توڑ نبھایئے   دنیا تیں نہ جھکیئے یار

غزل:۴

جیتاں قسمیں دل سڑے گو   موئی مٹی نا تاپ چڑھے گو
گھُٹ کلاوا لا کے ملئے   میرے سنگوں جد بچھڑے گو
سارو جگ ہنر نے تجیو   آزر کتنا بت گھڑے گو
اتنی لمی فرصت لے کے   کہڑو چٹھی روز پڑھے گو
بگیو وہ اک اتھروں پیارو   سُسر ماں یوہ لعل جھڑے گو

متفرق شاعراں کی چنام غزل

ا۔میاں نظام الدین لارویؒ

غزل:

اس جا مانھ وی لگیں ہوئیں تھا تھارا ڈیرا کدے کدے
خوشیاں کی کئیں رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

کئی کئی روز اِت رل کے ہسیا کئی کئی روز اِت رُنا وی
وصلاں کا کئی دور لنگھایا، غم کا نھیرا کدے کدے

ہون شکاری روز ات رل کے باز تے تِتر اُڈیں تھا
میل ہوئیں تھا اس چمن مانھ، میرا تیرا کدے کدے

آس مِلن کی پاس امانت اج توڑی میں رکھی ہے
پرتم اس مانھ کیوں کر جائیں ہیرا پھیری کدے کدے

بھُل کے وی توں اج نظامیؔ ناں نہیں لیتو میرو کیوں
نِت ہوویں تھا میرا مِلن نا تیرا پھیرا کدے کدے

۲۔احمدالدین عنبرؔ

غزل:۱

وِرد تیرا ناں کو کروں گُفتی گُفتی — محبت مانھ تیری گُفتی گُفتی
خدا جانے کد تک ملاقات ہونی — خبر خیر پچھتو رہوں گُفتی گُفتی
میرا کر ختم دن جدائی کا یا رب — دُعا دل ہی دل مانھ کروں گُفتی گُفتی
مصیبت کا دن میرا مُک جانا اک دن — وصل کی اڈیک ہوں کروں گُفتی گُفتی
غلطی میری کوئی دسو نا کہڑی — عنبرؔ نا کیوں تنگ کروں گُفتی گُفتی

غزل۲:

نہ دِل دیتو ہِتاں نہ ناکام ہوتو — نہ لوکاں کی نظراں مانھ بدنام ہوتو
محبت نہ کرتو کدے نال تیرے — جے معلم محبت کو انجام ہوتو
دل میراں مانھ گھر نہ وہے آ جے تیرو — وظیفو نہ تیرو صبح شام ہوتو
گیو سڑ ہے عنبر جُدائی مانھ تیری — عمر ساری نوکر وہ بیدام ہوتو

۳۔ملکھی رام کشان

غزل:

چنبو چمن کو بہاراں نے لٹیو — یوہ کلو کلاپو ہزاراں نے لٹیو
رہیو دشمناں توں میں چوکس بہتیرو — میرو قافلو میرا یاراں نے لٹیو
منکھتا کا راکھا یا دھرماں کا آگا — ہم بھولا بھالاں نوں ساراں نے لٹیو
مِنوں ہریاں باغاں کا دیکے بھلیکھا — کئی مہرباں ظاہر داراں نے لٹیو
کشانؔ دم بھریں تھا پیاراں کا جہڑا — ان بھروسہ شکن سیوا داراں نے لٹیو

۴۔نذیر احمد نذیر کالاکوٹ

غزل

گیو چھوڑ پردیس مانھ منا آ دلدارا کدے کدے
یاد آویں تے خوشی نہیں رہتی یار پیارا کدے کدے

تھک گئی یاہ جان بچاری پھر پھر کے ان گلیاں مانھ
جن گلیاں مانھ ہوئیں ہوئیں تھا تھارا نظارا کدے کدے

بولیں تے کئی طعنا جھلیا، جھلیا بول شریکاں گا
دکھاں مانھ کئی رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

اُجڑ گیو وہ میلو ربا گئی بہار بیساکھی وی
کنگا گئی واہ پینگ وصل کی کھاں تھا لارا کدے کدے

اجکل سینو تھارے پاسے گاہک پھریں گُل لالاں کا
مہارے دیس وی آویں ہوئیں تھا ویہ بنجارا کدے کدے

۵۔منظور گلشنؔ

غزل

محبت کا میرا خیالاں مانھ آیئے گھڑی واسطے فر وصالاں مانھآ یئے
کد تک ہوں بیسوں تے جھلوں تسیپا توں اتھروں تے درداں کا نالاں مانھ آیئے
اس بستی توں راہاں گا دوئے کنارے توں شنگراں کی جھولی پنجالاں مانھ آیئے
ہوں ڈیکوں تے دیکھوں ہاں رستا و یہ تیرا توں بہکاں تے ڈھوکاں کی ماہلاں ما آیئے
اُن رستاں نا مانجیں گا گلشنؔ کا اتھروں توں مندر مسیتاں شوالاں مانھ آیئے

۶۔خلیل احمد بجاڑ، کالاکوٹ راجوری

غزل

درداں کی کائے کاری نہیں تھی دنیا تھی بیزاری نہیں تھی
سُچا پیار کا ٹُٹا ناطا یار تے تھا پر یاری نہیں تھی
آئی مصیبت آپے ٹل گئی میں تے ہمت ہاری نہیں تھی
سو باری میں لیکھا دتا اجاں اس کی باری نہیں تھی
لکھ خلیلؔ وسیلا ڈھونڈے اج واہ شب بیداری نہیں تھی

۷۔گلاب الدین طآہر

غزل:

عمر حیاتی یار نا ترسے | بچھڑی کونج اڈار نا ترسے
شرداں کا تت سہ سہ روئی | رُت نمانی بہار نا ترسے
نت بھلیکھا کھا کے سجن | جان پچھانی نہار نا ترسے
بیراں کا کئی فصل پچا کے | پئی ہن لبستی پیار نا ترسے
اُگڑئیں اکھیں حرص نہیں مٹتی | فر طآہر دیدار نا ترسے

۸۔عبداللطیف فیاؔض، آورہ کپواڑہ

غزل

جھولی ڈاہ کے بھُکھاں اگے | سر تلی پر رکھاں اگے
سُکھ بھی کجھ نہیں میرے اگے | ہوں بھی کے ہاں سُکھاں اگے
میرے اگے ہر کوئے چڑھیو | کوئے نہ چڑھیو اکھاں اگے
بھانے بھانے ٹُٹ پوئیں گا | سو نہیں سکتو رُکھاں اگے
میرے پچھے لکھ ہوئیں گا | ہوں نہیں ہوسوں لکھاں اگے

۹۔عبدالرشید شبنم (کلائی، حویلی، پونچھ)

غزل:

او صدقے یاہ ساری لے جا — لے جا اکو واری لے جا
میرے کولے بچیو کے ہے — جند غماں کی ماری لے جا
رہن دے مِناں سادپونا ماں — توں اپنی ہوشیاری لے جا
میری سب عمر کی گوچھی — آیو تھوک بپاری لے جا
وس لگو تے موڑ کے دیئے — اپنی یاد ادھاری لے جا
سنگت اکلاپا کی دے کے — رہتی دُنیا ساری لے جا
تاج تخت کے بدلے شبنم — میری اک لاچاری لے جا

۱۰۔فضل حسین کوثر

غزل

دھیاڑا آتا جاتا تکیا — سجناں نا ازماتا تکیا
دوہرو روپ بناتا تکیا — جھوٹھا گھول گھماتا تکیا
جہڑو جان کو صدقو دیں تھا — کے کے گل بناتا تکیا
کُجھ اک آیا حق کی خاطر — زیادہ آتا جاتا تکیا
قسم خدا رسُول کی کر کر — ہوراں سنگ تُر جاتا تکیا

۱۱۔عبدالرشید فدائی

کٹیاں آلی، بارہمولہ

غزل

کدے دل کا پردا واہ چاتی ہوئے گی
میری یاد سینے جگاتی ہوئے گی

نصیباں کی تسبیح کا گِن گِن کے تارا
کدے کاگ پھر واہ اڈاتی ہوئے گی

خیالاں ماں میری واہ بستی بسا کے
نواں نت بھلاوا واہ کھاتی ہوئے گی

میری یاد کا چھاملا لے کے اوہلے
اندھیرا ماں بانھ پھر گھماتی ہوئے گی

کائے یاد کیوں اج فدائی نا چھیڑے
یاہ اس نا وی جا کے ستاتی ہوئے گی

۱۲۔ شیخ ظہور احمد ظہوؔر

سرنکوٹ پونچھ

غزل

جس دل ماں محبت نہیں اس دل نا مٹا چھوڑو
اک بستی وفاواں کی کوئے تے بسا چھوڑو

کرسیں نہیں کدے شکوو تتلی یاہ نمانی ہے
ہے شرط مگر اتنی نوڑو تے اڈا چھوڑو

رہسیں نہیں سدو موسم ان ٹھنڈی ہواواں کو
کجھ بوٹا چناراں کا رستہ ماں لوا چھوڑو

پوجے نہ کدے کوئے کل سیریاں رساں نا
گھر گھر ماں خبر اپنی سُولی کی سنا چھوڑو

الفت نا ظہوؔر اپنی نفرت ویہ پیا سمجھیں
ویہ اپنی نبھا چھوڑیں تم اپنی نبھا چھوڑو

۱۳۔نریندر سنگھ آوارہ، پونچھ

غزل

گیت وصل کا جد وی کوئے گاوے گو
ہجر کے بوہے روح پنچھی کرلاوے گو

ہیر تڑف کے رانجھو رانجھو کُوکے گی
جد کوئے جوگی بیلے بین بجاوے گو

ہن ساحباں کا ویراں کی وی لوڑ نہیں
مرزو اپنی موتوں ہی مر جاوے گو

بدل گجے بجلی کڑکے سیالو ٹھنڈ
پیار کو پٹو تِنگو کون کراوے گو

عشق ندی کی بازی بڑی انوکھی ہے
جو ڈبیو نریندرؔ وہ تر جاوے گو

۱۴۔ محمد رفیق سوزؔ

غزل

اک واری توں ہاں کر لیتو   تِناں دل تے جاں کر لیتو
سیک ذرا نہ لگن دیتو   ہوں پلکاں کی چھاں کر لیتو
سدھراں نا نہ رہتی سدھر   ناں اپنو بدناں کر لیتو
جِت کوئے بندو ہور نہ ہوتو   ہوں کائے ایسی تھاں کر لیتو
جے توں پیار کو بدلو منگتی   زندگی تیرے ناں کر لیتو

۱۵۔ پرویز ملک   درہال راجوری

غزل

ایسوں سخت سیالو دِسے   رُڑھتو آل دوالو دِسے
سِل کے اُپر ٹھک کھا لیئے   جے گُجھ دال ماں کالو دِسے
کوٹ آلاں نا میری گُوتی   گھا کے بچ سرالو دِسے
لکھ دوپٹاں بچوں مِناں   تیرو کھیش نرالو دِسے
پنچھی مُڑ پرویز نہیں آیا   خالی ٹاہلو ٹاہلو دِسے

۱۶۔محمد ادریس شاد

غزل۱:

نہ ویہ چن نہ تارا ڈِسیں　　نہ ویہ روپ نظارا ڈِسیں
خالی نگری آس میری کی　　سکھنا محل چوبارا ڈِسیں
رات دھیاڑی دل پرچاتا　　تیز ہجر کا آرا ڈِسیں
دِل کی گُٹھیں چھپیا لُکیا　　کئیں ارمان کوارا ڈِسیں
اج بھی اُنھیں راہیں رُلتا　　میرا نین آوارہ ڈِسیں
بسے شآد یاہ اُجڑی بستی　　جے ویہ رُوپ دوبارہ ڈِسیں

غزل۲:

لُٹے گیو پیار کے ہتھیں　　سکھنا ہار سنگار کے ہتھیں
رات ہِجر کی پاس بدلتا　　ڈور وصل دِلدار کے ہتھیں
اوہلے اوہلے جاگ تیں اوہلے　　دل ڈِتو دلدار کے ہتھیں
ساون کی رُت ڈیک تیری ماں　　جام وصل کا یار کے ہتھیں
کس نا شآد ہن ھال سناؤں　　ہوں ویران اعتبار کے ہتھیں

۱۷۔ ایاز احمد سیفؔ، مڑہوٹ پونچھ

غزل ۱

حال میرو بے حال اتیراں　　رو رو کڈھیو سال اتیراں
سُکھ نصیبو سنگ نہ تکیو　　دکھ ہے میرے نال اتیراں
حُسن کا تاجر لُٹتاں لُٹتاں　　لے گیا دل کو مال اتیراں
ہسن کھیڈن بھُلیو مِناں　　غم نے لایو جال اتیراں
سیفؔ ہجر کی گل جے مُکتی　　ہوں ہوتو خوشحال اتیراں

غزل:۲

آ سجناں اکواری آجا　　کر کُجھ دل کی کاری آجا
لاغر جان تے درد انوکھا　　ہجر کی ڈگی بھاری آجا
دید تیری اس دل کو داروں　　لکھ واری جند واری آجا
توں رُسیو اس راہ سئی لگے　　رُس گئی دنیا ساری آجا
حدوں بدھ کے سیف کا دِل ماں　　تیری یاد پیاری آجا